بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ

(المائدہ ۔ آیت ۷۵)

نہیں ہے مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول۔ گذر چکے اس سے پہلے بہت سے رسول اور اس کی ماں ولی ہے ——— (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

# مسیحیت

کے

پاکستان میں [illegible]

تالیف

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد (رئیس مجلس علماء پاکستان)

ناشر:

مرکز مجلس علماء پاکستان قورٹ روڈ۔ لاہور

باب اوّل

# پاکستان میں مسیحی آبادی

مسیحیوں کے بلند بانگ دعاوی اور اُن کا

## مسیحیت کی رفتار ترقی

۱۹۴۷ ـــــــــــ ۱۹۸۴ء

اربابِ حل و عقد!
حضرات علمائے کرام!
اصحاب فکر و نظر!
اور ہر فردِ ملت
کی توجہ کے لئے

یہ مسئلہ بظاہر مذہبی ہے، مگر اس کی سرحدیں
بین الاقوامی سیاست کے ساتھ وابستہ ہیں۔
اور ہر فردِ ملت کی فوری توجہ کا طالب ہے۔

○بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ○

ترجمہ:

اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریمؑ کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرالو مجھ کو اور میری ماں کو معبود سوا اللہ کے کہا تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں ایسی بات جس کا مجھ کو حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہو گا تو تجھ کو ضرور معلوم ہو گا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ بے شک تو ہی جاننے والا ہے چھپی باتوں کا۔

القرآن۔ المائدہ آیت 116

(ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ)

# پاکستان میں مسیحی آبادی کا تجزیہ

## مندرجات - بابِ اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ الْمَسِيحُ يٰبَنِي إِسْرَاءِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ۔ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔

ترجمہ: اور مسیح نے کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا بے شک جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور کوئی نہیں گنہگاروں کی مدد کرنے والا۔

سورہ المائدہ آیت 72

(ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ)

## نذر

ان فرزندانِ توحید کی خدمت میں
جن کی زندگی کا ہر لمحہ اشاعتِ
دینِ محمدؐ میں بسر ہوتا ہے، اور
جن کا تفکر ہمیشہ رضاءِ خدا طلب
کرنے کے درپے رہتا ہے۔

باسمہ تعالیٰ

# پیش لفظ

مرتب پوری تحقیق اور کامل احساس ذمہ داری کے ساتھ، آپ کی توجہ کے لئے دو مسائل پیش کر رہا ہے:

۱۔ پاکستان میں مسیحی آبادی کس قدر ہے؟ اور اس ضمن میں مسیحی حضرات کے دعاوی اور ان کا پس منظر کیا ہے؟

۲۔ قیام پاکستان ۱۹۴۷ سے اڑتیس سال میں ۱۹۸۳ تک مسیحیت کی رفتار ترقی کیا ہے؟ اور یہ حیرت انگیز ترقی، ملک عزیز کے کن کن گوشوں میں ہوئی، اور کن کن راہوں سے ہوئی؟

مسئلہ کے دونوں پہلو سنجیدہ توجہ کے متقاضی ہیں۔ یہ کوئی جذباتی اور وقتی بات نہیں۔ اس لئے کہ وہ امور جس کا تعلق عمل اور پیہم جدوجہد سے ہو، جن کی پشت پر گہری سوچ، اور سوچی سمجھی منصوبہ بندی ہو، ان امور کی پیش بندی جذباتی تقریروں اور جوشیلے نعروں سے ممکن نہیں ہوتی۔

یہ مختصر تجزیہ از اول تا آخر اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اعداد و شمار بھی فرضی نہیں، بلکہ سرکاری رپورٹوں اور مصدقہ گوشواروں سے ماخوذ ہیں۔ اس کا اندازہ آخر میں درج شدہ کتب حوالہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

اعداد و شمار کی کہانی ہمیشہ خشک ہوتی ہے۔ پھر ایسا مسئلہ جو بظاہر دینی ہے، لیکن اس کی سرحدیں ملکی اور بین الاقوامی سیاست سے وابستہ ہیں، اور پورا عالم اسلام اس کا ہدف ہے ..... بندہ بجا طور پر ہر فرد ملت سے خصوصاً" ارباب حل و عقد، حضرات علماء کرام اور ارباب فکر و نظر سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اس مختصر تحریر پر پوری توجہ دیں گے۔ اسے ایک جذباتی یا متعصبانہ اور فرقہ واریت پر مبنی رسالہ سمجھ کر صرف نظر نہ فرمائیں گے۔

گوش نزدیک لبم آر کہ آوازے ہست

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ
۲۷ - جون ۱۹۸۴

پرنسپل حافظ نظر احمد
تعلیم القرآن، خط و
کتابت سکول
لاہور

گوشوارہ (۱)

# پاکستان کی آبادی ۔ ۱۹۸۱

## مختلف مذاہب

| مذہب | آبادی | تناسب |
|---|---|---|
| مسلم | ٨١٣٥٠٠٨٧ | ٩٦،٦٧ |
| مسیحی | ١٣١٠٤٢٦ | ١،٥٦ |
| ہندو | ١٢٧٦١١٦ | ١،٥١ |
| قادیانی | ١٠٤٢٤٤ | ،١٢ |
| پارسی | ٧٠٠٧ | برائے نام |
| دیگر متفرق | ١٠٥٧٨٤ | ،١٣ |

ملک کی مجموعی آبادی ٨٤٢٥٣٦٤٤

چارٹ (۲)

# پاکستان میں مذاہب

## ۱۹۸۱

## مختلف صوبوں میں آبادی اور تناسب

| | ۱<br>پنجاب | ۲<br>سندھ | ۳<br>سرحدی صوبہ | ۴<br>بلوچستان<br>قبائلی علاقہ جات | ۵<br>اسلام آباد |
|---|---|---|---|---|---|
| صوبہ کی آبادی | ۴۷۲۹۲۴۳۱ | ۱۹۰۲۸۶۶۶ | ۱۱۰۶۱۳۲۸ | ۴۳۳۲۳۷۶ | ۲۵۳۸۸۲۳ |
| | تعداد مع فیصد تناسب | تعداد مع فیصد تناسب | تعداد مع فیصد تناسب | تعداد مع فیصد تناسب | تعداد مع فیصد تناسب |
| مسلم | ۴۶۱۱۹۲۰۵ | ۱۷۵۵۶۷۱۲ | ۱۱۰۳۹۳۷ | ۴۲۵۷۶۲۸ | ۲۵۶۱۵۷۵ |
| | ۹۷٫۰۰ | ۹۲٫۳۶ | ۹۹٫۴۸ | ۹۸٫۲۷ | ۹۹٫۳۲ |
| مسیحی | ۱۰۶۱۰۳۷ | ۱۷۶.۸۹۸ | ۳۸۵۸۳ | ۲۰۱۳۱ | ۱۳۷۷۷ |
| | ۲٫۲۳ | ٫۹۳ | ٫۳۵ | ٫۴۷ | ٫۵۳ |
| ہندو | ۲۹۲۶۸ | ۲۱۳۱۹۶۱ | ۴۴۲۸ | ۱۹۵۹۸ | ۸۲۱ |
| | بت قلیل | ۱٫۴۵ | بت قلیل | بت قلیل | نہایت قلیل |
| قادیانی | ۲۳۶۹۴ | ۲۱۲۱۰ | ۱۱۳۶۰ | ۵۸۲۴ | ۲۱۵۶ |
| | ٫۰۸ | بت قلیل | نہایت قلیل | نہایت قلیل | نہایت قلیل |
| پارسی | ۱۷۶۶ | ۴۳۰۵ | ۴۵۹ | ۴۲۹ | ۳۸ |
| | نہایت قلیل | نہایت قلیل | نہایت قلیل | نہایت قلیل | نہایت قلیل |
| دیگر | ۲۶۴۷۱ | ۴۷۵۸۰ | ۲۵۶۱ | ۲۸۷۵۶ | ۴۲۶ |
| | ٫۰۳ | ٫۰۶ | نہایت قلیل | ۵٫۱۳۰ | ۳٫۰۱ |

چارٹ (۳)

# پاکستان کی آبادی
# اضافہ کی رفتار

| | مجموعی آبادی | مسلم آبادی | مسیحی آبادی |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۹۵۱ | ۳۳۷۰۴۰۰۰ | ۳۲۷۳۲۰۰۰ | ۳۴۰۰۰ |
| ۱۹۶۱ | ۴۲۸۸۰۳۷۸ | ۳۹۸۱۸۹۵۸ | ۵۸۱ ۸۸۴ |
| ۱۹۷۲ | ۶۵۳۰۹۳۳۰ | ۶۰۴۳۴۶۵۹ | ۹۰۷۸۶۱ |
| ۱۹۸۱ | ۸۴۲۵۳۶۴۴ | ۸۱۴۵۰۰۵۷ | ۱۳۱۰۴۲۶ |

## اضافہ فیصد دوران ۵۱ - ۱۹۸۱

مجموعی آبادی ........ ۱۴۹ء۹۸ (تقریباً ۱۵۰ فیصد)

مسلم ................ ۱۴۵ء۸۴ (تقریباً ۱۴۹ فیصد)

مسیحی ............... ۲۰۱ء۹۴ (تقریباً ۲۰۲ فیصد)

چارٹ (۴)

# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسیحی آبادی کے اضافہ کی رفتار

| سنہ | پاکستان کی مجموعی آبادی | مسلم | مسیحی | کل آبادی میں مسیحی آبادی کا تناسب | اضافہ | مسیحی آبادی میں اضافہ فیصد | اضافہ مسلم آبادی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | دوران ۱۹۴۷ - ۱۹۵۱ | | |
| | | | | | | ۳۰۴ | نامعلوم |
| ۱۹۵۱ | ۳۳۷۰۴۰۰۰ | ۳۲۷۱۲۰۰۰ | ۴۳۴۰۰۰ | ۱٫۲۸ | ۳۵۴ ۰۰۰ | | |
| | | | | | دوران ۱۹۵۱ - ۱۹۶۱ | | |
| | | | | | | ۳۵ | ٪۲۲ |
| ۱۹۶۱ | ۴۲۸۸۰۳۷۸ | ۳۹۸۱۸۹۵۸ | ۵۸۳۸۸۴ | ۱٫۳۶ | ۱۴۹ ۸۸۴ | | |
| ۳ | | | | | دوران ۱۹۶۱ - ۱۹۷۲ | | |
| | | | | | | ۵۵ | ٪۵۲ |
| ۱۹۷۲ | ۶۵۳۰۹۳۴۰ | ۶۰۳۴۳۶۵۹ | ۹۰۷۸۶۱ | ۱٫۳۹ | ۳۲۳ ۹۷۷ | | |
| | | | | | دوران ۱۹۷۲ - ۱۹۸۱ | | |
| | | | | | | ۴۴ | ٪۳۵ |
| ۱۹۸۱ | ۸۴۲۵۳۶۴۴ | ۸۱۳۵۰۰۵۷ | ۱۳۱۰۴۲۶ | ۱٫۵۶ | ۳۹۲ ۵۶۵ | | |

مسیحی آبادی میں اضافہ دوران ۱۹۵۱ - ۱۹۸۱

۲۰۲ فیصد

۸۷۶۴۳۶

چارٹ (۵)

# مسیحی آبادی اور اضافہ کا تناسب

## صوبہ وار

| صوبہ | ۱۹۵۱ آبادی | ۱۹۶۱ آبادی | اضافہ ۱۹۶۱–۱۹۵۱ فیصد | ۱۹۷۲ آبادی | اضافہ ۱۹۷۲–۱۹۶۱ فیصد | ۱۹۵۱ آبادی | اضافہ ۱۹۸۱–۱۹۷۲ فیصد | اضافہ فیصد ۱۹۸۱–۱۹۵۱ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پنجاب | ۳۰۲۶۱۷ | ۵۲۲۷۳۰ | ۳۰ | ۷۸۶۳۹۳ | ۵۰ | ۱۰۶۱۰۳۷ | ۳۵ | ۱۶۳ |
| سندھ | ۲۲ ۶۰۱ | ۳۶ ۹۲۳ | ۱۰۸ | ۹۵۷۷۷ | ۱۰۳ | ۱۷۶۸۹۸ | ۸۳ | ۶۸۲ |
| سرحد | ۳ ۵۵۱ | ۷ ۳۶۳ | ۱۱۰ | ۱۲۳۷۰ | ۶۶ | ۳۸۵۸۳ | ۲۱۰ | ۹۸۶ |
| بلوچستان | ۳۹۳۷ | ۳ ۶۶۳ | ۱۰۰ | ۹۶۳۰ | ۱۰۶ | ۲۰۱۳۱ | ۱۰۸ | ۳۱۱ |
| اسلام آباد | | | | | | | | |
| فاٹا/دیگر | ۱ ۲۹۳ | ۲۰۹۶ | ۶۳ | ۳۵۸۰ | ۷۰ | ۱۳۷۷۷ | ۲۸۵ | ۹۶۵ |

## چارٹ (۶) مسیحی آبادی میں اضافہ فی صد
## ہر صوبہ کے ڈویژن میں

| صوبہ | ڈویژن | دوران ۱۹۵۱ ـ ۱۹۶۱ | دوران ۱۹۶۱ ـ ۱۹۷۲ | دوران دوران ۱۹۷۲ ـ ۱۹۸۱ |
|---|---|---|---|---|
| صوبہ پنجاب | | فیصد | فیصد | فیصد فیصد |
| | لاہور | ۱۸ | ۳۱ | ۱۱۶ ۳۰ |
| | سرگودھا | ۴۶ | ۷۳ | ۲۱۵-۲۵ |
| | راولپنڈی | ۱۵۹ | ۱۰۷ | ۷۶۵. ۶۲ |
| | ملتان | ۴۷ | ۴۸ | ۲۳۳ ۵۸ |
| | بہاولپور | ۲۹۱ | ۳۲ | ۱۳۰۵ ·۱۱۶ |
| صوبہ سندھ | | | | |
| | کراچی | ۷۹ | ۱۰۰ | ۴۹۳ ۶۵ |
| | حیدر آباد | ۳۴۳ | ۱۰۰ | ۱۹۵۶·۱۳۳ |
| | سکھر | ۴۶۵ | ۱۶۴ | ۴۱۱ ۱۷۶ |
| صوبہ سرحد | | | | |
| | پشاور | ۱۰۷ | ۶۷ | ۶۸۸ ۱۲۸ |
| | ڈیرہ اسمٰعیل خان | | ۱۵۳ | ۹۵۵ ،۱۶۴ ۵۹۰ |
| | ہزارہ | ۴۱ | ۷۴ | ۲۸۳۸ ۱۰۹۶ |
| | مالاکنڈ | نامعلوم | نامعلوم | ۱۳۶۷ نامعلوم |
| صوبہ بلوچستان | | | | |
| | کوئٹہ | ۱۷ | ۱۰۰ | ۲۶۳. ۴۹ |
| | سبی | ۲۱ | ۳۹ | ۲۱۶۴ نامعلوم |
| | قلات | ۲۲۵ | ۲۹۰ | ۲۲۷۵ ۸۷۵ |
| | مکران | ۰۹ | ۱۰۷ | ۴۱۱·۱۰۹ |

# تصویر کا ایک رخ

## مسیحی حضرات کے متضاد دعوے

### ا۔ غیر ملکی اعلان

"تقسیم ہند کے وقت (۱۹۴۷ء) پاکستان میں مسیحیوں کی تعداد اسی ہزار (۸۰۰۰۰) تھی جو ۱۹۵۸ء میں دو لاکھ اٹھاسی ہزار دو صد تریسٹھ (۲۸۸۲۶۳) ہوگئی ہے۔" (پراسپیکٹر، کینیڈا اکتوبر ۱۹۵۸)

### ۲۔ ماہنامہ شاداب کا دعویٰ

مسیحی صحافی کنول فیروز کے پندرہ روزہ رسالہ شاداب لاہور کی پیشانی پر مسلسل لکھا جارہا ہے "بیس لاکھ مسیحیوں کا ترجمان۔"

(شاداب لاہور ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۷۲ و مابعد)

یاد رہے کہ ۱۹۷۲ء کی مردم شماری میں مسیحی افراد کی تعداد دس لاکھ سے بھی کم صرف ۹۰۷۸۶۱ تھی۔

### ۳۔ پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کا دعویٰ

پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے صدر مسٹر جیمز اور جنرل سیکرٹری مسٹر پطرس گل ہیں۔ ان دونوں نے مشترکہ اعلان کیا کہ پاکستان میں مسیحی آبادی ساٹھ لاکھ ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۵ اگست ۱۹۷۴)

۱۹۷۲ میں بیس لاکھ کا دعویٰ تھا۔ ۱۹۷۴ میں ساٹھ لاکھ کا دعویٰ ہو گیا جبکہ اصل تعداد دس لاکھ بھی نہ تھی۔

لطف کی بات یہ ہے کہ یہی دعویٰ روزنامہ امن کراچی کی ۲۹ ستمبر ۱۹۷۴ کی اشاعت میں کیا گیا۔

### ۴۔ مبالغہ آرائی

۱۹۷۷ء میں پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے ایک رہنما خادم دلسن نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان میں مسیحی آبادی پچہتر لاکھ ہے۔

(اخباری بیان ۲۶ ستمبر ۱۹۷۷)

### ۵۔ جے۔ سالک کا اعلان

معروف مسیحی قائد جے سالک نے اپنی پریس کانفرنس منعقدہ کراچی پریس کلب میں اعلان کیا ہے کہ پاکستان میں مسیحی آبادی ساٹھ لاکھ ہے۔ (روئداد پریس کانفرنس ۲۹ اگست ۱۹۸۲)

### ۶۔ متضاد دعوے

اگلے سال ستمبر ۱۹۸۳ میں ایک دوسرے مسیحی صحافی کنول فیروز نے لکھا ہے کہ مسیحی اقلیت کی تعداد ستر لاکھ ہے۔

(سیارہ ڈائجسٹ لاہور ستمبر ۱۹۸۳ صفحہ ۱۲۳)

یاد رہے کہ ۱۹۸۱ کی مردم شماری کی مصدقہ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں مسیحی آبادی چودہ لاکھ سے بھی کم ۱۳۱۰۴۲۶ تھی۔

(ملاحظہ ہو چارٹ (ا) صفحہ ۲)

### ۷۔ آبادی کا تناسب

(الف) مسٹر کنول فیروز کے رسالہ شاداب لاہور نے اشاعت جون ۱۹۷۸ کے صفحہ ۱۰ پر پاکستان میں مسیحی اقلیت کا تناسب پانچ فیصد بیان کیا۔

(ب) اسی سال جولائی ۱۹۷۸ میں شاداب کے اداریہ میں مدیر نے تناسب سات فی صد لکھا۔ (گویا ایک مہینہ میں دو فیصد اضافہ ہوگیا)

(ج) چار سال بعد مسٹر کنول فیروز نے مسیحی آبادی کو پاکستان کی مجموعی آبادی کا آٹھ فی صد سے بھی زائد ۲ء۸ فیصد لکھا۔

(سیارہ ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۸۳)

یاد رہے کہ پاکستان میں مسیحی آبادی سوا تیرہ لاکھ سے بھی کم

صرف ۱۲،۱۰،۴۲۶ ہے

پاکستان کی مجموعی آبادی میں مسیحی آبادی کا تناسب ڈیڑھ فیصد کے قریب

صرف ۵۶ء۱ فیصد ہے

(ملاحظہ ہو چارٹ (۵) صفحہ ۹)

## یہ مبالغہ آرائی کیوں؟

سوال یہ ہے کہ مسیحی قائدین اور ان کے صحافی اپنی آبادی مبالغہ آرائی کے ساتھ بڑھا چڑھا کر کیوں پیش کرتے ہیں؟ ہمارے تجزیہ کے مطابق منجملہ دیگر وجوہات ان کے مقاصد تین ہیں۔

ا۔ ان کا اولین مطمع نظریہ ہوتا ہے کہ اس مبالغہ آرائی کے سہارے اپنے غیر ملکی آقاؤں اور سرپرستوں کو خوش کرکے زیادہ سے زیادہ مالی امداد اور مفادات حاصل کریں۔

ہمارے مقامی مسیحی حضرات کے اکثر منصوبوں کا انحصار غیر ملکی مشنز مغربی ممالک کی مالی امداد پر رہتا ہے۔ مالی امداد کے علاوہ وہ باہر سے گھی' خشک دودھ' پرانے کپڑے اور دوسرے تحائف حاصل کرتے ہیں۔ بیرونی یونیورسٹیوں میں اپنے بچوں کے داخلے اور تعلیمی وظائف حاصل کرتے ہیں۔ تبلیغی دوروں اور کانفرنسوں میں شرکت کے نام پر سیر و سیاحت کے وسائل حاصل

رتے ہیں۔ اندرون ملک اور بیرون ملک اعلی منصب اور بڑے مشاہرے وصول کرتے ہیں۔

۲۔ اس مبالغہ آرائی سے ان کا دوسرا مقصد مسلمانوں کو مرعوب کرکے انہیں احساس شکست میں مبتلا کرنا ہے۔ وہ اپنی اس سرد جنگ کے منصوبے میں بہت حد تک کامیاب ہیں۔

شہداء علی الناس کے منصب کی حامل ملت کے علماء کار پرداز، اور کارکن غیر مسلموں کے سامنے تبلیغ کی جرات رندانہ کھو بیٹھے ہیں۔ اقصائے عالم میں تو کجا وہ خود اپنے ملک میں اس فریضہ کی ادائیگی سے غافل ہیں۔

۳۔ ان کا تیسرا بڑا مقصد ان مبالغہ آمیز دعاوی کے ذریعہ "باخبر" ارباب حکومت سے سودا بازی کرنا ہوتا ہے۔ وہ اس طرح قومی، صوبائی غرض ہر سطح پر اپنی نمائندگی میں اضافہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ملازمتوں میں سکول، کالجوں کے داخلوں میں تعلیمی وظائف میں۔ غرض ہر مسئلہ میں اپنا کوٹہ اور نشستیں زیادہ کرا لیتے ہیں۔ اس کے بے شمار شواہد موجود ہیں۔

# تصویر کا دوسرا رخ
# پاکستان میں مسیحی آبادی کا اضافہ

## ایک حقیقت جس سے صرف نظر ممکن نہیں

ملک عزیز میں مسیحی آبادی ایک بہت چھوٹی اقلیت ہے' ان کی تعداد مجموعی آبادی کا صرف ڈیڑھ فی صد (۱۶۵٪) ہے لیکن ان کی تعداد جس ہوشربا انداز سے بڑھ رہی ہی' اور جس جس جہت میں ان کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اسے ایک معمولی بات اور غیر اہم مسئلہ گردان کر نظر انداز کر دینا ہوشمندی کی بات نہ ہوگی۔

۱۹۴۷ میں قیام پاکستان کے وقت ان کی تعداد صرف ۸۰۰۰۰ تھی
۱۹۵۱ میں پاکستان کی پہلی مردم شماری کے وقت ۴۳۴۰۰۰ ہو گئی
۱۹۸۱ میں آخری مردم شماری میں ان کی آبادی ۱۳۱۰۴۲۶ ہے۔
گویا تیس سال کے دوران
مسیحی آبادی میں اضافہ ۲۰۲ فیصد کے قریب ہوا
جبکہ مسلم آبادی میں اضافہ ۱۴۹ فیصد سے کم ہوا ہے

دوران
1951 —— 1961
مردان
پشاور
کوہاٹ
بنوں
ڈیرہ اسماعیل خان
میانوالی
سرگودھا
گجرات
لاہور
ملتان
مظفرگڑھ
بہاولنگر
بہاولپور
رحیم یار خان
سکھر
خیرپور
نواب شاہ
سانگھڑ
حیدرآباد
تھرپارکر
ٹھٹھہ
مسیحیت کی رفتار
1951-1961 کے دوران
کراچی سے لاہور تک
بھارت سے ملحقہ سرحدی اضلاع میں
(راجستھان سرحد پر)
بہاول نگر ۱۵۷٪ بہاول پور ۵۳۲٪
رحیم یار خان ۶۳۲٪ سکھر ۳۳۶٪ خیرپور ۱۸۰٪
سانگھڑ ۱۲۱٪ تھرپارکر ۶۴۲٪ حیدرآباد ۷۶۵٪
ٹھٹھہ ۹۵٪
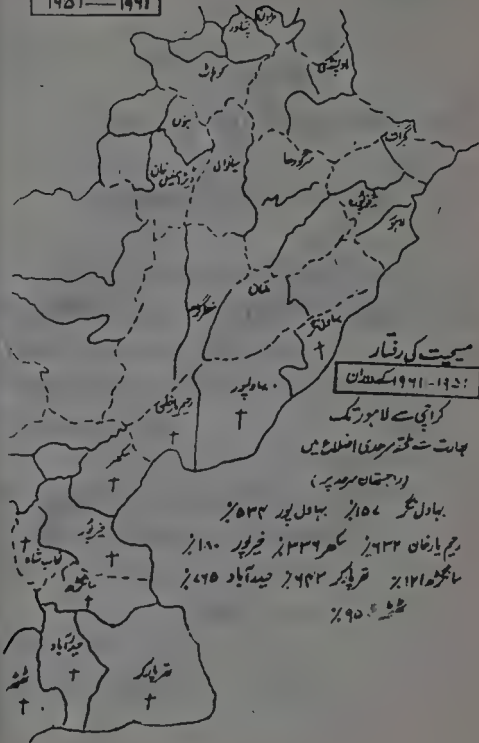
## سرحدی اضلاع میں مسیحی آبادی

قیام پاکستان کے بعد ابتدائی دور میں پاک بھارت کے ملحقہ سرحدی اضلاع کے اندر مسیحی آبادی میں چند در چند اضافہ ہوا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۵۱ ـ ۱۹۶۱ کے عشرہ کے دوران مسیحی آبادی میں اضافہ صوبہ سندھ میں ۱۰۸ فیصد اور صوبہ پنجاب میں صرف ۳۰ فیصد ہوا تھا۔ (ملاحظہ ہو چارٹ نمبر ۵ صفحہ ۹) ۔ لیکن اس عشرہ میں دونوں صوبوں کے بھارت سے ملحقہ پاکستانی اضلاع میں مسیحی آبادی ۱۲۱ فیصد سے ۹۵۰ فیصد تک بڑھ گئی ۔ مثلاً :

| | | | |
|---|---|---|---|
| بہاولنگر | ۱۵۷ فیصد | بہاولپور | ۵۳۴ فیصد |
| رحیم یار خان | ۶۳۲ فیصد | سکھر | ۳۳۶ فیصد |
| خیرپور | ۱۸۰ فیصد | سانگھڑ | ۱۰۱ فیصد |
| تھرپارکر | ۶۴۳ فیصد | حیدر آباد | ۷۶۵ فیصد |

ٹھٹھہ ۹۵۰ فیصد

ان اعداد و شمار پر ادنیٰ تامل سے ہماری طرح قارئین بھی یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ سرحدی اضلاع میں مسیحی آبادی کا اضافہ محض اتفاقی امر نہیں ہوا' بلکہ اس کی پشت پر گہری سوچ اور منصوبہ بندی کار فرما تھی۔ اس منصوبہ بندی کے مقاصد کیا تھے؟ ۱۹۶۵ء کی پہلی پاک بھارت جنگ کے دوران متعدد سرحدی مقامات میں بے چینی' جاسوسی اور دشمن کی رہنمائی نے سب کچھ واضح کر دیا۔

مسیحی منصوبے سے متاثر ہوکر ۱۹۶۲ء میں ہم نے ایک سروے رپورٹ زیر عنوان "مسیحیت مغربی پاکستان میں" مرتب کی جو صدر مملکت' سربراہان پاکستان' صوبائی گورنرز' صوبائی اور وفاقی حکام' علمائے کرام اور دیگر افراد ملت کو روانہ کی گئی۔ رابطہ دعوت و تبلیغ' لاہور نے ۵۴ صفحات کے کتابچہ کی

صورت میں بارہ ہزار' مزید برآں اسلامی مشن لاہور نے بھی کئی ہزار کی تعداد میں اسے شائع کیا۔

مردم شماری رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ اس کے بعد سرحدی اضلاع پر مشنریوں کی یلغار رک گئی۔ لیکن میدانی علاقوں سے ان کا رخ پہاڑی علاقوں کی طرف پھر گیا۔ (ملاحظہ ہو چارٹ (۶) صفحہ ۱۰)

## دوسری پاک بھارت جنگ کے بعد صوبہ سرحد و بلوچستان

اس مرحلہ پر ہم قارئین کرام کی توجہ ایک نئی صورت حال کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ۱۹۷۱ء کی دوسری پاک بھارت جنگ کے بعد مسیحی مشنریوں نے اپنی پوری قوت بلوچستان اور سرحدی صوبہ کے لئے وقف کر دی ہے۔

غور کیجئے ملکی اور غیر ملکی تقریباً تمام مشنوں کے مرکزی دفاتر پنجاب میں قائم ہیں۔ لاہور' شیخوپورہ' گوجرانوالہ' فیصل آباد اور سیالکوٹ مسیحی اداروں کے شہر تصور کئے جاتے ہیں۔ لیکن مشنری کام اور مسیحی آبادی کا اضافہ پنجاب میں برائے نام بھی نہیں ہوا۔

اس کے مقابل صوبہ بلوچستان میں اس عشرہ کے دوران آبادی ساڑھے نو ہزار سے بیس ہزار ہو گئی یعنی ۱۰۸ فیصد اضافہ ہوا۔

صوبہ سرحد میں مسیحی آبادی سوا بارہ ہزار سے ساڑھے اڑتیس ہزار ہو گئی۔ یعنی اس عشرہ کے دوران غیور دیندار پٹھانوں کے علاقہ میں مسیحی آبادی میں ۲۱۰ فیصد اضافہ ہوا (ملاحظہ ہو چارٹ (۵) صفحہ ۹)

مندرجہ بالا اعداد و شمار ۱۹۸۱ء سے قبل کے ہیں اس وقت کیفیت یہ ہے کہ بلوچستان اور سرحدی صوبہ کے افغان مہاجر کیمپوں میں غذائی امداد علاج معالجے سوشل سروس اور خدمت خلق کے سہارے مشنری شب و روز گھومتے پھرتے ہیں۔ مسیحی تبلیغی لٹریچر بے تحاشا تقسیم کر رہے ہیں' جب کہ اپنے رفاہی

داروں کو "بوجوہ" افغان مہاجر کیمپوں میں داخلہ کی اجازت بھی نہیں ......
رباب حل و عقد اور علماء حضرات کو اس مسئلہ کی نزاکت کا احساس کرنا
چاہئے۔ اور بروقت توجہ کرنی چاہئے۔

## شہروں کی بجائے دیہات

اس مسئلہ کا یہ پہلو بھی توجہ طلب ہے کہ ہر صوبہ کے صدر مقام اور
اہم شہروں میں مسیحی آبادی کا اضافہ اس صوبہ کے دوسرے ڈویژن اور اضلاع
کی نسبت بہت کم ہوا ہے۔ مثلاً":

- صوبہ پنجاب میں بہاول پور ڈویژن کے ۱۳۰۵ فیصد اضافہ کے مقابل لاہور ڈویژن کی مسیحی آبادی میں اضافہ صرف ۱۱۶ فیصد ہوا ہے۔
- صوبہ سندھ میں حیدر آباد ڈویژن کے ۱۹۵۶ فیصد اضافہ کے مقابل خود کراچی کی مسیحی آبادی میں اضافہ صرف ۴۹۴ فیصد ہوا ہے۔
- صوبہ سرحد میں ہزارہ ڈویژن کے ۲۸۳۸ فیصد اضافہ کے مقابل پشاور ڈویژن کی مسیحی آبادی میں اضافہ ۶۸۸ فیصد ہوا ہے۔
- صوبہ بلوچستان میں سبی ڈویژن کے ۲۲۷۵ فیصد اضافہ کے مقابل کوئٹہ ڈویژن میں اضافہ ۲۶۳ فیصد ہوا ہے (ملاحظہ ہو چارٹ (۶) صفحہ ۱۰)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیحی مشنریوں کا جدید منصوبہ شہری'
خواندہ آبادی کی نسبت دیہی ناخواندہ اور پسماندہ افراد کو مسیحیت میں داخل کرنا
ہے

# آبادی میں اضافہ کا تقابلی جائزہ

## ۱۹۵۱ - ۱۹۶۱ کے دوران

پاکستان کی مجموعی آبادی میں اضافہ کا تناسب ۲۷ فی صد تھا۔
اس عشرہ میں مسلم آبادی میں اضافہ بھی ۲۲ فیصد ہوا۔
لیکن مسیحی آبادی میں اضافہ ۳۵ فیصد ہوا۔ یعنی مجموعی آبادی کی نسبت آٹھ فیصد زیادہ۔

## ۱۹۶۱ - ۱۹۷۲ کے دوران

پاکستان کی مجموعی آبادی میں اضافہ ۵۲ فیصد تھا۔
اس عشرہ میں مسلم آبادی مجموعی آبادی سے ایک فیصد کم یعنی ۵۱ فیصد بڑھی۔
لیکن مسیحی آبادی کا اضافہ ۵۵ فیصد ہوا۔ یعنی مجموعی آبادی کی نسبت ۳ فیصد زیادہ۔

## ۱۹۷۲ - ۱۹۸۱ کے دوران

پاکستان کی مجموعی آبادی میں اضافہ ۲۹ فیصد ہوا۔
اس عشرہ میں مسلم آبادی میں اضافہ تقریباً ۳۵ فیصد ہوا۔
لیکن مسیحی آبادی میں اضافہ ۴۴ فیصد ہوا۔ یعنی مجموعی آبادی کی نسبت پندرہ فیصد زیادہ۔

## ۱۹۵۱ - ۱۹۸۱ (تیس سالوں میں)

پاکستان کی مجموعی آبادی میں اضافہ تقریباً ۱۵۰ فیصد ہوا ہے۔
مسلم آبادی میں اضافہ ۱۴۹ فیصد ہوا ہے یعنی ایک فیصد کم۔
لیکن مسیحی آبادی میں اضافہ ۲۰۲ فیصد ہوا۔ یعنی مجموعی آبادی کی نسبت باون فیصد زیادہ۔

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیرہا

# آبادی میں اضافہ کے اسباب

دنیا میں کہیں بھی آبادی کے اضافہ کے مندرجہ ذیل تین اسباب ہوتے ہیں:

انتقال آبادی
شرح پیدائش میں غیر معمولی زیادتی اور
تبدیلی مذہب

ظاہر ہے کہ مسیحی آبادی میں ہوشربا اضافہ کی وجہ بھی ان میں سے کوئی ایک دو ہی ہو سکتی ہے۔ آیئے ان کا تجزیہ کریں۔

## ۱۔ انتقال آبادی

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت مسیحی آبادی ان کے اپنے دعوے کے مطابق' اسی ہزار تھی (پراسپیکٹر' کینیڈا اکتوبر ۱۹۵۸)

اس ہنگامی دور میں برصغیر پاک و ہند کی مسلم و غیر مسلم آبادی ایک طرف سے دوسری طرف بکثرت منتقل ہوئی۔ چھوٹے بڑے' مرد و زن جولائی ۱۹۴۷ء سے آٹھ دس ماہ تک صبح و شام ہزاروں نہیں' لاکھوں کی تعداد ایک ملک سے دوسرے ملک میں نقل مکانی کرتے رہے ...... چنانچہ ۱۹۵۱ کی مردم شماری کے وقت مسلمانوں کی آبادی میں کئی سو فیصد اضافہ کی طرح مسیحی آبادی میں اسی ہزار (۸۰۰۰۰) سے چار لاکھ چونتیس ہزار (۴۳۴۰۰۰) ہو گئی۔

اس کے بعد ۱۹۵۱ سے ۱۹۸۱ کے دوران تیس سال کے عرصہ میں نقل آبادی کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ لہذا اس زیر تجزیہ مدت میں مسیحی آبادی میں اضافہ کی وجہ انتقال آبادی قرار نہیں دی جاسکتی۔

## ۲۔ شرح پیدائش میں زیادتی

شرح پیدائش کی زیادتی کی وجوہ دو بیان کی جاتی ہیں :

(الف) غربت

(ب) تعدد ازدواج

جہاں تک غربت کا تعلق ہے' وہ مسلم عوام میں زیادہ ہے۔ محدود شہری آبادی کے کچھ افراد کی خوشحالی سے دیہات کی کثیر آبادی کی فلاکت و غربت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تعلیم' روٹی' کپڑا' مکان ایک طرف رہے بیشتر دیہی علاقوں میں پینے کو صاف پانی میسر نہیں۔

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں تعدد ازدواج موجود ہے۔ مسیحیوں میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ...... اس صورت حال کے پیش نظر مسیحی آبادی میں اضافہ کی وجہ شرح پیدائش میں زیادتی نہیں ہو سکتی۔

## ۳۔ تبدیلی مذہب

آبادی میں اضافہ کا تیسرا موثر ذریعہ تبدیلی مذہب ہوتا ہے۔ اور مسیحیت کے سلسلہ میں اس کے سوا اور کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ مسیحیت کے حلقہ بگوش کون لوگ ہو سکتے ہیں اور پاکستان میں کس گروہ کے افراد نے اپنا آبائی مذہب ترک کرکے مسیحیت کو قبول کیا ہے۔

ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ مذہب حقہ اسلام چھوڑ کر مسیحیت کی آغوش میں آنے والوں کی تعداد ہزار میں بمشکل ایک ہوگی۔ غالب اکثریت بلکہ تمامتر تعداد پس ماندہ اقوام' مصلی' خاکروب' اہیر' اچھوت وغیرہ سے ہے ..... یہ صورت حال ہمارے لئے ہرگز تسلی بخش نہیں' بلکہ افسوس ناک ہے۔

لاریب اسلام دین حق ہے' دنیا میں اللہ کا آخری دین ہے' اقوام

دائم عالم کی نجات کا کفیل ہے۔ عالمگیر مساوات کا حامل ہے اور تبلیغی مذہب ہے۔ اس کے باوجود ہم اپنے ملک کے پسماندہ طبقات اور مفلوک الحال افراد کو حلقہ بگوش اسلام کرنے سے قاصر رہے ہیں اور آج بھی کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ کیا ہمیں روز محشر اللہ کے حضور جواب دہی اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رسوائی کا کوئی خیال نہیں؟

## ذمہ دار کون؟

یہ افسوس ناک صورت حال نتیجہ ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران طبقے اور منصوبہ ساز اداروں کی مجرمانہ غفلت کا۔

دستور پاکستان کی رو سے حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام' اسلامی تعلیمات اور اسلامی اقدار کی حفاظت اور فروغ کے اقدامات کرے۔ لیکن اس طویل عرصہ میں نشر اشاعت اسلام کے لئے' غیر مسلموں کو پیغام اسلام پہنچانے کے لئے' اسلامی تعلیم کے فروغ کے لئے' تبلیغی اداروں نے قیام اور مبلغین کی تربیت کے لئے' کسی جمہوری یا فوجی حکومت نے سنجیدگی سے کچھ نہیں کیا۔ جب کہ یہ کوئی فرقہ وارانہ بات نہیں' بلکہ ایسا دینی مسئلہ ہے جس کی پشت پر گہرے سیاسی عوامل کار فرما ہیں' جن سے آنکھیں بند کرنا خود کشی کے مترادف ہے۔

یہ افسوسناک صورت حال نتیجہ ہے حضرات علمائے کرام کی طرف سے بالعموم اپنے فریضہ' منصبی کی بجا آ ری میں کوتاہی اختیار کرنے کا۔

بلاشبہ ہمارے علمائے کرام وعظ و تبلیغ میں ہمہ تن معروف ہیں اور درس و تدریس میں شب و روز مشغول ہیں لیکن معدودے چند کے سوا ان کا خطاب مسلمانوں سے ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کو اچھا مسلمان بنانا بہت اچھی بات ہے۔ لیکن جو لوگ دولت اسلام ہی سے محروم ہیں ان تک پیغام اسلام پہنچانا کیا ضروری نہیں؟ اس مقصد کے لئے اب کوئی نبی

مبعوث نہیں ہوگا' یہ فریضہ آخر کون ادا کرے گا؟

غیر مسلموں کے درمیان تبلیغ کے لئے مدارس عربیہ میں تقابل ادیان کا مضمون شامل نصاب ہونا چاہئے' مبلغین کی تربیت کے مستقل ادارے اور دینی مدارس میں شعبے قائم ہونے چاہئیں۔ اور حضرات علماء کرام کو ابلاغ حق کے لئے میدان عمل میں نکلنا چاہئے۔ کہ اس فریضہ کو وہی بحسن و خوبی انجام دے سکتے ہیں۔

اس افسوسناک صورت احوال کی ذمہ داری سے ہماری سیاسی جماعتیں اور ان کے قائدین بری الذمہ قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ خصوصاً" وہ دینی جماعتیں جو عملی سیاست میں دخیل و شریک ہیں۔ کاش انہیں احساس ہوتا کہ ان کی اصل اساس دین اور دینی خدمات تھیں۔ جن کی حیثیت ان کے ہاں اب ثانوی بن کر رہ گئی ہے۔

اس افسوسناک صورت حال کی ذمہ داری میں افراد ملت' بالخصوص ارباب بصیرت اور اصحاب دانش برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے بھی اس مسئلے پر توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ جب کہ [illegible] ہر فرد شہداء علی الناس کے منصب رفیع کا حامل ہے۔

# پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

ہمارے سامنے مسیحی تبلیغی سرگرمیوں کا پورا خاکہ مستحضر ہے۔ چند صفحات میں تمام تفصیلات پیش کرنا ممکن نہیں' اس لئے صرف اجمالی اشارات پر اکتفا کریں گے۔

## پاکستان کی مسیحی تقسیم

پاکستان کی سرکاری' صوبائی اور اضلاعی تقسیم کے مقابل مسیحی مشنریوں نے اپنے تبلیغی مقاصد کے لئے پاکستان کو مندرجہ ذیل پانچ حصوں (منطقوں) میں تقسیم کیا ہوا ہے۔

کراچی ڈایوسس حیدر آباد ڈایوسس ملتان ڈایوسس لاہور ڈایوسس راولپنڈی ڈایوسس

ان منطقوں کو ڈایوسس یا کامتی باونڈری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور ہر منطقہ کو مختلف مسیحی فرقوں اور مشنوں نے اپنی تبلیغی مساعی کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔

ہر مسلمان کے لئے' خصوصاً" ہمارے علمائے کرام کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہونا چاہئے کہ اپنے شدید باہمی اختلافات کے باجود کوئی مسیحی فرقہ دوسرے فرقہ کے مخصوص منطقہ میں دخل نہیں دیتا۔ اگر دوسرے ڈایوسس میں تبلیغی کام کرتا ہے تو اس کے مشن کے تحت رہ کر کرتا ہے۔

مسیحی تبلیغی مساعی کے لئے پاکستان کی تقسیم کا نقشہ صفحہ ۱۶ پر موجود ہے۔ تفصیلات کے لئے ڈاکٹر نادر رضا صدیقی کی کتاب "پاکستان میں مسیحیت" (مطبوعہ مسلم اکادمی' لاہور نمبر۵)
صفحہ ۳۴۹ تا ۳۵۵ ملاحظہ فرمائیں۔

## پاکستان میں غیر ملکی مشن

ہمارے سروے کے مطابق مقامی مشنوں کے علاوہ تیس بیرونی مشن پاکستان میں سرگرم عمل ہیں۔ جن کے مرکز اور مرکزی دفاتر پاکستان سے باہر ہیں۔ ناموں کو حذف کرتے ہوئے ہم صرف ان کی تعداد بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

(۱) برطانوی (۲) امریکن (۳) سوئزرلینڈ (۴) جرمن (۵) نیدرلینڈ (۶) بلجیم (۷) اٹلی (۸) سکاٹ لینڈ

## تبلیغ کا انداز کار

مسیحی مشنوں کی مساعی (ہمارے جمعہ کے خطبات اور مساجد کے وعظ کی طرح) اپنے گرجوں کے احاطوں تک محدود نہیں۔ بلکہ وہ تبلیغ کے لئے ہر ممکن ذریعہ استعمال کر رہے ہیں مثلاً"

**بائبل خط و کتابت سکولز:** پاکستان کے چاروں صوبوں کے مختلف شہروں میں پندرہ بائبل خط و کتابت سکول قائم ہیں۔ جن کے ذریعہ بائبل کے اسباق اور دوسرا مسیحی لٹریچر کثیر تعداد میں منظم طور پر سائنٹفک انداز میں تقسیم کیا جارہا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اردو' انگریزی کے یک صد سے زائد کورس' دس سے پندرہ اسباق پر مشتمل ہمارے سکولوں کالجوں' دفتروں اور گھروں کے پتوں پر بھیجے جارہے ہیں۔

**مشن سکول کالج:** پیپلز پارٹی کی حکومت نے تمام سکول' کالج قومی تحویل میں لئے لیکن زیادہ فیس وصول کرنے والے اور انگلش میڈیم سکول مستثنیٰ قرار دیدیئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ تمام انگلش میڈیم مشنری سکول عروج پر ہیں۔ اس وقت کیفیت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے گرجوں کے اندر ان کے سکول کھل گئے ہیں اور مسلمان بصد شوق بلکہ سفارشوں کے ذریعہ اپنے معصوم بچوں کی مشنریوں کی آغوش تربیت میں بھیج رہے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

**دوسرے تعلیمی ادارے :** پاکستان میں مندرجہ ذیل دوسرے مسیحی تعلیمی اور تربیتی ادارے موجود ہیں :

| | |
|---|---|
| پیشہ وارانہ تعلیم کے ادارے | ۱۴ |
| دیگر تعلیمی ادارے | ۲۴ |
| لڑکوں کے ہوسٹل | ۳۲ |
| لڑکیوں کے ہوسٹل | ۳۰ |
| یتیم خانے بچوں اور بچیوں کے لئے متعدد | |
| کتب خانے | ۳۵ |
| مسیحی نشرو اشاعت کے ادارے | ۱۸ |
| مسیحی جرائد و رسائل | ۱۸ |
| سماجی ادارے | ۳۶ |
| دوسری انجمنیں، کلب وغیرہ | ۵۴ |

**ہسپتال اور کلینک وغیرہ :** پاکستان میں سترہ بڑے مشن ہسپتال موجود ہیں۔ اسی قدر یعنی سترہ دوسرے صحت کے ادارے قائم ہیں۔ چھوٹے بڑے کلینک ان کے سوا ہیں۔ یہ تمام ادارے مشنری سرگرمیوں کے مرکز ہیں۔

کیا یہ سب ہمارے اطباء، ڈاکٹر صاحبان، متمول حضرات اور افراد ملت کے لئے تازیانہ عمل نہیں؟

## سرکاری مراعات

حکومت پاکستان کی طرف سے مسیحی آبادی کو جو فیاضانہ مراعات دی جارہی ہیں۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن یہ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ اکثر و بیشتر مشنری ادارے ٹیکس فری ہیں۔

حد یہ ہے کہ وہ مسیحی ہسپتال جو باقاعدہ مسلمان مریضوں سے بھاری

فیسیں اور دواؤں کی قیمت وصول کرتے ہیں' انھیں بجلی ارزاں نرخ پر مہیا کی جا رہی ہے' جبکہ مساجد اور دینی مدارس کو عام شرح کے مطابق مہیا کی جاتی ہے ۔ اور مسلمان پرائیویٹ سکول کالجوں کو اس سے بڑھ کر تجارتی نرخ کے مطابق بجلی مہیا کی جاتی ہے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

ہم اس اخباری اطلاع سے ورطہ حیرت میں پڑ گئے کہ امسال وزیر خزانہ پنجاب نے اپنے دست مبارک سے سالویشن آرمی (مکتی فوج) کو گراں قدر امدادی رقم کا چیک پیش کیا۔

## ریڈیو سیشلز

سرحدات پاکستان کے قریب سیشلز جزیرہ میں ایک نہایت طاقتور ریڈیو ٹرانسیٹر قائم ہے۔ وہ روزانہ پانچ گھنٹے اردو' انگریزی' پنجابی' پشتو اور فارسی یعنی پاکستان کی پانچ زبانوں میں مسیحیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ وہ اپنے مقامی دفتر اسلام آباد سے اپنے ریڈیو پروگراموں کا خبر نامہ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کرتا ہے ..... ہمارا حال یہ ہے ... تک تک دیدم' دم نہ کشیدم ۔

## مری مشن کیمپ

گزشتہ کئی برسوں سے ہر سال موسم گرما کے دوران مری میں بائبل سکولوں کے تحت ایک کیمپ قائم ہوتا ہے۔ اس میں مسیحی طلباء کے ساتھ مسلمان نوجوانوں کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ اپنی بائبل ساتھ لے کر آئیں اور بائبل کے مطابق عملی زندگی دیکھیں۔

مری میں ایک ہفتہ کی رہائش اور خوراک کے لئے برائے نام چند روپے وصول کئے جاتے ہیں۔

گزشتہ سال لڑکیوں کے لئے بھی کیمپ لگایا گیا۔

مری کے علاوہ کوئٹہ میں بھی کیمپ لگانے کا اعلان کیا گیا..... ایک اسلامی
مملکت میں مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے ان انتظامات پر ہم کس کو مبارک
باد دیں؟ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو؟ اپنے علمائے کرام اور دینی اداروں کو
مسیحی مشنریوں کو؟

# پس چہ باید کرد؟

بندہ علی وجہ البصیرت کامل جزم و یقین کے ساتھ سمجھتا ہے کہ ان تمام حقائق کے باوصف ہمارے لئے مایوسی کا کوئی مقام نہیں۔ رہبر صادق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں' ان کا لایا ہوا دین آخری مذہب ہے' اس کا مستقبل یقیناً" روشن ہے۔ یہ صدی اسلام کی صدی ہے۔ مشرق و مغرب سے اسلام کے تحریکیں اٹھ رہی ہیں' عالم اسلام بیدار ہو رہا ہے۔ اسلام انشاء اللہ غالب آکر رہے گا۔ لیکن یہ آسمان سے فرشتے اتر کر نہ کریں گے۔ سب کچھ ہمیں ہی کرنا ہوگا۔

فکر کی بات یہ ہے کہ دعوت حق اور غلبۂ اسلام کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟ اس میں ہمارا حصہ کیا ہے؟ اگر ہم شہادت حق اور تبلیغی کام کے فریضہ سے یکسر غافل ہیں تو ان آیات الٰہی کی وعید سے ڈرنا چاہئے:

"اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا' تمہاری جگہ اور قوم کھڑی کر دے گا' تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔"

(التوبہ ۹: ۳۹)

"اگر تم منہ پھیرو گے تو تمہاری جگہ کوئی اور قوم بدل دے گا۔ اور وہ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے۔" (سورہ محمدؐ ۴۷: ۳۸)

## حضرات علمائے کرام

مسئلۂ مسیحیت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

باہم متحد و متفق ہوکر مسیحی اجتماعی قوتوں کا مقابلہ کریں' کہ یہ نہ انفرادی مسئلہ ہے' نہ کسی خاص فقہی مسلک کی بات ہے۔

اپنوں کے لئے منبر و محراب کی خدمات کے ساتھ دوسروں کو پیغام حق پہنچانے

کے لئے ان تک پہنچیں کہ وہ خود آپ کے پاس چل کر نہ آئیں گے۔
محض نعروں اور جذباتی تقاریر سے بات نہ بنے گی' یہ مسئلہ پوری سوچ بچار اور ٹھوس منصوبہ بندی کا متقاضی ہے۔

## مدارس عربیہ اور جامعات

ملک کے طول و عرض میں عظیم الشان دارالعلوم' جامعات اور مدارس دینیہ قائم ہیں۔ ان کے اولوالعزم ارباب بست و کشاد سے ہماری مخلصانہ گزارش ہے کہ اپنے اداروں کے نصاب تعلیم میں تقابل ادیان' بالخصوص مسیحیت و صیہونیت' اور تحریکات جدیدہ کا تعارف شامل کریں۔
بہتر تو یہ ہوگا کہ اس مقصد کے لئے مستقل تربیت گاہیں قائم کریں۔ تا کہ ان کے عزیز طلبہ دور حاضر کے مسائل سے باخبر اور اقصائے عالم میں اپنے تبلیغی فرائض کی بجا آوری کے لئے تیار ہو سکیں۔ یہ کام کسی اور کے بس کا نہیں۔

## ڈاکٹر اور اطبائے کرام!

مشن ہسپتالوں کے معالجین سے اپنے آپ کو بہتر ثابت کریں۔ آپ فنی مہارت میں کسی سے کم نہیں' مشرق و مغرب آپ کی مسیحا نفسی کا قائل ہے۔ بس کچھ ایثار' خدمت اور اخلاق اسلامی کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔
اپنے ذاتی ہسپتال اور پرائیویٹ کلینک بخوشی بنائیں۔ لیکن ان کے اندر ملت کے نادار طبقہ کے لئے کچھ گنجائش رکھیں۔ اپنے فنی اور قیمتی اوقات کا کچھ حصہ ناداروں کو بھی لوجہ اللہ دیں کہ یہ آپ کی روایات کا حصہ ہے۔

## صاحب ثروت امراء!

آپ کی دولت و امارت آپ کو مبارک ہو' اللہ آپ کو زیادہ سے زیادہ اکل حلال عطا فرمائے .... لیکن اس میں اللہ اور اس کے بندوں کا بھی کچھ حصہ ہے' خدمت خلق کے ادارے' تعلیمی ادارے' تبلیغی ادارے اگر قرار واقعی مالی اعانت سے محروم رہیں تو یہ فرض ناشناسی کی بات ہے۔

ہمارے تجار' زمیندار اور مل مالکان دوسروں سے سبق حاصل کریں۔ اگر وہ چاہیں تو باآسانی اپنے وسائل سے ہسپتال' سکول اور اسلامی مشن قائم کر سکتے ہیں اور چلا سکتے ہیں۔

## افراد ملت!

اپنے آپ کو بے اختیار کہہ کر بھی فرائض سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے رہبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تم میں سے ہر کوئی نگران ہے' اور تم میں سے ہر کسی سے اس کے زیر اثر لوگوں کے بارہ میں باز پرس ہوگی۔"

## حکومت اور ارباب بست و کشاد!

حکومت کی ذمہ داریاں سب سے بڑھ کر ہیں۔ ملک کی سالمیت کے ساتھ اسلام اور اس کی تعلیمات کا فروغ اور روایات اسلامی کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

بجٹ کا ایک موزوں حصہ ان مدات کے لئے مختص ہونا ضروری ہے گمراہ کن نظریات' مخرب اخلاق تحریکات' اور غیر اسلامی تہذیب و ثقافت کی بیخ کنی آپ کے فرائض کا حصہ ہے۔

ترکی اور بھارت جیسی لادینی حکومتوں نے' اور سری لنکا جیسی چھوٹی سی

ریاست نے اپنے ہاں غیر ملکی مشنریوں پر پابندی عائد کر دی ہے .... اس راہ میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ آپ کے علم میں ہے کہ باہر سے آنے والے تربیت یافتہ مشنری گرجوں سے وابستہ اداروں ہی میں نہیں، اساتذہ کے روپ میں تعلیمی اداروں کے اندر، اور ڈاکٹروں کے لبادہ میں ہسپتالوں کے اندر اور سوشل ورکر بن کر کیمپوں میں مسیحیت کی تبلیغی اور جاسوسی کے مرکز قائم کرتے ہیں۔

اقتصادی و سیاسی مسائل کے کمیشن اور کھیلوں کے فیڈریشن اور دیگر امور کے مرکزوں کی طرح حکومت کی سرپرستی میں اس مسئلہ کے لئے معلوماتی مرکز، اور مستقل سیل قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

# کتب حوالہ

۱۔ رپورٹ مردم شماری ۱۹۵۱
مرتبہ و مطبوعہ حکومت پاکستان، کراچی
۲۔ رپورٹ مردم شماری ۱۹۶۱
مرتبہ و مطبوعہ حکومت پاکستان، کراچی
۳۔ رپورٹ مردم شماری ۱۹۷۲
مرتبہ و مطبوعہ حکومت پاکستان، اسلام آباد
۴۔ رپورٹ مردم شماری ۱۹۸۱
مرتبہ و مطبوعہ حکومت پاکستان، اسلام آباد
۵۔ سروے رپورٹ آف دی چرچ ان ویسٹ پاکستان
مرتبہ و مطبوعہ ویسٹ پاکستان چرچ کونسل لاہور ۱۹۶۰
۶۔ ڈکشنری آف چرچ واک ان ویسٹ پاکستان
مرتبہ و مطبوعہ ویسٹ پاکستان چرچ کونسل لاہور ۱۹۶۱
۷۔ مسیحیت مغربی پاکستان میں
ناشر رابطہ دعوت و تبلیغ لاہور ۱۹۶۲
۸۔ پاکستان میں مسیحیت
ڈاکٹر نادر رضا صدیقی، مسلم اکادمی محمد نگر لاہور ۱۹۷۹
۹۔ پاکستان میں عیسائیت کا عروج
صدیقی ٹرسٹ، چوک سیلڈ، کراچی ۱۹۸۰
۱۰۔ پاکستان کے مسیحی اور ان کے عزائم
اسلامی مشن، سنت نگر، لاہور ۱۹۸۳
۱۱۔ یہودیت و مسیحیت
ڈاکٹر احسان الحق رانا، ادارہ تحقیق مذاہب گلبرگ لاہور ۱۹۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللهِ الْإِسْلَامُ

باب دوم

# حاصلِ مطالعہ

# بائیبل

مرتبہ

فضیلۃ الشیخ الاستاذ

محمد عبد القادر آزاد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور ۔ رئیس مجلس العلماء پاکستان

ناشر

مجلس علماء پاکستان لاہور

# فہرست مضامین حاصل مطالعہ بائبل

| | |
|---|---|
| ۱۱ | خداوند تعالٰی کو کسی نے نہیں دیکھا۔<br>یہی بات اس کی واحدنیت پر دال ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا نہ کسی میں اسکی طاقت ہے۔ |
| ۱۲ | حضرت عیسٰی علیہ السلام یوسف اور داؤد کی اولاد ہیں<br>جب یوسف کی اولاد ہوئے تو خدا کے بیٹے نہ رہے اور عقیدہ مسیحیت کا بطلان ہو گیا۔ |
| ۱۳ | حضرت عیسٰی علیہ السلام صرف رسول اور انسان ہیں یہی عقیدہ اہل اسلام کا ہے کاش کہ عیسائی بھی اس عقیدہ کو اپنا کر متبع بائبل بن جائیں۔ |
| ۱۴ | حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا کی مرضی پہ کام کرتے ہیں۔ چونکہ قادر مطلق صرف خدا ہے اور اس کی قدرت سے نہ کوئی باہر نہ کوئی شریک۔ |
| ۱۵ | حضرت عیسٰی علیہ السلام توراۃ اور شریعت کے پابند ہیں۔ جو پابند ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہوتا |
| ۱۶ | حضرت عیسٰی علیہ السلام الگ ہیں اور روح القدس الگ ہے عقیدہ تثلیث کا بطلان جب یہ دونوں علیحدہ ہیں اور خداوند قدوس کی واحدنیت کے دلائل سابقہ ابواب میں آ چکے ہیں تو تینوں ایک کیسے ہوئے۔ |
| ۱۷ | حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے آپ کو اور لوگوں نے بھی ابن آدم، انسان، شخص اور نوکر کہا اب قارئین ہی فیصلہ کریں کہ ابن اللہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ |
| ۱۸ | بائبل میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بجائے جن کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ بیٹا بمعنی بندہ کے ہے افسوس کہ عیسائیوں نے اسے غلط مفہوم دیا۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کے بعد اس سلسلہ میں مسیح کی کوئی خصوصیت باقی نہیں |
| ۱۹ | بائبل میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بجائے جن کو خدا کہا گیا |
| ۲۰ | بائبل میں لفظ خدا بمعنی آقا استعمال ہوا ہے۔ اسمیں صرف عیسٰی علیہ السلام کی |

| | |
|---|---|
| | خصوصیت نہیں پھر کس بنا پر عیسیٰؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ |
| ۲۰ | بائبل میں انبیاء کرام کی توہین۔ |
| | انبیاء کرام کے مقدس گروہ کی ان اہانتوں کے بعد کون اسے خدا کا کلام تصور کریگا۔ اگر نبی ہی غلط کار ہوں۔ تو امت کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے۔ |
| ۲۱ | توراۃ، انجیل، زبور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشین گوئی ان حوالہ جات کے بعد بھی نصاریٰ یہود حضور کی نبوت کا انکار کریں تو پھر یہی بائبل کے دشمن ہیں۔ |
| ۲۲ | بائبل میں اصحاب پیغمبر اسلام کے بارے میں پیشین گوئی |
| ۲۳ | بائبل میں کعبۃ اللہ و مکہ مکرمہ کے بارہ میں پیشین گوئی۔ |
| ۲۴ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے یاروں کو بے اعتقاد کہا |
| ۲۵ | حضرت مسیحؑ کا شاگردوں کو بے اعتقاد کہنا۔ |
| ۲۶ | حضرت مسیحؑ کا فرمان جو نبی سے قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائیگا |
| ۲۷ | جو بغیر دیکھے ایمان لائے وہ مبارک ہیں۔ |
| ۲۸ | حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔ کہ کوئی نبی سوائے اپنے وطن کے بے عزت نہیں ہوتا |
| ۲۹ | جس نے گناہ کیا ہو اسی ہی کو سزا دی جائے دوسرے کو نہیں (پھر عیسائیوں کا مسئلہ کفارہ کہاں گیا) |
| ۳۰ | حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ قیامت کو کوئی نہیں جانتا اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ یہ باتیں صرف خدا جانتا ہے اور یہی بات دال ہے کہ یسوع مسیح خدا نہیں ہیں جو نکہ صفات الوہیت سے خالی ہیں |
| ۳ | معجزات حضرت مسیحؑ اللہ کے امر و قدرت میں سے ہیں |

| | |
|---|---|
| | چونکہ قادر خدا ہی کی ذات ہے یہ بات بھی الوہیت مسیح کی نفی کرتی ہے |
| ۳۲ | حضرت مسیح کا فرمان کہ جس کے پاس میرے حکم ہوں اور وہ اس پر عمل کرے وہی مجھ سے محبت کرتا ہے اور میرے خدا کو پیارا ہے۔ |
| ۳۳ | بموجب بائیبل حضرت مسیح کی طرح دوسرے انبیاء کرام کو بھی زندہ آسمان پر اٹھایا گیا۔ |
| | اب عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کو عیسائی کیسے فضیلت مسیح پر پیش کر سکتے ہیں۔ جبکہ اس باب میں دوسرے پیغمبر بھی ان کے ہم نور ہیں |
| ۳۴ | حضرت مسیحؑ قدرت خداوندی سے زندہ ہوتے۔ |
| ۳۵ | حضرت موسیٰ نے ظلم کا بدلہ لیا۔ |
| ۳۶ | از روئے انجیل حضرت مسیحؑ صرف بنی اسرائیل کیطرف بھیجے گئے تھے ان احکامات کے تحت پادریوں کو صرف ملک اسرائیل میں تبلیغ کرنا چاہیئے۔ اور تمام دنیا سے مشنریوں کو واپس بلانا چاہیئے۔ |
| ۳۷ | حضرت مسیحؑ نے اپنی ماں کو ڈانٹا اور جھڑکا۔ |
| ۳۸ | بحث کرنا۔ کسی کو نصیحت کرنا۔ سمجھانا۔ گفتگو کرنا سوال و جواب و تحقیق یہ سب چیزیں انجیل میں ہیں۔ دیکھو حضرت مسیح بحث کرتے تھے۔ |
| ۳۹ | یہودی و عیسائی علماء کرام قول و فعل میں خطا کرتے ہیں۔ اور بائیبل یہی ہمارے دعویٰ کے لئے کافی ہے کہ انہوں نے بائیبل میں گڑبڑ اپنی عادت کے مطابق کی ہے۔ |
| ۴۰ | بموجب بائیبل و عقیدہ عیسائیت حضرت مسیح تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ |

اگر کفارہ کوئی چیز ہے تو جب ساری دنیا کا مسیح کفارہ ہیں تو عیسائی مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں کی بھی نجات ہو جائیگی اور اگر یہ مسئلہ غلط ہے تو پھر عیسائی مارے جائیں گے۔

۴۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت کے سبب تمام قومیں برکت پائیں گی۔

۴۲ حضرت مسیح کا فرمان جو مجھ کو اپنے ماں باپ، بھائیوں، بیٹیوں، بیوی اور اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق ہے۔ ورنہ میرے لائق نہیں۔

۴۳ اللہ تعالیٰ ذات وصفات میں اپنے بندوں سے الگ ہیں۔ کسی کے بیچ نہیں ہے۔

۴۴ بائبل میں شدید تضاد ہے۔ اس لئے یہ آسمانی کتاب نہیں ہو سکتی۔

۴۵ عیسائیوں کے چند سوالات کا جواب

۴۶ مذہب عیسائیت ظالم کو ظالم تر اور انسان کو بیکار بناتا ہے۔

۴۷ سچے عیسائی کی نشانیاں

۴۸ موجودہ توراۃ وفات موسیٰ علیہ السلام کے بعد لکھی گئی

۴۹ موجودہ اناجیل اربعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد معرض وجود میں آئیں۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

# عرض حال

عرصہ دراز سے احباب کا اصرار تھا کہ بائبل کے مضامین اگر بصورت فہرست کسی طور پر صفحہ قرطاس پرے آئیں۔ تو یہ مبلغین کے لئے عظیم کام ہوگا۔ "لکل شی اجل معلوم" کے تحت اس کا وقت جو عنداللہ منظور تھا۔ مختصر رہا میصروفیات کثیرہ تقریبا دو سال اس عزم کے درمیان دیوار فاصل بنی رہیں۔ بحمداللہ چند لحات فراخت نصیب ہوئے تو یہ چند اوراق علماء اور عامۃ الناس کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ بائبل ایسی کتاب ہے کہ قاری اس کو پڑھنے کو وبال جان تصور کرتا ہے۔ نہ مضامین میں ربط نہ الہامی دلکشی اس لئے مبلغین کا اس کو ابتدا سے انتہا تک پڑھنا ناممکن تو نہیں مشکل ضرور تھا۔ بنابریں۔ یہ فہرست حاضرخدمت ان مضامین پر جو اسلام و اخلاق کے حق میں ہیں یا منافی تبصرہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اور مضامین کا کلام الہی قرآن مقدس سے تقابل بھی لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ جب بھی مشاغل سے فرصت نصیب ہوئی تو اس سلسلہ میں قلم

کواٹھاؤں گا۔ اس کتاب کی ترتیب کے اصرار کی ابتدا میرے عزیزدوست ڈاکٹرفیروزالدین صاحب اندرون بوہڑگیٹ ملتان کی طرف سے ہوئی ان کا بھی اس سلسلہ میں مشکور ہوں۔

مولانا غلام قادر صاحب مرحوم چک لوہاراں ضلع بہاولپور جن کے قلمی تعاون کا انکار، انکار حقیقت کے مترادف ہوگا۔ کے حق میں بھی دست بدعا ہوں ۔ کہ رب العزت ان کے خیالات و مصروفیات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں قبولیت عطا فرمائے ۔ اپنے شاگرد عزیز محمد سیف اللہ فاروق اور میاں محمد جمیل راجڑ کے لئے بھی جنہوں نے میرے مسودات کی قلمی صفائی میں دن رات صرف کیا۔ دعاگو ہوں کہ رب العزت انہیں اپنی بارگاہ میں خدمت دین مبین کی زیادہ توفیق ارزانی فرمائے آخر میں رب العزت سے دعاگو ہوں کہ وہ ان اوراق کو قبول فرما کر غیر مسلموں کیلئے باعث ہدایت مسلمانوں کے لئے باعث استقامت مجلس علماء پاکستان کے لئے ترقی و عروج کا سبب بنائے ۔ والسلام

مبلغ دین فطرت محمد عبدالقادر آزاد

رئیس مجلس علماء پاکستان

۱۔ توحید و صفات باری تعالیٰ توراۃ۔ زبور اور دیگر کتب میں

۱۔ خروج باب ۱۵۔ آیت ۱۱۔ معبودوں میں اے خداوند تیری مانند کون ہے:

۲۔ خروج باب ۲۲ آیت ۲۰ جوکوئی واحد خداوندکو چھوڑ کر کسی اور معبود کے آگے قربانی چڑھائے وہ بالکل نابود کردیا جائے۔

۳۔ استثنا۔باب ۳۔ آیت ۲۴۔ آسمان اور زمین پر ایسا معبود کون ہے۔ جو تیری کرامات کر سکے۔

۴۔ استثنا۔باب ۴ ۔آیت ۳۵ ۔تو جانے کہ خداوند ہی خدا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔

۵۔ استثنا۔ باب ۶۔ آیت ۴۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔

۶۔ استثنا۔ باب ۳۲۔ آیت ۳۹ میں ہی وہ ہوں اور میرے ساتھ کوئی دیوتا نہیں اور میں نے مارڈالا اور میں ہی جلاتا ہوں اور میں ہی زخمی کرتا ہوں۔

۷۔ سموئیل۲ باب ۷۔ آیت ۲۲۔ کوئی تیری مانند نہیں۔

اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔

۸۔ سموئیل ۲ باب ۲۲۔ آیت ۳۲ کیونکہ خداوند کے سوا اور کون خدا ہے۔

۹۔ سلاطین باب ۸۔ آیت ۲۳۔ اے خداوند۔ اسرائیل کے خدا تیری مانند نہ اوپر آسمان نہ زمین کوئی خدا ہے۔

۱۰۔ سلاطین باب ۸ آیت ۶۰۔ خداوند ہی خدا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔

۱۱۔ یسعیاہ باب ۸ آیت ۱۳ تا ۱۴۔ تم رب الا فواج ہی کو مقدس جانو اور اسی سے ڈرو اور اسی سے خائف رہو اور وہ ایک مقدس ہوگا۔

۱۲۔ یسعیاہ باب ۲۶ آیت ۱۵ ۔ اے خداوند تو نے اس قوم کو کثرت بخشی ہے۔ تو نے اس قوم کو بڑھایا ہے۔ تو ہی ذوالجبال ہے۔ اس عبارت میں بھی خدا کی وحدنیت ہے۔

۱۳۔ یسعیاہ باب ۴۰ آیت ۲۸ کہ خدا وند خدائی ابد تمام زمین کا خالق تھکتا نہیں۔

۱۴۔ یسعیاہ باب ۴۳ آیت ۱۱ تا ۱۳ مجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہوا۔ اور میرے بعد کوئی نہ ہوگا۔

۱۵۔ یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۱۹ وہ یوں فرماتا ہے۔ کہ میں خداوند ہوں اور میرے سوا کوئی اور نہیں۔

۱۶۔ یسعیاہ باب ۴۶ آیت ۹ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں اور مجھ سا کوئی نہیں۔

۱۷۔ یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۵ میں ہی خدا ہوں اور کوئی نہیں مرے سوا کوئی خدا نہیں۔

۱۸۔ یسعیاہ باب ۴۵ ۲۲ سو مریے سوا کوئی خدا نہیں صادق قول اور نجات دینے والا خدا میرے سوا کوئی نہیں۔

۱۹۔ میرمیاہ باب ۱۰ ایت ۱۰ لیکن خداوند سچا خدا ہے۔ وہ زندہ خدا ہے اور ابدی بادشاہ ہے۔

۲۰۔ میرمیاہ باب ۳۰ آیت ۲۲ تم میرے لوگ ہو میں تمہارا خدا ہوں۔

۲۱۔ زبور باب ۷۷ آیت ۱۳ کون سا دیوتا خدا کی مانند بڑا ہے۔

۲۲۔ زبور باب ۸۶ آیت ۱۰ تو بزرگ ہے۔ تو ہی واحد خدا ہے۔

۲۳۔ یو ایل باب ۲ ایت ۲۷ اور میں خداوند تمہارا خدا

ہوں۔ اور کوئی دوسرا نہیں اور میرے لوگ کبھی شرمندہ نہ ہوں گے۔

## توحید باری تعالیٰ انجیل اور دیگر کتب میں

۱۔ انجیل متی باب ۱۹ آیت ۱۷ انیک تو ایک ہے۔

۲۔ انجیل متی باب ۱۹ آیت ۲۶ یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

۳۔ انجیل متی باب ۲۲ آیت ۳۶ تا ۳۷ ایک عالم شرع نے آزمانے کے لئے اس سے پوچھا اے استاد توریت میں کونسا حکم بڑا ہے۔ اس نے اس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل و جان اور عقل سے محبت رکھ۔

۴۔ انجیل متی باب ۲۳ آیت ۸ تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہے اور تم سب بھائی ہو۔

۵۔ انجیل متی باب ۲۷ آیت ۴۶ اے میرے خدا ! اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

۶۔ انجیل مرقس باب ۱۲ آیت ۳۰ اے اسرائیل سن ۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔

۷۔ انجیل مرقس باب ۱۲ آیت ۳۲ تو نے سچ کہا کہ وہ ایک ہے اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

۸۔ انجیل لوقا باب ۴ آیت ۷ تا ۸ کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اس کی عبادت کر۔

۹۔ انجیل یوحنا باب ۵ آیت ۴۴ تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوئی ہے۔ نہیں چاہتے ۔ کیونکر ایمان لاسکتے ہو۔

۱۰۔ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۴ جو کلام تم سنتے ہو میرا نہیں۔ بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

۱۱۔ انجیل یوحنا باب ۱۷ آیت ۳ کہ وہ تجھ کو خدا ہی برحق اور یسوع مسیح جسے تو نے بھیجا ہے۔

۱۲۔ انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت یسوع نے کہا کہ میں اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔

۱۳۔ رومیوں باب ۳ آیت ۳۰ ایک ہی خدا ہے جو مختونوں کو بھی ایمان سے اور نامختونوں کو بھی ایمان ہی کے وسیلہ

ہے راست باز ٹھہرائے گا۔

۱۴۔ کرنتھیوں باب ۸ آیت ۵ بت دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے۔ سوا ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔

۱۵۔ گلیتوں باب ۳ آیت ۲۰ اب درمیانی ایک کا نہیں ہوتا مگر خدا ایک ہی ہے۔

۱۶۔ تمتھیس باب ۱ آیت ۱۷ اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحد خدا کی عزت اور تمجید ابدالا باد ہوتی رہے۔ آمین

۱۷۔ تمتھیس باب ۲ آیت ۵ کیونکہ خدا ایک ہے۔

۱۸۔ یہودا کا عام خط باب ۱ آیت ۲۵ اس خدا ہی واحد کا جو ہمارا منجی ہے۔ جلال اور عظمت اور سلطنت اور اختیار ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے جیسا ازل سے ہے اب بھی ہو۔ اور ابد الاباد رہے۔ آمین۔

## ۲۔ صفات باری تعالیٰ تورات میں

۱۔ پیدائش باب ۱۱ آیت ۴ تا اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بنانے لگے دیکھنے کو اترا اور خداوند نے کہا

دیکھو یہ سب لوگ ایک ہیں اور ان سبھوں کی ایک زبان ہے جو یہ کرنے لگے ہیں تو اب کچھ بھی جس کا وہ ارادہ کریں۔ ان سے باقی نہ چھوڑے گا۔ سو آؤ ہم وہاں جاکر ان کی زبان میں اختلاف ڈالیں۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھ سکیں۔ پس خداوند نے ان کو یہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وہ اس شہر کے بنانے سے باز آئے۔ اس لئے اس کا نام بابل ہوا۔ کیوں کہ خداوند نے وہاں ساری زمین کی زبان میں اختلاف ڈالا اور وہاں سے خداوند نے ان کو تمام روئی زمین پر پراگندہ کیا۔

۲۔ سموئیل باب ۸ آیت ۲۳۔ اور سلیمان نے اسرائیل کی ساری جماعت کے رو برو خداوند کے مذبح کے آگے کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور کہا اے خداوند اسرائیل کے خدا تیری مانند نہ اوپر آسمان میں نہ نیچے زمین پر کوئی خدا ہے۔ تو اپنے بندوں کے لئے جو تیرے حضور اپنے سارے دل سے چلتے ہیں۔ عہد اور رحمت کو نگاہ رکھتا ہے۔

۳۔ سموئیل باب ۸ آیت ٦١ (سلیمان جس سے زمین کی سب

قومیں جان لیں کہ خداوند ہی خدا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

۴۔ خروج باب ۱۵ آیت ۱۱ معبودوں میں اے خداوند تیری مانند کون ہے۔ کون ہے۔ جو تیری مانند اپنے تقدس کے باعث جلالی اور اپنی مدح کے سبب سے رعب والا اور صاحب کرامات ہے۔

۵۔ ایوب باب ۳۷ آیت ۲۱ تا ۲۲ ۔ خدا مہیب شوکت سے ملبس ہے۔ ہم قادر مطلق کو پا نہیں سکتے۔ وہ قدرت اور عدل میں شاندار ہے۔ اور انصاف کی فراوانی میں ظلم نہ کرے گا اس لئے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ وہ دانا دلوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

۶۔ یسعیاہ باب ۱۴ آیت ۲۷ کیونکہ رب الافواج نے ارادہ کیا ہے۔ کون اسے باطل کرے گا۔ اور اس کا ہاتھ بڑھایا گیا ہے اسے کون روکے گا۔

۷۔ یسعیاہ باب ۴۰ آیت ۲۸ ' ۲۹ کیا تو نہیں جانتا؟ کیا تو نے نہیں سنا کہ خداوند ہی ابدی و تمام زمین کا خالق تھکتا نہیں اور ماندہ نہیں ہوتا۔ اس کی حکمت و ادراک سے باہر

ہے۔ وہ تھکے ہوئے کو زور بخشتا ہے۔

۸۔ یسعیاہ باب ۶۳ آیت ۱۰ چنانچہ وہ ان کے بچانے والا ہوا۔ ان کی تمام مصیبتوں میں وہ مصیبت زدہ ہوا۔ اور اس کے حضور کے فرشتے نے ان کو بچایا۔ اس نے اپنی الفت اور رحمت سے ان کو فدیہ دیا۔

۹۔ حزقی ایل باب ۶ آیت ۶ اور بنی اسرائیل کی لاشیں ان کے بتوں کے آگے پھینک دوں گا۔ اور میں تمہاری قربان گاہوں کے گرداگرد پراگندہ کروں گا۔ تمہاری بود و باش کے تمام علاقوں کے شہر ویران ہوں گے اور اونچے مقام اجاڑے جائیں گے۔ تاکہ تمہاری قربان گاہیں خراب اور ویران ہوں۔ اور تمہارے بت توڑے جائیں اور باقی نہ رہیں اور تمہاری سوج کی مورتیں کاٹ ڈالی جائیں۔ اور تمہاری دست کاریاں نابود ہوں اور مقتول تمہارے درمیان گریں گے اور تم جانو گے۔ کہ میں خداوند ہوں۔

۱۰۔ حزقی ایل باب ۱۳ آیت ۸ تا ۹ چونکہ تم نے جھوٹ کہا ہے اور بطلان دیکھا ہے۔ اس لئے خداوند خدا فرماتا ہے۔ کہ میں تمہارا مخالف ہوں اور میرا ہاتھ ان نبیوں پر جو

بطلان میں دیکھتے ہیں۔ اور جھوٹی غیب دانی کرتے ہیں چلے گا۔ نہ وہ میرے لوگوں کے مجمع میں شامل ہوں گے اور نہ اسرائیل کے خاندان کے دفتر میں لکھے جائیں گے۔ اور نہ وہ اسرائیل کے ملک میں داخل ہوں گے اور تم جان لوگے کہ میں خداوند خدا ہوں۔

## صفات باری تعالیٰ انجیل میں

۱۔ انجیل متی باب ۱۹ آیت ۲۳ تا ۲۶ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اور پھر تم سے کہتا ہوں۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے۔ کہ دولت مند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔ شاگرد یہ سن کر حیران ہوئے اور کہنے لگے پھر کون نجات پا سکتا ہے یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

۲۔ تیمتھیس باب ۱ آیت ۱۷ اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی

نادیدہ خدا کی عزت اور تمجید ابد الاباد ہوتی رہے۔ آمین

۳۔ تیمتھیس باب ٦ آیت ۱۵ ، ١٦ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ بقا صرف اسی کو ہے ۔ اور وہ اس نور میں رہتا ہے۔ جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی نہ اسے کسی انسان نے دیکھا ہے۔ اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے۔ آمین۔

## ۳۔ توراۃ انجیل میں خدا تعالی کی توہین

۱۔ پیدائش باب ٦ آیت ۱ تا ۸ "جب روئے زمین پر انسان بڑھنے لگے ........ مگر نوح خدا کی نظر میں مقبول ہے" اس عبارت میں اللہ کی توہین کی گئی ہے کہ خدا مخلوق کو ملول اور رنجیدہ ہوا۔

۲۔ پیدائش باب ۳۲ آیت ۲۴ تا ۲۸ " اور وہ اس رات اٹھا ........ یعقوب کی ران کی نس جو اندر کی طرف چڑھ گئی تھی چھو دیا تھا۔" اس عبارت میں حضرت یعقوب اور خدا تعالی کی کشتی کا ذکر ہے۔ جس میں خدا شکست کھا گیا۔

اس سے زیادہ خدا تعالیٰ کی کیا توہین ہو گی۔

۳۔ خروج باب ۳۱ آیت ۱۷ "میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان ہمیشہ کے لئے نشان رہے گا۔ اس لئے چھ دن میں خدا تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کرکے تازہ دم ہوا۔" اس عبارت میں بھی اللہ تعالیٰ کی کمزوری دکھائی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ تھک جاتا ہے۔

۴۔ قضاۃ باب ۱ آیت ۱۹ "خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا۔ سو اس نے کوہستانیوں کو نکال دیا۔ ہر وادی کے باشندوں کو نکال نہ سکا۔ کیونکہ ان کے پاس لوہے کے رتھ تھے۔" اس عبارت خدا کی عاجزی واضح ہے۔

۵۔ یسعیاہ باب ۷ آیت ۲۰ خداوند کے پاس ایک استرا ہے۔ وہ بھی کرایہ پر لیا ہے۔ اس سے زیادہ خدا کی توہین کیا ہوگی۔

٦۔ یسعیاہ باب ۵۰ آیت ۱۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ تیری ماں کا طلاق نامہ جس میں لکھ کر چھوڑ دیا ہے۔ کہاں ہے؟ دیکھو اس عبارت میں خدا کی کیا توہین کی گئی ہے۔

بیٹی۔ بیوی۔ ماں باپ سے پاک اس کو کسی چیز کی ضرورت

نہیں۔ وہ ذات نہ کسی سے پیدا ہوئی اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا۔ اس کے بارے میں کیا یہ گستاخی نہیں۔

۷۔ ہوسیع باب ۱ آیت ۲ تا ۳ جب خداوند نے شروع میں ہوسیع کی معرفت کلام کیا تو اس کو فرمایا کہ جا ایک بدکار بیوی اور ایک بدکار کی اولاد اپنے لئے لے۔ کیونکہ ملک نے خداوند کو چھوڑ کر بڑی بدکاری کی ہے۔ پس اس نے جمرت دبلائم کو لیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا پیدا ہوا۔

۸۔ انجیل لوقا باب ۳ آیت ۲۱ خدا کبوتر کی شکل میں ہے۔

۹۔ کرنتھیوں باب ۱ آیت ۲۵ خدا بیوقوف ہے اور کمزور ہے۔

۱۰۔ سموئیل باب ۲۲ آیت ۸ تا ۱۵ خدا کے نتھنوں سے دھواں اٹھا۔ اس کے منہ سے آگ نکل کر بھسم کرنے لگا کوئلے اس سے دہک اٹھے۔

## ۴۔ سجدہ صرف خداوند قدوس کے لئے ہے

۱۔ یشوع باب ۲۳ آیت ۷ اور ان قوموں میں جو تمہارے

درمیان ہنوز باقی ہیں نہ جاؤ۔ اور نہ ان کے دیوتاؤں کے نام ذکر کرو۔ اور نہ ان کی قسمیں کھلاؤ اور نہ ان کی پرستش کرو۔ اور نہ ان کو سجدہ کرو بلکہ خداوند اپنے خدا سے لپٹے رہو۔

۲۔ سموئیل باب ۷ آیت ۳ اور سموئیل نے اسرائیل کے سارے گھرانے سے کہا کہ اگر تم اپنے سارے دل سے خداوند کی طرف رجوع لاتے ہو۔ تو اجنبی دیوتاؤں اور عتارات کو اپنے بیچ سے دور کرو اور خداوند کے لئے اپنے دلوں کو مستعد کرکے فقط اس کی عبادت کرو۔

۳۔ استثنا باب ٦ آیت ۱۳ تا ۱۵ تو خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا اور اس کی عبادت کرنا اور اسی کے نام کی قسم کھانا تم اور معبودوں کی یعنی ان قوموں کے معبودوں کی جو تمہارے آس پاس رہتی ہیں پیروی نہ کر کیونکہ خداوند تیرا۔ خدا جو تیرے درمیان ہے۔ غیور خدا ہے۔ سوا ایسا نہ ہو کہ خدا وند تیرے خدا کا غضب تجھ پر بھڑکے اور وہ تجھ کو روئے زمین پر سے فنا کردے۔

۴۔ متی باب ۴ آیت ۱۰ یسوع نے اس سے کہا اے شیطان

دور ہو۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔

۵۔ لوقا باب ۴ آیت ۸ ۔ پس اگر تو میرے آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہوگا۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔

مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۹۔ اس نے مجھ سے کہا۔ خبر دار ایسا نہ کر میں بھی تیرا اور تیرے بھائیوں نبیوں اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہم خدمت ہوں۔ خدا ہی کو سجدہ کر۔

## ۵۔ بت کا پوجنا اور بنانا سفارش کیلئے منع ہے

۱۔ یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲۹ ان میں کوئی مشیر نہیں۔ جس سے میں پوچھوں اور وہ مجھے جواب دے۔ دیکھو وہ سب کے سب بطالت ہیں ان کے کام ہیچ ہیں۔ ان کی ڈھالی ہوئی مورتیں بالکل ناچیز ہیں۔

۲۔ یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۱۷ جو کھودی ہوئی مورتوں پر بھروسہ کرتے اور ڈھالے ہوئے بتوں سے کہتے ہیں۔ تم ہمارے معبود ہو۔ وہ پیچھے ہٹیں گے اور بہت شرمندہ ہوں گے۔

۳۔ یسعیاہ باب ۴۳ آیت ۱۳ خداوند فرماتا ہے۔ کہ میں ہی خدا ہوں۔ آج سے میں ہی ہوں۔ اور کوئی نہیں جو میرے ہاتھ سے چھڑا سکے۔ میں کام کروں گا۔ کون ہے۔ جو اسے رد کر سکے۔

۴۔ یسعیاہ باب ۴۴ آیت ۱۷ پھر اس کی باقی لکڑی سے دیوتا یعنی کھودی ہوئی مورت بناتا ہے اور اس کے آگے منہ کے بل گر جاتا ہے۔ اور اسے سجدہ کرتا ہے اور اس سے التجا کر کے کہتا ہے مجھے نجات دے کیونکہ تو میرا خدا ہے۔ وہ نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کی آنکھیں بند ہیں۔ پس دیکھتے نہیں ان کے دل سخت ہیں۔

۵۔ یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۱۹ تم جو قوموں میں سے بچ نکلے ہو جمع ہو کر آؤ۔ مل کر نزدیک ہو۔ وہ جو اپنی لکڑی کی کھودی ہوئی مورت لئے پھرتے ہیں اور ایسے معبود سے جو

بچا نہیں سکتا۔ دعا کرتے ہیں۔ دانش سے خالی ہیں۔

۶۔ یسعیاہ باب ۴۶ آیت ۶ تا ۷ جو تھیلی سے با فراط سونا نکالتے ہیں اور چاندی کو ترازو میں تولتے ہیں اور سنار کو اجرت پر لگاتے ہیں۔ اور وہ اس سے ایک بت بناتا ہے پھر وہ اس کے سامنے جھکتے ہیں۔ بلکہ سجدہ کرتے ہیں۔ وہ اسے کندھے پر اٹھاتے ہیں۔ وہ اسے لے جاکر اس کی جگہ پر نصب کرتے ہیں اور وہ کھڑا رہتا ہے۔ وہ اپنی جگہ سے سرکتا نہیں بلکہ اگر کوئی اسے پکارے تو وہ نہ جواب دے سکتا ہے اور نہ اسے مصیبت سے چھڑا سکتا ہے۔

## ۶۔ خداوند تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا

۱۔ یوحنا باب ۱ آیت ۱۸ ”کہ شریعت تو موسےٰ کی معرفت دی گئی۔ مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔“

۲۔ کلسیوں کے نام باب ۱ آیت ۱۵ ”وہ ان دیکھے خدا (پولوس رسول کا خط) کی صورت میں تمام مخلوقات سے پہلے موجود ہے۔ ۳ تیمتھیس باب ۶ آیت ۱۶ سے کسی انسان نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔

## ۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف اور داؤد کی اولاد ہیں

۱۔ متی باب ۱ آیت ۱ تا ۱۷ "یسوع مسیح ابن ابن داؤ ابن ابراہام کا نسب نامہ ابراہام سے اضحاق پیدا ہوا (سے لے کر) .......... اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوئے یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہو جو مسیح کہلاتا ہے۔

۲۔ لوقا باب ۱ آیت ۲۶ تا ۲۸ چھٹے مہینے میں جرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرہ تھا۔ ایک کنواری کے بھیجا گیا۔ جس کی منگنی داؤد کے گھرانے ایک مرد یوسف ..... نامی سے ہوئی تھی۔ (۳۰)۔ فرشتہ نے کہا اور دیکھ تو حاملہ ہوگی۔ اور تیرا بیٹا ہوگا۔ اس میں منگنی کا ذکر ہے شوہر کا نہیں۔

۳۔ لوقا باب ۳ آیت ۲۳ جب یسوع خود تعلیم دینے لگا۔ قریباً" تیس برس کا تھا۔ اور (جیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یوسف کا بیٹا تھا اور عیلیٰ کا۔

## ۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف رسول نبی اور انسان ہیں

۱۔ متی باب ۱۳ آیت ۵۷ "پھر یہ سب کچھ اس میں کہاں سے آیا۔ اور انہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ مگر یسوع نے ان سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا"۔

۲۔ متی باب ۱۴ آیت ۵ "اور وہ ہر چند اسے قتل کرنا چاہتا تھا۔ مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا۔ کیوں کہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔

۳۔ متی باب ۱۶ آیت ۱۴ "یسوع نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ بعض یوحنا۔ بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں۔ بعض ایلیا یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ آگے خدا کا بیٹا لکھا ہوا ہے۔

۴۔ متی باب ۲۱ آیت ۱۱ اور جب یروشلم میں داخل ہوا تو سارے شہر میں ہل چل پڑ گئی۔ اور لوگ کہنے لگے یہ کون ہے۔" بھیڑ کے لوگوں نے کہا۔ یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی

یسوع ہے۔"

۵۔ مرقس باب ٦ آیت ۳ تا ۴ "کیا یہ وہ بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقوب اور یوسیس اور یہودا اور شمون کا بھائی ہے۔ اور کیا اس کی بہنیں یہاں ہمارے ہاں نہیں؟ پس انہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ یسوع نے ان سے کہا نبی اپنے وطن اور گھر اور رشتہ داروں کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔

٦۔ لوقا باب ۴ آیت ۲۴ "اور اس نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا۔

۷۔ انجیل یوحنا باب ۴ آیت ۴۴ پھر ان دنوں کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کو گیا۔ کیونکہ یسوع نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔

۸۔ یوحنا باب ۹ آیت ۱۷ انہوں نے پھر اس اندھے سے کہا کہ اس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تو اس کے حق میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا وہ نبی ہے۔

۹۔ لوقا باب ۲۴ آیت ۲۰ "انہوں نے اس سے کہا یسوع ناصری کا ماجرہ جو خدا اور ساری امت کے نزدیک کام اور

کام میں قدرت والا نبی تھا۔

۱۰۔ یوحنا باب ۴ آیت ۱۹ "عورت نے اس سے کہا اے خداوند مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔

## ۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کی مرضی پر کام کرتا ہے

۱۔ یوحنا باب ۴ آیت ۳۴ یسوع نے ان سے کہا میرا کھانا یہ ہے۔ کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں۔ اور اس کا کام پورا کروں۔ پس یسوع نے کہا؟

۲۔ یوحنا باب ۵ آیت ۱۹ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ سوا اس کے جو باپ کو کرتے دیکھا ہے۔ کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے۔ انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے۔ اس عبارت سے آگے پوری عبارت میں شرک ہے۔

۳۔ یوحنا باب ۵ آیت ۳۰ ، ۳۱ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا ۔ جیسا سنتا ہوں۔ عدالت کرتا ہوں اور میری

عدالت راست ہے۔ کیونکہ میں اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔

۴۔ یوحنا باب ۶ آیت ۳۸ کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں۔

## ۱۰۔ حضرت عیسی علیہ السلام توریت اور شریعت کے پابند ہیں

۱۔ متی باب ۷ آیت ۱۲ پس جو کچھ تم چاہتے ہو۔ کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو کیوں کہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔

۲۔ متی باب ۵ آیت ۱۷ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک لفظ یا ایک شوشہ

توریت سے ہرگز نہیں ٹلے گا۔

۳۔ رومیوں باب ۳ آیت ۳۱ پس کیا ہم شریعت کو ایمان سے باطل کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔

۴۔ رومیوں باب ۱۰ آیت ۵ کیوں کہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راست بازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے۔ چنانچہ موسیٰ نے یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص اس راستبازی پر عمل کرتا ہے۔ جو شریعت ہے۔ وہ اسی کی وجہ سے زندہ رہے گا۔

۵۔ گلیوں باب ۳ آیت ۲۳ ایمان آنے سے پیشتر شریعت کی ماتحتی میں ہماری نگہبانی ہوتی تھی۔ اور اس ایمان کے آنے تک جو ظاہر ہونے والا تھا۔ ہم اس کے پابند رہے۔ پس شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا استاد بنی تاکہ ہم ایمان کے سبب سے راست باز ٹھہریں۔

## ۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام الگ ہیں اور روح القدس الگ ہے

۱۔ متی باب ۱۲ آیت ۳۱ ۔ ۳۲ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کر دیا جائے گا۔ مگر جو کفر روح کے حق میں ہو۔ وہ معاف نہ کیا جائے گا۔ اور جو کوئی ابن آدم کے خلاف بات کہے گا۔ وہ تو اسے معاف کی جائے گی مگر جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہے گا۔ وہ اسے معاف نہ کی جائے گی۔

۲۔ لوقا باب ۱۲ آیت ۱۰ اور جو کوئی ابن آدم کے خلاف کوئی بات کہے اس کو معاف کیا جائے گا لیکن روح القدس کے حق میں کفر بکے اس کو معاف نہ کیا جائے گا۔

۳۔ اعمال باب ۱۶ آیت ۶ ' ۷ اور وہ فروگیہ اور گلتیہ کے علاقہ سے گزرے کیونکہ روح القدس نے انہیں آسیہ میں کلام سنانے سے منع کیا اور انہوں نے موسیہ کے قریب پہنچ کر تبونیہ میں جانے کی کوشش کی مگر یسوع کے روح نے انہیں جانے نہ دیا۔

۴۔ عبرانیوں باب ۱۰ آیت ۱۵ کیونکہ اس نے ایک ہی قربانی چڑھانے سے اس کو ہمیشہ کے لئے کامل کر دیا ہے جو پاک کئے جاتے ہیں اور روح القدس بھی ہم کو یہی بتاتا ہے۔

# ۱۲۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے آپ کو اور لوگوں نے بھی ابن آدم انسان، شخص اور نوکر کہا۔

۱۔ متی باب ۱ آیت ۱ "یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابوام کا نسب نامہ" آیت ۱۶ "اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ اس مریم کا شوہر تھا۔ جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے۔"

۲۔ متی باب ۸ آیت ۲۷ "اور تعجب کرکے کہنے لگے یہ کس طرح کا آدمی ہے کہ ہوا اور پانی بھی اس کا حکم مانتے ہیں۔

۳۔ متی باب ۹ آیت ۶ ۔ لیکن اس لئے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔"

۴۔ متی باب ۹ آیت ۸ "لوگ یہ دیکھ کر ڈر گئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے جس نے آدمیوں کو ایسا اختیار بخشا۔"

۵۔ متی باب ۹ آیت ۲۷ جب یسوع وہاں سے آگے بڑھا تو دو اندھے اس کے پیچھے یہ پکارتے ہوئے چلے کہ اے ابن داؤد ہم پر رحم کر۔

۶۔ متی باب ۱۶ آیت ۱۳ جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آیا تو اس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں۔

۷۔ متی باب ۲۴ آیت ۳۰ "اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹے گی۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔"

۸۔ متی باب ۲۵ آیت ۳۱ "جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا۔ اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔"

۹۔ مرقس باب ۹ آیت تا ۱۲ "ابن آدم جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ تو اس سے شرمائے گا۔"

۱۰۔ لوقا باب ۷ آیت ۱۰ "وہ مردا اٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔ اور اس نے اس کی ماں کو سونپ دیا۔ اور سب پہ دہشت چھا گئی۔ اور وہ خدا کی تمجید کرکے کہنے لگے ۔ کہ ایک بڑا نبی ہم پر برپا ہوا ہے۔ اور خدا نے اپنی امت پر توجہ کی

ہے۔

۱۱۔ لوقا باب ۱۳ آیت ۳۳ یسوع مسیح کہتے ہیں "مگر مجھے آج اور کل اور پرسوں اپنی راہ پر چلنا ضرور ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔

۱۲۔ لوقا باب ۱۸ آیت ۴۰ مگر وہ (اندھا) اور بھی چلایا۔ کہ اے ابن داؤد (حضرت عیسیٰ) رحم کرو مجھ پر۔

۱۳۔ لوقا باب ۱۹ آیت ۱۹ اور ۱۰ "یسوع نے اس سے کہا کہ آج اس گھر میں نجات آئی ہے۔ اس لئے کہ یہ بھی ابرہام کا بیٹا ہے۔ کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔"

۱۴۔ یوحنا باب ۴ آیت ۹ "اس سامری عورت نے اس سے کہا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو تو یہودی ہو کر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے۔

۱۵۔ یوحنا باب آیت ۵۱ "پھر اس سے کہا میں سچ کہتا ہوں۔ کہ آسمان کو کھلا اور خدا کے فرشتوں کو اوپر جاتے اور ابن آدم پر اترتے دیکھو گے۔"

۱۶۔ یوحنا باب ۳ آیت ۱۵ "اور جس طرح موسیٰ نے سانپ

کو بیاباں میں اونچ پر چڑھایا تا کہ جو کوئی ایمان لائے اس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔

۱۷۔ یوحنا باب ۵ آیت ۲۷ "بلکہ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا۔ اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے۔"

۱۸۔ یوحنا باب ۸ آیت ۲۸ پس یسوع نے کہا کہ جب تم ابن آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ میں وہی ہوں جو اپنی طرف سے کچھ نہیں۔"

۱۹۔ یوحنا باب ۱۲ آیت ۳۴ لوگوں نے اس کو جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے کہ مسیح ابد تک رہے گا۔ پھر تو کیوں کر کہتا ہے۔ کہ ابن آدم کا اونچے پر چڑھایا جانا ضروری ہے۔ یہ ابن آدم کون ہے"؟

۲۰۔ یوحنا باب ۱۳ آیت ۱۶ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے۔

۲۱۔ یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۰ "جو بات میں نے تم سے کہی تھی۔ اسے یاد رکھو کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔"

۲۲۔ اعمال باب ۱۰ آیت ۴۲ "اس شخص کی سب نبی گواہی

دیتے ہیں کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے گا۔ اس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرلے گا۔"

۲۳۔ تمیتھیس باب ۲ آیت ۵ "کیونکہ خدا ایک ہے۔ اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔"

## ۱۳۔ بائبل میں حضرت عیسیٰؑ کی بجائے جن کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔

۱۔ کتاب خروج باب ۴ آیت ۲۲ خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ اسرائیل میرا پہلوٹھا بیٹا ہے۔

۲۔ کتاب تواریخ باب ۲۸ آیت ۶ وہ میرا بیٹا ہوا میں اس کا باپ ہوں گا۔ (جو سلیمان علیہ السلام کے بارے میں)

۳۔ زبور باب ۶۸ آیت ۶ خدا تمام یتیموں کا باپ "یعنی تمام یتیم خدا کے بیٹے ہوئے۔

۴۔ زبور باب ۸۲ آیت ۶ "اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔" یہ آیت قاضی وغیرہ کے بارے میں ہیں

۵۔ استثنا باب ۱۴ آیت ۱ "تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو" یعنی تمام یہودی خدا کے بیٹے ہیں۔

٦۔ یسعیاہ باب ۳۰ آیت ۱ تمام باغی خدا کے بیٹے۔

۷۔ یرمیاہ باب ۳۱ آیت ۲۰ "کیا افرائیم میرا پیارا بیٹا ہے کیا وہ پسندیدہ فرزند ہے۔"

۸۔ یرمیاہ باب ۳۱ آیت ۹ "کیونکہ میں اسرائیل کا باپ ہوں اور افرائیم میرا پہلوٹھا ہے۔

۹۔ انجیل متی باب ۵ آیت ۹ "مبارک ہیں۔ وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔"

۱۰۔ انجیل متی باب ۵ آیت ۴۳ "دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے۔ بیٹے ٹھہرو۔"

۱۱۔ انجیل لوقا باب ۳ آیت ۳۸ حضرت آدم علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔

۱۲۔ انجیل یوحنا باب ۸ آیت ۴۲ "ہمارا ایک باپ ہے۔ یعنی خدا یسوع نے ان سے کہا اگر تمہارا باپ خدا ہوتا تو تم مجھ سے محبت کرتے۔

۱۳۔ رومیوں باب ۸ آیت ۱۴ "جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔"

۱۴۔ فلپیو ں باب ۲ آیت ۱۵ "اور کجرو لوگوں میں خدا کے بے نقص فرزند بنے رہو۔"

## ۱۴۔ بائیبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بجائے جن کو خدا کہا گیا۔

۱۔ خروج باب ۷ آیت ۱ "پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لئے گویا خدا ٹھہرایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا۔"

۲۔ زبور باب ۸۲ آیت ۶ "میں نے کہا تھا کہ تم الہ ہو۔"

۳۔ متی باب ۵ آیت ۴۸ "پس چاہیئے۔ کہ تم کامل ہو۔ جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔

## ۱۵۔ بائیبل میں انبیاء کرام کی توہین

۱۔ پیدائش باب ۳ آیت ۱۷ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین "اس لئے کہ زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔" نقل کفر کفر نباشد۔ معاذ اللہ

۲۔ پیدائش باب ۹ آیت ۲۰ تا ۲۲ حضرت نوح علیہ السلام کی توہین کہ "اور نوح کاشتکاری کرنے لگا۔ اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا اور اس نے اس کی مئے پی اور اسے نشہ آیا۔ اور اپنے ڈیرے میں برہنہ ہوگیا۔" معاذ اللہ

۳۔ پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۰ تا ۳۸ حضرت لوط علیہ السلام کی توہین "انہوں نے اپنی دو بیٹیوں سے زنا کیا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

۴۔ خروج باب ۳۲ آیت ۱ تا ۶ حضرت ہارون علیہ السلام کی توہین کہ انہوں نے دھات کا بچھڑا بنایا اور بنی اسرائیل سے اس کی پوجا کروائی۔" معاذ اللہ

۵۔ سموئیل باب ۱۱ آیت ۲ تا ۷ حضرت داؤد علیہ السلام کی توہین کہ اس نے غیر عورت کو نہاتے دیکھا اور اسے بلوا کر صحبت کی۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

۶۔ سلاطین باب ۱ آیت ۱ حضرت داؤد علیہ السلام کی توہین

کہ جب داؤد علیہ السلام بوڑھے ہوئے تو اس کے خادم اس کے لئے ایک خوبصورت کنواری لڑکی لائے تاکہ اس کی خبر گیری کرے۔ معاذ اللہ

۷۔ سلاطین باب ۱۱ آیت ۱ تا ۶ حضرت سلیمان علیہ السلام کی توہین کہ "وہ اجنبی عورتوں سے محبت کرنے لگا جب سلیمان بڈھا ہوا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کیطرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا سے کامل نہ رہا۔"

۸۔ نحمیاہ باب ۱۳ آیت ۲۶ تا ۲۷ "حضرت سلیمان علیہ السلام کی توہین کہ اجنبی عورتوں نے اسے بھی گناہ میں پھنسایا۔" معاذ اللہ

۹۔ ایوب باب ۳ آیت ۱ حضرت ایوب علیہ السلام کی توہین کہ "انہوں نے اپنے جنم دن پر لعنت کی۔" معاذ اللہ

۱۰۔ ایوب باب ۲۷ آیت ۱ حضرت ایوب علیہ السلام کی توہین کہ انہوں نے کہا کہ خدا نے میرا حق چھین لیا۔ اور میری جان کو دکھ دیا۔ معاذ اللہ

۱۱۔ ایوب باب ۳۴ آیت ۵ حضرت ایوب علیہ السلام کی

توہین کہ انہوں نے کہا کہ خدا نے میری حق تلفی کی۔ معاذ اللہ۔

۱۲۔ یسعیاہ باب ۲۸ آیت ۷ انبیاء کرام کی توہین کی گئی ہے۔ "نبی بھی نشہ میں چور اور مے میں غرق ہیں وہ نشہ میں جھومتے ہیں۔ وہ رویا میں خطا کرتے ہیں۔ اور عدالت میں لغزش کھاتے ہیں۔ معاذ اللہ

۱۳۔ یرمیاہ باب ۲۳ آیت ۱۱ تا ۱۴۔ انبیاء کرام کی توہین کر "نبی اور کاہن دونوں ناپاک ہیں۔ وہاں میں نے اپنے گھر ان کی شرارت دیکھی۔" اور میں نے سامریہ کے نبیوں میں حماقت دیکھی انہوں نے بعل کے نام سے حکومت کی اور میری قوم اسرائیل کو گمراہ کیا۔" معاذ اللہ

۱۴۔ انجیل لوقا باب ۷ آیت ۳۶ تا ۴۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین بد چلن عورتیں خدمت کرتی تھیں۔ معاذ اللہ

۱۵۔ انجیل یوحنا باب ۱۰ آیت ۷ تمام انبیاء کرام کی توہین کر جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔ معاذ اللہ

۱۶۔ گلتیوں کے نام خط باب ۳ آیت ۱۳ حضرت عیسیٰؑ کی

توہین "وہ عیسائیوں کے لئے لعنتی بنے اور ان کی شریعت لعنت ہے۔" معاذ اللہ۔

## ۱۶۔ توریت، زبور، انجیل میں حضرت محمد (صلعم) کے بارے میں پیشین گوئی

۱۔ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۸ تا ۳۱ میں جاتا ہوں اور جہاں کا سردار آتا ہے۔

۲۔ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۴ تا ۱۸ اللہ تعالی دوسرا مدد گار بخشے گا۔ اور ابد تک رہے گا۔ دلیل ختم نبوت۔

۳۔ انجیل یوحنا باب ۱ آیت ۱۹ تا ۲۷ یوحنا نے کہا تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے۔ جس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں۔

۴۔ انجیل یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶ تا ۲۷ جب وہ مدد گار آئے گا۔ تو وہ میری گواہی دے گا۔

۵۔ انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲ تا ۱۶ روح حق آئیگا۔ تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔

۶۔ استثنا باب ۳۳ آیت ۲ تا ۳ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ کوہ فاراں وہ جگہ ہے جہاں حضرت اسمٰعیل کے پاؤں سے چشمہ جاری ہوا آب زم زم کا جس کو مکہ معظمہ کہا جاتا ہے دیکھ پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۷ تا ۲۱

۷۔ استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵ تا ۲۲ تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا (اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہا۔)

۸۔ زبور باب ۴۵ آیت ۲ تا ۱۰ تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے۔ امتیں تیرے سامنے زیر ہیں۔ تیرا تخت ابد الاباد ہے۔

۹۔ یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۱۰ تا ۱۲ قیدار کے آباد گاؤں میں اپنی آواز بلند کریں گے۔ دشمنوں پر غالب آئے گا۔

۱۰۔ یسعیاہ باب ۶۰ آیت ۷ قیدار کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی۔ اپنی شوکت کے گھر کو جلال بخشے گا۔

۱۱۔ غزل الغزلات باب ۶ آیت ۱۰ تا ۱۵ میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار میں ممتاز ہے۔

۱۲۔ حزقی ایل باب ۴۴ ایت ۹ تا ۲۵ وہ میرے احکام کی عدالت کریں گے۔ میرے آئین پر عمل کریں گے۔

۱۳۔ حبوق باب ۳ آیت ۱ تا ۳ قدوس کوہ فاران سے اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوگی۔

۱۴۔ حجی باب ۲ آیت ۹ اس پچھلے گھر کی رونق پہلے گھر کی رونق سے زیادہ ہوگی۔

۱۵۔ ملا کی باب ۳ آیت ۱ تا ۳ میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور میرے آگے راہ درست کرے گا۔

۱۶۔ مکاشفہ باب ۱۴ آیت ۱ تا ۱۵ وہ برہ سیون پر کھڑا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار اشخاص ہیں۔

## ۱۷ بائبل میں اصحاب پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں پیشین گوئی

۱۔ زبور باب ۴۵ آیت ۵ اور تیرا داہنا ہاتھ تجھے مہیب کا کام دے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔

## ۱۸۔ بائبل میں کعبۃ اللہ و مکہ مکرمہ کے بارے میں پیشین گوئی

۱۔ زبور باب ۸۴ آیت ۶ "وہ وادی بکا سے گزر کر اسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں۔"

۲۔ یسعیاہ باب ۶۰ آیت ۶ "اونٹوں کی قطاریں اور ہدیان اور غیفہ کی سانڈنیاں آکر تیرے گرد بے شمار ہوں گی وہ سب سبا سے آئیں گے۔"

۳۔ حجی باب ۲ آیت ۹ "اس پچھلے گھر کی رونق پہلے گھر کی رونق سے زیادہ ہو گی۔" رب الافواج فرماتے ہیں اور میں اس مکان میں سلامتی بخشوں گا۔

۴۔ ذکریا باب ۶ آیت ۹ تا ۱۳ "پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ تو آج ہی خلدی اور طوبیاہ اور یدعیاہ کے پاس جا جو بابل کے اسیروں کی طرف سے آکر یوسیاہ بن صفنیاہ کے گھر میں اترے ہیں۔"

۱۳۔ "کہ رب الافواج یوں فرماتا ہے۔ کہ دیکھ وہ شخص جس کا نام شاک ہے۔ اس کے زیر سایہ خوش حالی ہوگی

اور خداوند کی ہیکل کو تعمیر کرے گا۔

## ۱۹۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے یاروں کو بے اعتقاد کجرو کہا

۱۔ انجیل متی باب ٦ آیت ۳۰ "پس جب خدا میدان گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائیں گی۔ ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقاد تم کو کیوں نہ پہنائے گا"؟

۲۔ انجیل متی باب ۸ آیت ۲٦ "اس نے ان سے کہا۔ اے کم اعتقادو ڈرتے کیوں ہو؟ تب اس نے اٹھ کر ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور بڑا امن ہو گیا۔"

۳۔ انجیل متی باب ۱۰ آیت ۲ تا ۵ اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں۔ پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کا بھائی اندریاس۔ زبدی کا بیٹا یعقوب اور اس کا بھائی یوحنا فلپس اور برتلمائی۔ توما اور متی محصول لینے والا۔ حلفی کا بیٹا یعقوب اور تدئی۔ شمعون قنانی اور یہودہ اسکریوتی جس نے

اسے (حضرت عیسیٰ) پکڑا بھی دیا۔

۴۔ انجیل متی باب ۱۴ آیت ۳۱ (پطرس نے کہا) "اے خداوند مجھے بچا! یسوع نے فوراً" ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا اے کم اعتقاد تو نے کیوں شک کیا۔"

۵۔ انجیل متی باب ۱۶ آیت ۸ "یسوع نے یہ معلوم کرکے کہا اے کم اعتقادو تم آپس میں کیوں چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں۔"

۶۔ انجیل متی باب ۱۷ آیت ۱۹ ' ۲۰ "تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آکر خلوت میں کہا کہ ہم اس کو (بدروح) کیوں نہ نکال سکے۔ اس نے ان سے کہا۔ اپنے ایمان کی کمی کے سبب۔"

۷۔ انجیل مرقس باب ۹ آیت ۱۹ اور میں نے تیرے شاگردوں کو کہا تھا کہ وہ اسے (بدروح) نکال دیں۔ مگر وہ نہ نکال سکے اس نے جواب میں ان سے کہا۔ اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔

۸۔ انجیل مرقس باب ۱۶ آیت ۱۴ پھر ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا اور اس نے ان کی بے

اعتقادی اور سخت دلی پر ان کو ملامت کی۔"

۹۔ انجیل لوقا باب ۹ آیت ۴۱ تا ۴۲ "اور میں نے تیرے شاگردوں کی منت کی کہ اسے نکال دیں۔ لیکن وہ نکال نہ سکے یسوع نے جواب میں کہا اے بے اعتقاد اور کجرو قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔

## ۲۰ حضرت مسیح کا شاگردوں کو بے اعتقاد کہنا۔

۱۔ انجیل متی باب ۱۹ آیت ۱۳ اس وقت لوگ بچوں کو اس کے پاس لائے۔ تاکہ وہ ان پر ہاتھ رکھے اور دعا دے مگر شاگردوں نے انہیں جھڑکا۔ لیکن یسوع نے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔

۲۔ انجیل مرقس باب ۱۰ آیت ۱۳ پھر لوگ بچوں کو اس کے پاس لانے لگے۔ تاکہ وہ ان کو چھوئے مگر شاگردون نے ان کو جھڑکا۔ یسوع یہ دیکھ کر خفا ہوا اور ان سے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ ان کو منع نہ کرو۔ کیونکہ خدا کی

بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔

۳۔ انجیل مرقس باب ۱۴ آیت ۳ تا ۸ جب وہ بیت عیناہ میں شمون کوڑھی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا تو ایک عورت جٹا ماسی بیش قیمت خالص عطر سنگ مرمر کے عطر دان میں لائی .......... لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہ رہوں گا۔

۴۔ انجیل لوقا باب ۱۸ آیت نمبر ۱۵ پھر لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو بھی اس کے پاس لانے لگے تاکہ وہ ان کو چھوئے اور شاگردوں نے دیکھ کر ان کو جھڑکا۔ مگر یسوع نے بچوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو۔

## ۲۱۔ حضرت مسیحؑ کا فرمان جو نبی سے قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا۔

۱۔ متی کی انجیل باب ۱۰ آیت نمبر ۲، ۲۱ جو تم کو قبول کرتا ہے۔ اور وہ جو مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔ جو نبی کے نام سے قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا۔

۲۔ انجیل مرقس باب ۹ آیت نمبر ۳۷ جو کوئی میرے نام پر ایسے بچوں میں سے ایک کو قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو کوئی مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے نہیں بلکہ اسے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ قبول کرتا ہے۔

۳۔ انجیل لوقا باب ۹ آیت نمبر ۴۸ "جو کوئی اس بچہ کو میرے نام سے قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔"

## ۲۲۔ جو بغیر دیکھے ایمان لائے وہ مبارک ہیں

۱۔ انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۹ "یسوع نے کہا اس سے تو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے۔ مبارک وہ ہیں۔ جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔"

۲۔ پطرس کا پہلا خط جب ۱ آیت نمبر ۸ "یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے اس

سے تم بے دیکھے محبت رکھتے ہو۔ اور اگر چہ۔ اس وقت اس کو نہیں دیکھتے تو بھی اس پر ایمان لا کر ایسی خوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے"

## ۲۳۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ کوئی نبی سوائے اپنے وطن کے بے عزت نہیں ہوتا

۱۔ انجیل متی باب ۱۳ آیت نمبر ۲۷ "مگر یسوع نے ان سے کہا کہ نبی اپنے وطن لور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔"

۲۔ انجیل مرقس باب ۶ آیت نمبر ۴ "یسوع نے ان سے کہا نبی اپنے وطن اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔"

۳۔ انجیل لوقا باب ۴ آیت نمبر ۲۴ اور اس نے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا۔"

۴۔ انجیل یوحنا باب ۴ آیت نمبر ۴۴ "کیوں کہ یسوع نے

خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔"

## ۲۴۔ جس نے گناہ کیا ہو اس ہی کو سزا دیجائے دوسرے کو نہیں (مسئلہ رد کفارہ)

۱۔ استثنا باب ۲۴ آیت نمبر ۱۶ "بیٹوں کے بدلے باپ نہ مارے جائیں۔ اور نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائے۔

۲۔ تواریخ باب نمبر ۲۵۔ آیت نمبر ۵۴ "اسی کے مطابق کیا۔ جو موسیٰ کی کتاب توراۃ میں لکھا ہے۔ جیسا خداوند نے فرمایا کہ بیٹوں کے بدلے باپ دادا نہ مارے جائیں۔ اور نہ باپ دادا کے بدلے بیٹے مارے جائیں بلکہ ہر آدمی اپنے ہی گناہ کے لئے مارا جائے۔

۳۔ حزقی ایل باب ۱۸ آیت نمبر ۳ ' ۴ خداوند فرماتا ہے۔ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ تم پھر اسرائیل میں یہ مثل نہ کہو گے دیکھ سب جانیں میری ہیں۔ جیسی باپ کی جان ویسی ہی

بیٹے کی جان بھی میری ہے۔ جو جان گناہ کرتی ہے۔ وہی مرے گی۔

۴۔ رومیوں باب ۲ آیت نمبر ۶ تا ۸ وہ ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دے گا۔ جو نیکو کاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ کی زندگی دے گا۔ مگر جو تفرقہ انداز اور حق کے نہ ماننے والے ہیں۔ ان پر غضب اور قہر ہوگا۔

## ۲۵۔۲۶ حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ قیامت کو کوئی نہیں جانتا۔

۱۔ زکریا باب ۱۴ آیت نمبر ۷ "ہر ایک دن ایسا آئیگا۔ جو خداوند کو ہی کو معلوم ہے۔ وہ نہ دن ہوگا۔ نہ رات لیکن شام کے وقت روشنی ہوگی۔"

۲۔ انجیل متی باب ۲۴ آیت نمبر ۳۶ "لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ جیسا نوح کے دن ہوا۔"

۳۔ انجیل متی باب ۲۵ آیت ۱۳ "پس جاگتے رہو۔ کیوں کہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو نہ اس گھڑی کو۔"

۴۔ انجیل مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲ لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ"

۵۔ رسولوں عمال باب ۱ آیت نمبر ۸ اس نے ان سے کہا ان وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے۔ تمہارا کام نہیں۔

## ۲۶۔ معجزات حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے امر و قدرت ہیں۔

۱۔ انجیل متی باب ۱۶ آیت ۲۳ "اس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے۔ کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

۲۔ انجیل مرقس باب ۶ آیت ۲ "اور بہت لوگ سن کر

حیران ہوئے اور کہنے لگے۔ کہ یہ باتیں اس میں کہاں سے آگئیں؟ اور یہ کیا حکمت ہے۔ جو اسے بخشی گئی۔ اور کیسے معجزے اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔"

۳۔ انجیل لوقا باب ۵ آیت نمبر۲۶ "وہ سب کے سب بڑے حیران ہوئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے اور بہت ڈر گئے اور کہنے لگے کہ آج ہم نے عجیب باتیں دیکھیں۔"

۴۔ انجیل لوقا باب ۷ آیت ۱۶ اور سب پر دہشت چھا گئی اور خدا کی تمجید کرکے کہنے لگے کہ ایک بڑا نبی ہم میں برپا ہوا ہے۔ اور خدا نے اپنی امت پر توجہ کی ہے۔"

## ۷۲۔ حضرت مسیحؑ کا فرمان کہ جس کے پاس میرے حکم ہوں اور وہ ان پر عمل کرے وہی مجھ سے محبت کرتا ہے اور میرے خدا کو پیارا ہے۔

انجیل یوحنا باب ۹ آیت نمبر ۱۲ "یسوع نے ان سے پھر مخاطب ہوکر کہا دنیا کا نور میں ہوں۔ جو میری پیروی کرے

گا۔ وہ اندھیرے میں نہ چلے گا۔ بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔"

۲۔ انجیل یوحنا باب ۱۲ آیت نمبر ۲۶ اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہولے اور جہاں میں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہوگا۔ اگر کوئی میری خدمت کرے تو باپ اس کی عزت کرے گا۔

۳۔ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت نمبر ۱۵ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میرے حکموں پر عمل کرو گے

۴۔ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت نمبر ۲۱ "جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ ان پر عمل کرتا ہے۔ وہی مجھ سے محبت رکھتا ہو۔ وہ میرے باپ کو پیارا ہوگا۔

۵۔ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت نمبر ۲۳ "یسوع نے جواب میں اس سے کہا اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا۔ اور میرا باپ اس سے محبت رکھے گا۔

۶۔ انجیل یوحنا باب ۱۵ آیت نمبر ۱۰ "اور تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے۔"

## ۲۹۔ بموجب بائیبل حضرت مسیحؑ کی طرح دوسرے انبیاء کو بھی زندہ آسمان پر اٹھایا گیا۔"

۱۔ پیدائش باب ۵ آیت نمبر ۲۴ "اور جنوک خدا کیساتھ چلتا رہا اور وہ غائب ہوگیا۔ کیونکہ خدا نے اسے اٹھا لیا۔"

۲۔ سلاطین باب ۲ آیت نمبر۱۱ اور وہ آگے چلتے اور باتیں کرتے جاتے تھے۔ کہ دیکھو ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے ان کو جدا کر دیا۔ اور ایلیاہ بگولے میں آسماں پر چلا گیا۔"

۳۔ عبرانیوں باب ۱۱ نمبر ۵ ایمان ہی سے جنوک اٹھا لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے۔ اور چونکہ خدا نے اس کو اٹھا لیا تھا۔ اس لئے اس کا پتہ نہ چلا۔ کیونکہ اٹھائے جانے سے پیشتر اس کے حق میں یہ گواہی دی گئی تھی۔ کہ یہ خدا کو پسند آیا۔"

## ۳۰۔ حضرت مسیحؑ قدرت خداوندی سے زندہ

ہوئے۔

۱۔ گرنتھیوں باب ۱۳ آیت نمبر ۴،۵ "ہاں وہ کمزوری کے سبب مصلوب کیا گیا۔ لیکن خدا کی قدرت کے سبب سے زندہ ہے۔"

۲۔ عبرانیوں باب ۱۳ آیت ۲۰ اب خدا اطمینان کا چشمہ جو بھیڑوں کے بڑے چرواہے یعنی ہمارے خداوند یسوع کو ابدی عہد کے خون کے باعث مردوں میں سے زندہ کر کے اٹھا لیا۔"

۳۔ پطرس کا پہلا خط باب ا آیت نمبر ۲۱ "کہ اس کے وسیلہ سے خدا پر ایمان لائے ہو۔ جس نے اس کو مردوں میں سے جلایا اور جلال بخشا۔"

## ۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ظلم کا بدلہ لیا۔

۱۔ اعمال باب ۷ آیت نمبر ۲۴ "چنانچہ ان میں سے ایک کو

ظلم اٹھاتے دیکھ کر اس کی حمایت کی اور مصری کو مار کر مظلوم کا بدلہ لیا۔"

## ۳۲۔ ازروئے انجیل حضرت مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔

۱۔ انجیل متی باب ۱۰ آیت نمبر ۶۔ غیر قوموں طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔"

۲۔ انجیل متی باب ۱۵ آیت نمبر ۲۴ "اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

## ۳۳۔ حضرت مسیحؑ نے اپنی ماں کو ڈانٹا اور جھڑکا

۱۔ انجیل متی باب ۱۲ آیت نمبر ۴۸ "کسی نے اس سے کہا کہ

دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں۔ اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔ دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔"

۲۔ انجیل مرقس باب ۳ آیت نمبر ۳۱ تا ۳۵ "پھر اس کی ماں اور اس کے بھائی آئے اور باہر کھڑے ہو کر اسے بلوا بھیجا۔ اور بھیڑ اس کے آس پاس بیٹھی تھی۔ اور انہوں نے اس سے کہا۔ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر پوچھتے ہیں۔ اس نے ان کو جواب دیا میری ماں اور میرے بھائی کون ہیں؟ اور ان پر جو اس کے گرد بیٹھے تھے۔ نظر کر کے کہا۔ دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ کیونکہ جو کوئی خدا کی مرضی پر چلے۔ وہی میرا بھائی۔ میری بہن اور میری ماں ہے۔

۳۔ انجیل لوقا باب ۸ آیت نمبر ۲۱ اور اسے خبر دی گئی۔ کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں۔ اور تجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب میں ان سے کہا میری ماں اور

میرے بھائی تو یہ ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔"

۴۔ انجیل یوحنا باب ۲ آیت نمبر ۴ "تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ ان کے پاس مے نہیں رہی۔ یسوع نے اس سے کہا۔ اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔"

## بحث کرنا، کسی کو نصیحت کرنا، سمجھانا، گفتگو کرنا، سوال وجواب و تحقیق یہ سب چیزیں انجیل میں ہیں۔ دیکھو حضرت مسیح بحث کرتے تھے۔

۱۔ انجیل مرقس باب ۱ آیت نمبر ۲۱ "پھر وہ کفر نحوم میں داخل ہوئے وہ الفور سبت کے دن عبادت خانہ میں جاکر تعلیم دینے لگا۔ اور لوگ اس کی تعلیم سے حیران ہوئے۔ کیونکہ ان کو فقیہوں کیطرح نہیں بلکہ صاحب اختیاری کی طرح تعلیم دیتا تھا۔"

۲۔ انجیل مان باب ۷ آیت نمبر ۶ اس نے ان سے کہا یسعیاہ ہم ریا کاروں کے حق میں کیا خوب نبوت کی جیسا کہ لکھا۔ یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں۔ انسان کے دل مجھ سے دور ہیں اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔

۳۔ انجیل مرقس باب ۹ آیت ۱۴ ' ۱۶ اور جب وہ شاگردوں کے پاس آئے۔ تو دیکھا کہ ان کی چاروں طرف بڑی بھیڑ ہے اور فقیہہ ان سے بحث کر رہے ہیں نمبر۱۶ اس نے ان سے پوچھا تم ان سے کیا بحث کرتے ہو"

۴۔ انجیل مرقس باب ۱۵ آیت نمبر ۱۵ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہی کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔"

۵۔ انجیل یوحنا باب ۳ آیت نمبر ۲۵ "پس یوحنا کے شاگردوں کی کسی یہودی کے ساتھ طہارت کی بابت بحث ہوئی۔"

۶۔ انجیل لوقا باب ۱۱ آیت نمبر ۴۵ "پھر شرع کے عالموں میں سے ایک نے جواب میں اس سے کہا اے استاد ان

باتوں کے کہنے سے تو ہمیں بے عزت کرتا ہے۔"

۷۔ انجیل یوحنا باب ۸ آیت نمبر ۴۷ اگر میں سچ بولتا ہوں۔ تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے؟ جو خدا سے ہوتا ہے۔ وہ خدا کی باتیں سنتا ہے۔ تم اس لئے نہیں سنتے کہ خدا سے نہیں ہو۔"

۸۔ اعمال باب ۶ آیت نمبر ۱۰ بعض لوگ اٹھ کرستفنس سے بحث کرنے لگے۔ مگر وہ اس دانائی اور روح کا جس سے وہ کلام کرتا تھا۔ مقابلہ نہ کر سکے۔"

۹۔ اعمال باب ۹ آیت ۲۹ اور دلیری کے ساتھ خداوند کے نام کی منادی کرتا تھا اور یونانی مائل یہودیوں کے ساتھ گفتگو اور بحث بھی کرتا تھا۔"

۱۰۔ اعمال باب ۱۱ آیت نمبر ۲ جب پطرس یروشلم میں آیا تو مختون اس سے یہ بحث کرنے لگے۔

۱۱۔ اعمال باب ۱۵ آیت نمبر ۷ اور بہت بحث کے بعد پطرس نے ہو کر ان سے کہا۔"

۱۲۔ اعمال باب نمبر ۱۷ آیت ۲ اور پولس اپنے دستور کے موافق ان کے پاس گیا اور تین سبتوں کو کتاب مقدس سے

ان کے ساتھ بحث کی۔"

۱۲۔ اعمال باب ۱۸ آیت نمبر ۴ "اور وہ ہر سبت کو عبادت خانہ میں بحث کرتا اور یہودیوں اور یونانیوں کو قائل کیا۔

از بائبل

## ۳۵۔ یہودی اور عیسائی علماء کرام قول و فعل میں خطا کرتے ہیں

۱۔ یعقوب باب ۱ آیت نمبر ۱ "اے میرے بھائیو! تم میں سے بہت سے استاد نہ بنیں۔ کیوں کہ جانتے ہو ہم جو استاد ہیں زیادہ سزا پائیں گے۔ اس لئے کہ ہم سب کے سب اکثر خطا کرتے ہیں۔"

۲۔ یوحنا کا پہلا عام خط باب ۱ آیت نمبر ۸ "اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں۔ تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔ اور ہم میں سچائی نہیں۔"

۳۔ مکاشفہ باب ۲۲ آیت نمبر ۱۸ میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی بائبل سنتا ہے۔ گواہی دیتا ہوں۔

اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے۔ تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کرے گا۔

## ۳۶۔ بموجب بائیبل و عقیدہ عیسائیت حضرت مسیح علیہ السلام تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔

۱۔ انجیل یوحنا باب ۱ آیت نمبر ۲۹ "دوسرے دن اس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا۔ دیکھو یہ خدا کا برہ ہے۔ جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔"

۲۔ انجیل یوحنا باب ۱۲ آیت نمبر ۴۷ اگر کوئی میری باتیں سن کر ان پر عمل نہ کرے تو میں اس کو مجرم نہیں ٹھہراتا۔ کیونکہ میں دنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ نجات دینے آیا ہوں۔

۳۔ یوحنا کا پہلا عام خط باب ۲ آیت ۱، ۲ "اے میرے بچو! یہ باتیں میں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو۔ اور کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے۔ یعنی یسوع مسیح راستباز اور وہی ہمارے گناہوں کا

کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔ (یعنی اب عیسائی بننے کی ضرورت نہیں)۔

۴۔ یوحنا کا پہلا خط باب ۴ ایت نمبر ۱۴ اور ہم نے دیکھ لیا ہے۔ اور گواہی دیتے ہیں۔ کہ باپ نے بیٹے کو دنیا کا منجی کر کے بھیجا ہے۔"

## ۳۷۔ حضرت ابراہیم کی نبوت کے سبب تمام قومیں برکت پائیں گی۔

۱۔ پیدائش باب ۱۲ آیت نمبر ۱، ۲ اور خداوند نے ابرام سے کہا کہ تو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا۔ اور میں تمہیں ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور برکت دوں گا۔ اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تو باعث برکت ہوا۔"

۲۔ پیدائش باب ۱۸ آیت نمبر ۱۸ "ابراہام سے تو یقیناً" ایک

بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی۔ اور زمین کی سب قومیں اس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔"

۳۔ پیدائش باب ۲۷ آیت نمبر ۲۹ "قومیں تیری خدمت کریں۔ اور قبیلے تیرے سامنے جھکیں تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو۔ اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے جھکیں۔

۴۔ اعمال باب ۳ آیت نمبر ۲۶ "تم نبیوں کی اولاد اور اس عہد کے شریک ہو۔ جو خدا نے تمہارے باپ دادا سے باندھا۔ جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سب گھرانے برکت پائیں گے۔"

## ۳۸۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا فرمان جو مجھ کو اپنے ماں' باپ' بھائیوں' بیٹوں۔ بیوی اور اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق ہے ورنہ میرے لائق نہیں۔"

۱۔ انجیل متی باب ۱۰ آیت نمبر ۳۷ "جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں اور جو

کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔

۲۔ انجیل متی باب ۱۶ آیت نمبر ۲۴ اس وقت یسوعؑ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا انکار کرے۔ اور اپنی صلیب اٹھائے اور پیچھے ہولے۔"

۳۔ انجیل لوقا باب ۹ آیت نمبر ۲۳ "اور اس نے سب سے کہا۔ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے۔ تو اپنی خودی سے انکار کرے۔ اور ہر روز اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔"

۴۔ انجیل لوقا باب ۱۴ آیت نمبر ۲۶، ۲۷ اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ جو کوئی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔"

## ۳۹۔ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں اپنے بندوں سے

الگ ہیں۔ کسی کے بیچ نہیں ہے۔ اور نہ اس کے کوئی بیچ ہے۔

۱۔ یسعیاہ باب ۶۴ آیت نمبر ۸ "تو بھی اے خداوند تو ہمارا باپ ہے۔ ہم مٹی ہیں۔ اور تو ہمارا کمہار ہے۔ اور ہم سب کے سب تیری دستکاری ہیں۔"

۲۔ انجیل متی باب ۱۶ آیت نمبر ۱۶ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔

۳۔ انجیل متی باب ۲۶ آیت نمبر ۶۳ ۔ ۶۴ سردار کاہن نے اس سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں۔ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ تو ہم سے کہہ دے یسوع نے اس سے کہا تو نے خود کہہ دیا۔ بلکہ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آئے دیکھو گے۔"

۴۔ انجیل یوحنا باب ۱۱ آیت نمبر ۴۰ "یسوع نے اس سے کہا کہ میں نے تجھ سے کہا کہ اگر تو ایمان لائے گا۔ خدا کا جلال دیکھے گا۔

# ۴۱۔ بائیبل میں شدید اختلاف و تضاد ہے اس لئے یہ آسمانی کتاب نہیں ہو سکتی۔

۱۔ پیدائش باب ۳ آیت نمبر ۹ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا غائب کے متعلق نہیں جانتا۔

۲۔ انجیل متی باب ۲۴ آیت نمبر ۳۶ اس آیت میں لکھا ہے کہ خدا کو غائب کا علم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی غیب کے متعلق نہیں جانتا۔"

۳۔ خروج باب ۳۴ آیت نمبر ۷ باپ دادا کے گناہوں کی سزا چوتھی پشت تک ملتی ہے۔
حزقی ایل باب ۱۸ آیت نمبر ۲۰ کسی کے گناہ کا بوجھ کوئی دوسرا نہیں اٹھاتا۔

۴۔ خروج باب ۳۳ آیت نمبر ۲۰ خدا نے موسیٰ سے کہا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا کیونکہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔
پیدائش باب ۳۲ آیت نمبر ۳۰ یعقوب نے خدا کو دیکھا اور

زندہ رہا۔

۵۔ سلاطین باب ۸ آیت نمبر ۲۶ اخزیا بائیس برس کا تھا۔ جب حکومت کرنے لگے۔
تواریخ ۲ باب ۲۲ آیت نمبر ۲ اخزیا بیالیس برس کا تھا۔ جب سلطنت کرنے لگا۔

۶۔ تواریخ ا باب ۲ آیت ۲۲ یائیر کا باپ شجوب ہے۔
گنتی باب ۳۲ آیت نمبر ۴۱ یائیر کا باپ منسی تھا۔
اس کے علاوہ بھی اس قسم کے سینکڑوں حوالہ جات ہیں۔ چند ایک بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

## ۴۲۔ عیسائیوں کے چند سوالات کا جواب

س۔ ا۔ اگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ بیویاں تھیں اور پیغمبر کی اتنی بیویاں نہیں ہونی چاہئیں۔
تو دیکھئے بائبل میں دیگر انبیاء کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔
حضرت عیسیٰؑ کے سوا بھی دیگر آسمان پر اٹھائے گئے۔ تو

وہ افضل کیوں نہیں۔
تو ان کے سوا جنہوں نے مردے زندہ کئے وہ بھی
افضل ہونے چاہیں۔
ج۔۲۔ کتاب سموئیل باب ۱۵ آیت نمبر ۱۶ حضرت داؤدؑ
کی دس بیویاں تھیں۔
۲۔ کتاب سلاطین باب ۱۱ آیت نمبر ۳ حضرت سلیمانؑ کی
ہزار بیویاں تھیں۔
س ۲۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس لئے
وہ افضل ہیں۔
ج ا۔ پیدائیش باب ۵ آیت نمبر ۲۴
۲۔ عبرانیوں کے نام باب ۱۱ آیت نمبر ۵
حضرت حنوکؑ نے مردوں کو زندہ کیا۔ اس لئے وہ
افضل ہیں۔
س ۳۔ حضرت عیسیٰؑ نے مردوں کو زندہ کیا۔ اس لئے وہ
افضل ہیں۔
ج ا۔ حزقی ایل باب ۳۷ آیت نمبر ۱۰، ۱۱ حضرت حزقی
ایل نے مردوں کو زندہ کیا

۲۔ سلاطین باب ۱۷ آیت ۲۲ حضرت الشیعؑ

۳۔ سلاطین باب ۴ آیت ۳ تا ۳۳ مردوں کو زندہ کیا۔

۴۔ سلاطین باب ۱۳ آیت نمبر ۲۰ تا ۲۱ حضرت الشیعؑ کی مردہ ہڈیاں ایک دوسرے مردے کے ساتھ لگیں تو وہ زندہ ہو گیا۔

س ۴۔ حضرت نبی کریمؐ نے لڑائیاں لڑیں پیغمبر کے لئے لڑائی کرنا مناسب نہیں۔ تو ان انبیاء نے جنگیں کیوں کیں۔

ج ۔ استثنا باب ۲۰ آیت نمبر ۱۰ تا ۱۸ حضرت موسیٰؑ نے دشمنوں کے خلاف جہاد کیا۔

س ۵۔ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

ج ۱۔ پیدائش باب ۲ آیت نمبر ۷ حضرت آدمؑ کو مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔

۲۔ پیدائش باب ۲ آیت نمبر ۲۳ حضرت اماں حوا کو حضرت آدمؑ کی پسلی سے بغیر ماں کے پیدا کیا۔

۳۔ عبرانیوں باب ۷ آیت نمبر ۱ تا ۴ ملک صدق سالم

بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔

س ۶۔ حضرت عیسیٰؑ نے دو روٹیاں کی ہزار روٹیاں بنائیں اور یسوع کا حکم ہوا۔ پانی مانتے تھے۔ پانی کو شراب بنا دیا۔ اور پانی پر چلتے تھے۔ اس لئے وہ افضل ہیں۔

ج ا۔ سلاطین باب ۴ آیت نمبر ۱ تا ۷ حضرت الشیع نے ایک قطرہ تیل کو بڑھا کر سارے برتن بھر دیئے۔ ۲ یشوع باب ۱۰ آیت نمبر ۱۲ تا ۱۳ یسوع کا حکم سورج اور چاند مانتے تھے۔ ۳۔ سلاطین باب ۲ آیت نمبر ۱۹ تا ۲۰ حضرت الیشع نے کھارے پانی کو میٹھا کیا۔

## ۴۵۔ا۔ مذہب عیسائیت ظالم کو ظالم تر اور انسان کو بیکار بناتا ہے

ا۔ متی باب ۵ آیت ۳۸ تا ۴۲ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا۔ کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ جو کوئی

تیرے داہنے گال پر طمانچہ دے مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اور کوئی تجھ پر ناش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ اور جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔

## ۴۶ -۲- سچے عیسائی کی نشانیاں

۱۔ انجیل مرقس باب ۱۶ آیت ۱۷ تا ۱۸ اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے وہ میرے نام سے بد روحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ تو کچھ انہیں ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو اچھے ہو جائیں گے۔

۲۔ انجیل متی باب ۱۷ آیت نمبر ۲۰ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا۔ تو اس

پہاڑ کو کہہ سکو گے۔ کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا۔

۳۔ انجیل متی باب ۱۹ آیت نمبر ۲۴-۲۳ (دولت مند عیسائیت میں داخل نہیں ہو سکتا)

"یسوع نے اپنے شاگردوں کو کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں دولت مند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا آسان ہے۔ لیکن دولت مند خدا کی بادشاہی میں مشکل۔"

۴۔ انجیل متی آیت نمبر ۲۹ سچا عیسائی وہ ہے۔ جو یسوع مسیح کے لئے گھر، بھائی، بہن، باپ، ماں، بچوں اور کھیتوں کو چھوڑ دے۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ موجودہ عیسائی دنیا میں عیسائیت کا ایک فرد بھی مندرجہ بالا شرائط پر پورا نہیں اترتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ کائنات میں کوئی عیسائی اس وقت موجود نہیں۔

## ۴۷۔ موجودہ تورات وفات موسیٰ علیہ السلام

کے بعد لکھی گئی ہے موسیٰ علیہ السلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ جیسا کہ حوالہ ذیل سے ثابت ہے۔

۱۔ استثنا باب ۳۴ آیت نمبر ۸ تا ۶ اور ۵ پس خداوند کے بندہ موسیٰ نے خداوند کے کہے موافق وہیں مؤاب کے ملک میں وفات پائی اور اس نے اس مؤاب کی ایک وادی میں بیت فغفور کے مقابل دفن کیا۔ پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں۔

اور بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے ماتم کرنے اور رونے پیٹنے کے دن ختم ہو گئے۔

اب قارئین خود فیصلہ فرمائیں۔ کہ جس کتاب میں وصال موسیٰؑ کے بعد کے واقعات تحریر ہوں وہ تصنیف موسیٰ کیسے ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے بہت سے حوالہ جات ہیں لیکن طوالت کے پیش نظر اختصار سے کام لیا ہے۔

## ۴۸۔ موجودہ اناجیل عیسیٰ علیہ السلام کی وفات

## کے بعد معرض وجود میں آئیں۔ انہیں تاریخ مسیح تو کہا جاسکتا ہے لیکن خدا کی کتاب نہیں

انجیل یوحنا باب ۲۱ آیت نمبر ۲۵ اور بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔

قارئین کرام مندرجہ بالا حوالہ سے آپ پر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ یہ کسی یوحنا نامی آدمی کی لکھی ہوئی ہے۔ سوانح مسیح تو ہو سکتی ہے اور وہ بھی نامکمل زندگی کا مرقع جیساکہ خود اس نے اقرار کیا ہے۔ الہامی کتاب نہیں۔ آیئے آپ کو انجیل کی تاریخی حقیقت بھی بتلائیں۔

اناجیل مروجہ کے سوا چوہتر کتابیں جو اناجیل اور نامجات کے نام سے مشہور ہیں۔ جو کہ مسیحوں میں صدہا برس تک مروج بھی رہی ہیں۔ ۳۲۵ء میں نائس کونسل جو کہ قسطنطین کے حکم سے شہر نائس میں منعقد ہوئی جس میں پادری بشپ اس زمانہ کے موجود تھے فیصلہ ہوا کہ تمام کتابیں میز کے نیچے رکھ کر سب سجدہ ریز ہو گئے اور یہ چار کتابیں از خود میز پر چڑھ دوڑیں دیکھئے حوالہ کے لئے۔

آئیس انو نلڈ ص ۲۵۱ جلد ۲ مطبوعہ نیویارک ۱۸۷۷ء مولفہ ایچ۔ پی۔ یلدو سکی۔

اب اس جدید دور میں اس قسم کی لغو حکائتیں سن کر کون کون ان کتابوں پر ایمان لا سکتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ پادریوں نے اپنی من مانی باتیں عوام پر مسلط کرنے کے لئے گھڑ کر عیسائیوں کے سر تھوپ دیا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے۔ کہ الہامی کتاب سمجھتے ہیں۔ پھر رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ آپس میں ایک دوسرے کی کتاب کو غلط کہتے ہیں۔ اور رومن کیتھولک کی کتاب میں عہد عتیق کے صحیفوں کی تعداد ۴۶ ہے۔ جبکہ پروٹسٹنٹ کے ۳۹ اور عہد جدید میں اول الذکر کی تعداد ۲۸ اور پروٹسٹینٹوں کی تعداد ۲۷ بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام فرقے قران مجید کی قرانیت اور من جانب اللہ ہونے پر متفق ہیں۔ اور کوئی تیس سپاروں کے اکتیس سپارے نہیں کہتا۔ ہم خیر خواہی کے طور پر تمام دنیا کے عیسائی حضرات کو اس قرآن عظیم کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ جس کا ایک ایک حرف ان ٹل ہے اور قیامت تک جس کے زیر زبر میں فرق نہیں آسکتا۔ جس کی تعلیمات بائبل کی طرح عشقیہ انسانوں اور بے ربط باتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ

قوانین عدل و مساوات انسانی دنیا و دین حیات اور بعد الممات کے مکمل ضوابط اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ جس کے قوانین عالمگیر ہیں جو کسی خاص کے لئے نہیں بلکہ جب تک یہ کائنات قائم ہے اس وقت کے لئے اس غلام ناپائیدار میں بھیجی گئی ہے۔ جو نسلی اور ملکی تمیز کے پرخچے اڑاتی ہے۔ پر ایمان لاکر دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (القرآن) بیشک قرآن سب سے سیدھی راہ دکھاتا ہے

جس آنکھ میں قرآن کے انوار ہوں غلطاں
اس آنکھ پہ تہذیب فرنگ کا چلتا نہیں جادو

## باب سوم

## راہِ حق کا متلاشی

# بائیبل سے قرآن کی طرف

از

حضرت سید مولانا عبدالقادر صاحب آزاد
رئیس مجلس علماء پاکستان

ناشر

مجلس علمائے پاکستان

# فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عرضِ حال

بچپن سے دل میں ایک لگن تھی کہ خداوند قدوس اپنے دین کی خدمت کا موقع دے۔ الحمدللہ! آج جب کہ فانی عمر اپنی تیئیسویں منزل پر پہنچنے والی ہے وہ بچپن کی دعا قبولیت کا جامہ پہنے ہوئے "راہِ حق کا متلاشی بائبل سے قرآن کی طرف" کے کتابچہ کی شکل میں نظر آرہی ہے۔ اور اس رب ذوالجلال کی بارگاہ میں جو مجھے یہاں تک محض اپنے فضل وکرم سے لایا بدستِ بدعا ہوں کہ آئندہ بھی اسی طرح اپنے دین مبین کی خدمت کا موقع دے۔ آمین!

تقریباً تین سال ہوئے مظفرگڑھ جامع مسجد میں اتفاقاً کچھ علماء تشریف فرما تھے اور اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ فقیر نے عرض کیا کہ اگر آپ حضرات اجازت دیں تو بندہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ ان حضرات نے اجازت مرحمت فرمائی۔ تو میں نے ملک کے بے دینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی طرف توجہ دلائی اور خصوصی طور پر فتنۂ عیسائیت جس نے ہمارے ہاں اگر ہمارے دین مبین پر حملے کرنا شروع کر دئیے ہیں ذکر کیا تو ان حضرات کے قلوب میں یہ احساس پیدا ہوا کہ نوجوان علماء کی ایک ایسی تنظیم بنائی جائے جو صرف اشاعت اسلام کا کام کرے۔ چنانچہ تنظیم بنائی گئی اور اس کا نام اشاعت اسلام ہی رکھا گیا۔ لیکن ایک مہینہ

گذرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ میٹنگ نشستند، وگفتند وبرخاستند والی بات ہی ہوئی۔ دوسرے سال ملتان آنا ہوا تو یہاں پر اگر پھر دوستوں سے اپنے پرانے جذبات کا اظہار کیا، اور دوبارہ جماعت کی بنیاد کو استوار کیا اور نام جماعت اشاعت دین محمدؐ پاکستان تجویز ہوا۔ دوستوں نے امارت کے لئے میرا نام پیش کیا۔ میں نے بہت پس و پیش کی۔ لیکن ایک بھی نہ چلی۔ آخر نہر در ویش برجان درویش، یہ عہدہ جس کا میں اہل نہیں تھا قبول کرنا پڑا۔ اور نصب العین جماعت کا یہ قرار پایا کہ تحریراً تقریراً ملک کو دین محمدؐ سے روشناس کرانا ہے۔ چنانچہ اس کا پہلا ٹریکٹ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اور اگر اللہ کی مدد اور آپ حضرات کی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں۔ تو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اس قسم کے دوسرے پمفلٹ آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔

آخیر میں ان حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے درمے والے قدمے سخنے میری اس معاملہ میں معاونت کی۔ خصوصاً فخر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ العالی جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف فرما کر کتاب کو بالاستیعاب سنا اور پیش لفظ بھی لکھ کر مرحمت فرمایا۔ اور بھائی بشیر احمد صاحب ساجن، امیر جماعت اشاعت دین محمد کراچی اور دوسرے معاونین حضرات جنہوں نے اس آڑے وقت میں ہماری مالی امداد فرما کر مشکور فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔

سید عبد القادر آزاد ۱/۹

رئیس مجلس علماء پاکستان

# پیش لفظ

مجاہدِ اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی متع اللہ الاسلام والمسلمین بطول بقائہا۔

مولانا عبدالقادر آزاد کا لکھا ہوا رسالہ "راہ حق کا متلاشی بائبل سے قرآن کی طرف" تقریباً سارا سُنا۔ الحمدللہ تعالیٰ! کہ اس کو بہت مفید پایا۔ بعض بالکل نئے دلائل سُنے۔

ایسی کتابوں کی اس فتنہ کے زمانہ میں شدید ضرورت ہے۔ مولانا موصوف نوجوان عالم اور حضرت مولانا محمد سعید صاحب نقشبندی (مظفر گڑھی) کے خلف رشید ہیں۔ ان جیسے مخلص نوجوان علماء کا میدانِ تبلیغ میں آ جانا ہمارے خوش آئندہ مستقبل کی دلیل ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ پڑھا لکھا طبقہ اس کو ضرور مطالعہ کرے۔ یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ مولانا موصوف تبلیغی جذبہ کے تحت یہ اور اس طرح کے دوسرے ٹریکٹ وقتاً فوقتاً شائع کر کے مفت تقسیم کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقط

العبد
غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان۔ دارہ

۱۹۶۰ء

# علمائے کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست

مقتدایانِ دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم :

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

عرصہ دراز سے قلب میں ایک جذبہ موجزن ہے اور خدا سے دعا کر رہا تھا کہ کوئی موقع ملے تو تاکہ اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اس جذبہ کو صفحہ قرطاس پر پھیلا کر آپ حضرات کی خدمت میں پیش کروں۔ مگر اپنی بے بضاعتی، کم مائیگی اور بے علمی کی وجہ سے اس کے اظہار کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ میں ڈرتا تھا۔ کہ کہیں چھوٹا منہ اور بڑی بات والی مثال مجھ پر صادق نہ آجائے۔ لیکن پچھلے سال عیسائیوں کی جو مشنریاں غیر ممالک سے آئی ہوئی ہیں، ان کی کچھ کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جن میں سے بائیبل، قرآن السعدین، خدائے اسلام، الکفارہ اسلام میں مسیح اور ڈاکٹر کینتھ کریگ کی تصنیف موسومہ "دعوت مینارہ مسجد" وغیرہ۔ مشنری کی ان تصنیفات پر تبصرہ تو آئندہ پمفلٹوں میں کروں گا انشاء اللہ العزیز؛ فی الحال اظہار مقصد کے لیئے ڈاکٹر کینتھ کریگ کی تصنیف "دعوت مینارہ و مسجد" سے حسب ذیل اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں :۔

(۱) اسلام کے عروج کے اسباب میں سے ایک سبب یہ تھا۔ کہ خود عیسائیوں نے کلیسا کو ناکام اور غیر مؤثر بنا دیا تھا

..... اسلام کی نشو و نما ایک ناقص عیسائیت کے ماحول میں ہوئی ،
..... ایک عیسائی کے زاویہ نگاہ سے یہی واقعہ عروج اسلام کا داخلی
المیہ ہے ۔ یعنی اس نئے دین کی ابتدا اور اشاعت جو اس مذہب
کو منسوخ کرنے کے درپے تھا جسے اس نے کبھی بھی مؤثر طریق پر
دکمال طور پر ) نہیں جانا تھا ۔
یہی وجہ ہے کہ جب مینارہ مسجد سے آذان کی آواز بلند ہوتی ہے ۔
تو اس میں سے ایک عیسائی کے لئے تلافی مافات کی دعوت پوشیدہ
ہوتی ہے ، یعنی اسلام کو اس مسیح سے روشناس کرنا جس سے
وہ ہنوز ناآشنا ہے .... "

(۲) مسلمان مؤرخین نے زمانہ قبل اسلام کو " ایام الجاہلیہ " سے تعبیر کیا
ہے ۔ وہ زمانہ تاریک اور مذموم تھا کیونکہ وہ آنے والے سے
ناواقف تھے ۔ جہاں تک ایک عیسائی نگاہ کام کرتی ہے ، اسلام کے
باطن میں ابھی تک ایک جاہلیت ( ناواقفیت ) موجود ہے .... یسوع کے
متعلق ایک جاہلیت ....... ( ص ۲۲۵ ، ص ۲۰۱ )

(۳) اسلام کی حالت یہ ہے کہ وہ مسیح کو نہیں پہچانتا ( ص ۲۵۱ )

(۴) مسلمان مسیح سے ناواقف ہے ( ص ۲۵۴ )

(۵) مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ کی اشد ضرورت کے حق میں یا
اس کے جواز میں صرف یہی ایک دلیل کافی ہے جو ہمیں قرآن میں
یسوع ناصری کی ایک تصویر کے پردہ میں مل سکتی ہے ۔ اگر کوئی تصویر

ناتمام ہو تو اُسے مکمل کیا جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی تصویر خود ہی اپنی تکمیل کے رستے بند کر دے تو ؟ ...... اگر ہمیں مسیح سے محبت ہے تو ہمیں تلافی مافات لازمی طور سے کرنی پڑے گی ۔
• ذرا قرآنی یسوع کی تصویر کو عہد جدید کی تصویر سے ملا کر تو دیکھو ۔ یہ مسیحی پیغمبر جس رنگ میں اسلام اسے جانتا ہے کس قدر لاغر اور ناتواں ہے ......
قرآن نے ان لفظوں کا ذکر ہی نہیں کیا جو صلیب پر اس کے منہ سے نکلے تھے ؛ قرآن میں نہ اس کے دوبارہ جی اٹھنے کا ذکر ہے ، نہ گیتھ سمینی کا ......
کیا ہم عیسائیوں کا فرض نہیں ہے کہ ہم قرآن کے مردہ مسیح کو غلط فہمی کے دام سے رہائی عطا کریں ۔ اور اس کو اس کے اقوال و افعال کی صحیح شان کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے پیش کریں ۔ یہ ہے تلافیٔ مافات سے میرا مطلب" (صـــ ۲۶۲)
(۶) تثلیث اور یسوع کے متعلق جو غلط تصورات قرآن میں پائے جاتے ہیں ۔ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم اپنی اصل کے اعتبار سے تمام تر شنیدہ تھا (صـــ ۲۶۳)
مجھے اس وقت اس بات سے بحث نہیں کہ مصنف مذکور نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے یا کہ غلط ۔ ایک غیر مسلم اور متعصب عیسائی سے اس کے علاوہ اور توقع بھی کیا ہو سکتی ہے لیکن میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت

میں نے یہ عبارتیں پڑھیں تو دریائے حیرت و استعجاب میں ڈوب گیا کہ یہ بات (کہ اسلام اور اہل اسلام دونوں مسیح سے جاہل ہیں، اور ان کو مسیح سے آشنا کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیئے) اس مذہب کا پیرو کار کہہ رہا ہے، جس کا مذہب اسے سرے سے تبلیغ کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ چنانچہ حضرت عیسٰے نے اپنے بارہ رسولوں کو بھیجتے ہوئے یہ حکم فرمایا — کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا، اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے سے۔ کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا (انجیل متی ۱۰ : ۵ :)

تو عیسائیت کے پادریوں اور علماء کو خدائی حکم یہ ہے کہ تبلیغ نہ کرو۔ لیکن اس کے باوجود پھیلنے والے کو بھی دیکھ لیا آپ نے اور مذہب عیسائیت کو پھیلانے کے لئے جو کچھ ہو رہا ہے اس کا کچھ اجمالی نقشہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں وہ بھی دیکھئے۔ جن اعداد و شمار کو میں پیش کر رہا ہوں وہ کرسچین سینڈ بک آف انڈیا بابت ۱۹۵۴ء سے ماخوذ ہیں۔

## عیسائیت کی تبلیغ ہندوستان میں

۱۔ بھارت میں اس وقت عیسائیوں کی کئی سو مختلف العقائد تبلیغی جماعتیں مختلف طریقوں سے غیر مسلموں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں، اکیلے شہر دہلی میں صرف پروٹسٹنٹ فرقہ کی بارہ جماعتیں تبلیغ کرنے میں سرگرم ہیں۔

۲۔ ۱۹۵۴ء میں بھارت کے مختلف صوبوں میں ۲۴۳۵ عیسائی مبلغین

اپنے مذہب کی اشاعت میں معروف تھے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کل دنیا میں کتنے لاکھ عیسائی مبلغین تبلیغ میں مصروف ہوں گے۔

۳۔ بھارت میں ان تبلیغی جماعتوں کے ۴۴ ڈگری کالج موجود ہیں جن میں ۱۹۵۳ء میں انیس ہزار غیر عیسائی طلباء زیر تعلیم تھے اور ہائی اور صنعتی اسکولوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ ٹریننگ سکولوں کی تعداد ایک سو کے قریب تھی۔

۴۔ تدریب المبلغین کے ۲۱ بلند پایہ تھیولاجیکل کالجیز اور سمیریز قائم تھیں

۵۔ دیہات میں تبلیغ کے لئے مبلغوں کی تربیت کے لئے ستر ہزار کے قریب مدارس تھے۔

۶۔ خاص مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے علیگڑھ میں ایک بلند پایہ تبلیغی کالج موسومہ ہنری مارٹن اسکول آف اسلامک اسٹڈیز" قائم تھا۔

نوٹ:۔ اس سکول میں ایسے گریجویٹ داخل کئے جاتے ہیں جو کسی عیسائی درسگاہ کے فارغ التحصیل ہوں۔ ان کو قرآن، حدیث، فقہ، علم الکلام، تاریخ اسلام، تصوف اسلام اور مذاہب عالم کی تعلیم دیجاتی ہے۔

۷۔ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آسامی، بنگالی، انگریزی، گجراتی، گوریکسی، ہندی، کنازی، کھاسی، لوشائی، ملیالم، مراہٹی، اوڑیا، پنجابی، سنتھالی، ٹامل اور ٹیلگو اور اُردو میں سینکڑوں مذہبی اخبار اور رسالے جاری تھے۔

۸۔ صرف اتر پردیش (سابق یوپی) میں پچیس عیسائی تبلیغی جماعتیں شہروں اور دیہات میں پہلو بہ پہلو سرگرم تبلیغ تھیں۔

یہ تو سالانہ رپورٹیں تھیں، اب ذرا چند دنوں کی تبلیغی رپورٹ بھی

ملاحظہ فرمائیں۔ صرف کرسمس ڈے میں ریاستہائے متحدہ امریکہ اور عیسائی ممالک میں تیرہ کروڑ بیالیس ہزار چار سو اکانوے دستی تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ دو کروڑ سات سو تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ دو کروڑ تاسی ہزار بڑے پوسٹر ہوائی جہازوں سے پھینکے گئے اور دیواروں پر چسپاں کئے گئے۔ ایک کروڑ چھوٹی انجیلوں کے نسخے تقسیم کئے گئے۔ برطانیہ، فرانس اور جرمنی نے اس موقع پر ایک کروڑ مذہبی رسائل اور کتابچے تقسیم کئے۔ آٹھ کروڑ چھ سو اکیس تبلیغی اشتہار بانٹے۔ پانچ لاکھ چھوٹی بڑی انجیلیں تقسیم کیں۔ دس لاکھ بڑے بڑے پوسٹر دیواروں پر چسپاں کئے گئے (از اخبار دعوت ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء لاہور)

## پاکستان میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

مضمون کی طوالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی تبلیغ کے صرف چند گوشے پیش کرتا ہوں۔ عیسائیوں کے آرگن ماہنامہ اخوت کا ایک اعلان پڑھئے جس کا عنوان ہے "مسیحی نوجوان آفرین" مقام شکر ہے، لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، گجرات، منٹگمری میں مسیحی نوجوانوں نے کلیسائی بزرگوں کی مدد سے ان کی رہنمائی میں بائبل سوسائٹی آف امریکہ اور پاکستان کی مدد سے مغربی پاکستان میں کرسچن کونسل کی یوتھ کمیٹی کے زیر اہتمام گھر گھر انجیل پہنچانے کی مہم بڑی کامیابی کے ساتھ انجام دی۔ اور یوں تقریباً چالیس ہزار غیر مسیحوں کو زندگی بخش کلام کا ایک حصہ تحفۃً پیش کیا گیا کہ پڑھیں اور خود حقیقت معلوم کریں۔ سیالکوٹ اور کراچی میں بھی اسی قسم کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور امید ہے کہ خدا ان شہروں

میں بھی مسیحی نوجوانوں کو ایسے ہی بشارت دینے کی توفیق دے گا۔ جیسے کہ مندکرہ شہروں میں دی۔ تاکہ مسیحی تعلیم کی حقیقت گھر گھر پہنچ جائے۔

( ماہنامہ اخوت اپریل ۱۹۵۶ء )

اے دین کے تابندہ ستارو! کیا یہ بات ہمارے لیئے افسوسناک نہیں کہ اس وقت ملک پاکستان میں رومن کیتھولک عیسائیوں کے تین تبلیغی کالج موجود ہیں۔ ایک کوئٹہ میں، دوسرا لاہور میں، تیسرا کراچی میں۔ اور پروٹسٹنٹ فرقہ کے دو کالج موجود ہیں ایک گوجرانوالہ میں اور دوسرا نارووال میں۔ واضح ہو کہ ان دونوں فرقوں کی تعداد ملک میں صرف پانچ لاکھ ہے۔ ان کے مقابلہ میں ۲ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ لیکن ہمارا ایک بھی تبلیغی کالج ملک میں موجود نہیں ہے۔ رومن چرچ نے اپنی تبلیغی درسگاہیں ماقیام پاکستان کے بعد قائم کی ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے ان کی کوئی تبلیغی درسگاہ پاکستان میں موجود نہیں تھی۔ آپ نے غور کیا یہ قوم کس قدر مستعد ہوشیار زمانہ شناس اور حالات سے باخبر ہے۔ رومن کیتھولک درسگاہ کا کورس دس سالہ ہے، جس کا اجمال یہ ہے علوم عصری ۲ سال، فلسفہ ۲ سال مذہبی تعلیم پانچ سال۔ رومن کیتھولک کلیسا میں کوئی فرق نہیں۔

پروٹسٹنٹ کلیسا میں بہت سی جماعتیں ہیں۔ جو اس وقت پاکستان میں سرگرم تبلیغ ہیں۔ جن کی مختصر فہرست درج کرتا ہوں۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ ریفارمڈ پریسبٹیرین کلیسا | ۲۔ سرحدی لوتھرن کلیسا |
| ۳۔ میتھوڈسٹ ایپسکوپل کلیسا | ۴۔ چرچ مشنری سوسائٹی |
| ۵۔ مکتی فوج | ۶۔ سیلونتھ ڈے ایڈونٹسٹ مشن |

۷۔ واچ ٹاور بائبل سوسائٹی
۸۔ زنانہ بائبل اینڈ میڈیکل مشن
۹۔ ویسلیئن کلیسا
۱۰۔ اسکاچ مشن
۱۱۔ امریکن پریسٹرین کلیسا
۱۲۔ یونائیٹڈ پریسٹرین کلیسا
۱۳۔ سوسائٹی برائے اشاعت انجیل
۱۴۔ سی ای زیڈ ایم مشن
۱۵۔ یونائیٹڈ چرچ آف نادرن انڈیا
۱۶۔ نیوزیلینڈ مشن
۱۷۔ وائی ایم سی اے
۱۸۔ وائی ڈبلیو سی اے
۱۹۔ اسٹوڈنٹس کرسچن موومنٹ
۲۰۔ ورلڈ مشن پریئر لیگ
۲۱۔ پاکستان بائبل سوسائٹی
۲۲۔ ینگ پیپلز کرسچن یونین

۲۳۔ ان تبلیغی اداروں کے علاوہ پاکستان میں بارہ مشن ہسپتال ہیں جن میں بالواسطہ عیسائیت کی تبلیغ ہوتی ہے۔

۲۴۔ پنجاب ریلجس سوسائٹی میں دین عیسوی پر لٹریچر مرتب کرنے کے لئے ایک شعبہ قائم ہے۔

۲۵۔ پانچ اعلیٰ درجہ کے کالج ہیں۔ ۲۵ ہائی سکول لڑکوں کے واسطے ہیں۔ اور ان درسگاہوں میں بھی عیسائیت کی تبلیغ ہوتی ہے۔ لڑکیوں کے لئے بھی بہت سے مشنری سکول ہیں جن کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ جن میں زیادہ تعداد مسلمان بچیوں کی ہے۔ جب سے پاکستان بنا ہے عیسائیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ اس وقت ملک میں ہزاروں پادری پاکستان کے مسلمانوں کو اپنے مذہب سے روشناس کر رہے ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس کر اپنے دین کو خیرباد

کہہ رہے ہیں۔ میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ ذرا ہم بھی غور کریں کہ ہم نے عیسائیوں کے ممالک میں وحدہٗ لاشریک کی توحید اور سرکار ابد محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روشناس کرانے کے لئے کیا کچھ کیا ہے؟ جب کہ ہمارے مذہب میں تبلیغ کا کام ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا ہو۔ اے نبی کے وارثو! عیسائیوں نے تو مصر، ترکی، لبنان، شام، ایران، اردن، جاوا۔ ممالک افریقہ اور پاکستان میں مسلمانوں کو یسوع مسیح سے متعارف کرانے کے لئے سینکڑوں تبلیغی مشن اور ہسپتال اور مدرسے قائم کر رکھے ہیں۔ اور ان پر اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن ہم نے پاکستان میں کیا کوئی تبلیغی اجتماعی نظام بنایا جس سے ہم اپنے غریب بے علم مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روشناس کرائیں۔ وہ اس قدر جد و جہد کے بعد بھی یہ رونا رو رہے ہیں کہ ہم نے ابھی تک مسلمانوں کو یسوع مسیح کے مقام سے آگاہ نہیں کیا۔ مسلمان ہنوز ان سے بے خبر ہیں۔ اور وہ مل جل کر اجتماعی طور پر ملک پاکستان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کتابیں شائع کر رہے ہیں اور ہم خواب غفلت میں ایسے پڑے ہوئے ہیں کہ ہم ان کتابوں کا جواب بھی نہیں دیتے۔ جب میں نے اس تلخ حقیقت پر غور کیا تو یہ شعر بے ساختہ میری زبان پر جاری ہو گیا۔

ے ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

اور میرے قلب مضطر نے مجھ سے کہا کہ تو اس ڈر سے کب تک مبتلا رہ کر تارہے گا کہ کہیں میری قوم کے رہنما یعنی علماء کرام میری اس جسارت پر ناراض نہ ہو جائیں۔ لہٰذا میرے قابل احترام بزرگو میں چند معروضات آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ آج تمام دنیا کی روحانی زمین بنجر ہو چکی ہے۔ اس کو چھوٹے ادیان کے سیم کے پانی نے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ اب تمام دنیا کے لوگ اس فکر میں ہیں، کہ کسی ایسے خالص دریا کے پانی کے ساتھ ان کے قلوب کی زمینوں کا تعلق ہو جاتا کہ پانی کے لگتے ہی ان میں سے حسد و بغض و عداوت و بے ایمانی، رنج والم، فسق و فجور، جور و جفا، بے حیائی و بے وفائی کے زہریلے گھاس خود بخود اکھڑ جاتے اور ان کی جگہ الفت و محبت، اطمینان و چین، فرحت و شادمانی، نیکی و پاکی، حیا و وفا کی فصلیں اپنے پورے جوبن کے پیدا ہونی شروع ہو جاتی۔ یہ دریا دنیا میں پورے زور و شور کے ساتھ موجیں مار رہا ہے۔ اس کا نام دریائے شریعت محمدی ہے۔ اے علماء کرام اس دریا کی حفاظت اور نہروں کا محکمہ آپ کے سپرد ہے۔ لیکن آپ نے اس کو بند کر کے رکھ دیا ہے خدارا اسے کھولو۔ اس کی نہروں کی اب تمام دنیا کو ضرورت ہے، کیوں! اس لئے کہ دولت تو ان کے پاس ہے۔ لیکن وہ ان کے لئے وبال جان بن چکی ہے، کیونکہ ان کو اطمینان نہیں بخشتی۔ ان کا دین بھی ان کے لئے بیکار ثابت ہو چکا ہے۔ وہ دیکھو علی گڑھ کی یونیورسٹی میں تقسیم اسناد کے

موقع پر لارڈ لوتھین ۱۹۳۸ء میں بھی پکار اٹھا کہ ہمارا دین ہم کو کافی نہیں۔
چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "یورپ اپنے سیاسی، معاشی، تمدنی اور عائلی مسائل
کا تسلی بخش حل دریافت کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ آپ حضرات کا دعویٰ
ہے کہ اسلام زندگی کا مکمل دستور العمل ہے۔ اور اس میں اجتماعی مسائل کا بہترین
حل موجود ہے۔ اس لئے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ بلاد مغرب میں
جاکر وہاں کے باشندوں کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کریں (معلوم ہوا ہے
کہ ان کا مذہب ان کے لئے بیکار ہے) یہ ہیں ایک انگریز کے وہ الفاظ جن
میں اس نے آپ کو دعوت دی کہ ہمارے ملک میں آکر ہم کو اپنا دین سکھاؤ۔
لیکن ان کے ملک میں جانا تو درکنار مذہب عیسائیت کے جو پادری ہمارے
ملک میں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں ہم ان کا مدافعانہ
جواب بھی نہیں دیتے۔ خدارا کچھ تو اپنی حالت پر غور فرمائیں۔ ہزاروں آدمی
آپ کی کوتاہیوں کی بنا پر عیسائی ہوتے جا رہے ہیں۔ کوئی تبلیغی اجتماعی نظام
قائم کیجئے اور تمام عالم کو محمدیت سے روشناس کرا کے دونوں جہانوں میں
سرخروئی حاصل کیجئے۔

بہت کچھ عرض کرنا لیکن طوالت کے پیش نظر ان ہی الفاظ پر اکتفا کرتا ہوں۔

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط:

سید محمد عبد القادر آزاد۔
رئیس مجلس علماء پاکستان

# صداقت قرآن کے بیان میں

قارئین کرام!

دنیا میں ہر ملک مذہب و ملت، جماعت و سوسائٹی کے لئے ایک ضابطۂ حیات دستورالعمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی مکتب فکر یا جماعت کا دستور نامکمل ہوگا تو اس مذہب یا جماعت میں داخل ہونا اس دستور پر عمل کرنا، باوجود اس کے کہ دنیا میں صحیح ضابطہ بھی موجود ہو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

اب تمام دنیا کے تمام مذاہب کے دستوروں پر نظر فرمائیں۔ اگر آپ کو کہیں سے سکھ چین، امن و امان، انسانیت کے حقوق، اللہ تعالےٰ کے حقوق اور اس کی مخلوق کے حقوق پورے اور کامل اگر ملیں گے تو قرآن ہی میں مل سکتے ہیں۔ سوائے اس کے دنیا کی کوئی کتاب آج قابل العمل نہیں رہی لیکن دنیا میں آج ہر قوم کا یہ دعوےٰ ہے کہ ہماری کتاب تمام دنیا کے مذاہب کی کتابوں سے افضل اور اکمل ہے۔ آج ملک پاکستان میں عیسائی پادری آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ملک میں قرآن مجید کے خلاف ایک بہت بڑی مہم

چلاو بھی ہے، جس کا ثبوت انہوں نے اپنی کتاب انجیل یا قرآن میں دیا ہے۔ اور (العیاذ باللہ) یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ناولوں اور افسانوں سے نکالا ہے۔ دعوے کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ لیکن ثابت کرنا بہت مشکل۔ قرآنی چیلنج آج بھی کفار و معاندین کے سینے پر دندنا رہا ہے

## دلیل اوّل
## دنیائے کفر کو قرآنِ عظیم کا چیلنج عظیم

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

**ترجمہ:** اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورت اس جیسی اور بلاؤ اس کو بھی جو تمہارا مددگار ہے اللہ کے سوا اگر تم ہو سچے ٭ پھر اگر ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے ٭

اے دنیا کے پادریو! یہ ہے چیلنج قرآن، اگر کچھ ہمت ہے تو اسے قبول کرو۔

ورنہ باتیں بنانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہے

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

# دلیل دوئم

دعوئے حفاظت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۔
یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمك من الناس (القرآن)

ترجمہ : اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچا دو اس چیز کو جو آپ پر ہماری طرف سے نازل ہوئی ہے ۔ اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو پھر نہ پہنچایا رسالت کو ۔ اور اللہ حفاظت فرمائے گا ۔ آپ کی لوگوں سے ۔

تشریح :۔ دیکھئے اس آیت مبارکہ میں اللہ نے حضورؐ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ۔ تمام دنیا کی طاقتیں آپ کو قتل کرنے کی تجویزیں سوچ رہی ہیں ۔ تعاقب ہو رہا ہے ، مکان پر محاصرے ہیں ۔ قاتل کے لئے انعام و اکرام کے وعدے ہو رہے ہیں ۔ خدارا آپ سوچئے کہ ایک اکیلے آدمی کو قتل کرنا بھی کوئی مشکل بات ہے ۔ جبکہ تمام ملک ، عزیز و اقارب حتیٰ کہ چچا تک مخالف ہو ۔ جتنی قسمیں سازشوں کی ہو سکتی ہیں اہل عرب اور اہل دنیا نے کیں ، لیکن کوئی حضور کو قتل نہ کر سکا ۔ تو معلوم ہوا کہ مندرجہ بالا حفاظت کا دعوے

خدائی وعدہ ہے جو پچ ہو کر رہا۔ اگر یہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہوتی تو یہ دعوے باطل ہو جاتا۔ لیکن چونکہ کلام خداوند قدوس کی ہے۔ اور شان اس کے کلام کی یہ ہے: ومن اصدق من اللہ قیلا

ترجمہ: کون ہے جو اللہ سے زیادہ سچ بولتا ہے؟

اس نے اپنے پاک وعدہ کو پورا فرما کر صداقت اپنی کتاب کی دنیا پر واضح فرما دی۔

# دلیل ۳

# قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کی عقلی دلیل

آج دنیا کے عیسائی کہتے ہیں کہ مسلمان علماء قرآن کی تعریف میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مبالغہ نہیں بلکہ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ خدا نے دنیا کے اس آخری دور کے لئے قرآن مجید کو دل اور روح کی بیماریوں کے واسطے شفا اور جملہ بنی آدم کے واسطے رحمت بنایا ہے۔ اور نجات کا دار و مدار صرف اسی پر عمل کرنے سے ہے اس دعویٰ کا ثبوت نیچرل فلاسفی کے طور پر ایک عجیب طریقہ سے ملتا ہے۔

۱۔ ہندوؤں کا دعوئے ہے کہ وید آسمانی کتاب ہے۔

۲۔ پارسیوں کا دعوئے ہے کہ ژند آسمانی کتاب ہے۔

۳۔ یہودیوں کا دعوئے ہے کہ توراۃ آسمانی کتاب ہے۔

۴۔ عیسائیوں کا دعوئے ہے کہ انجیل آسمانی کتاب ہے۔

ہم نے سب کے دعاوی کو سُنا۔ میں ہندوؤں سے پوچھتا ہوں، کہ کیا وید کی زبان دنیا میں یا دنیا کے کسی براعظم بلکہ ملک میں بلکہ احاطہ ملک میں، بلکہ ضلع میں، بلکہ تحصیل، بلکہ کسی قصبہ میں بطور زبان کے استعمال کی جاتی ہے؟
— اب میں یہی سوال پارسیوں سے ژند کی زبان کے بارے میں کرتا ہوں۔
— اور یہی سوال یہودیوں سے توراۃ کی زبان کے بارے میں کرتا ہوں۔
— اور یہی سوال عیسائیوں سے انجیل کی زبان کے بارے میں کرتا ہوں۔
حضرات! قدرت کے زبردست ہاتھ جس کام کو ختم کر چکے اب اس میں کوئی کیا کر سکتا ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ جب ہندوستان کے تمام دفتروں کی زبان فارسی تھی اور اب فارسی کی جگہ انگریزی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قدرت نے اس خاندان شاہی کو جس کی زبان فارسی تھی بیخ و بُن سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور ملک پر وہ ٹولہ قابض ہو گیا تھا۔ جس کی زبان انگریزی ہے۔ اب یہ کس کے بس میں ہے کہ ہندوستان میں فارسی کو شاہی زبان بنا دے۔ بالکل اسی طرح قادر مطلق رب الافواج نے دنیا پر سے — ہاں ہاں تمام عالم کے پردہ سے وید، ژند، توراۃ و انجیل کی زبانوں کو مٹا دیا۔ اور ان زبانوں کے بولنے والوں کو پیوند خاک کر دیا۔ کیا اس زبردست شہادت سے بھی یہ سمجھ میں نہیں آتا؟ کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ قرآن مجید ہی الٰہی مذہب کی کتاب، اور قرآن مجید ہی الٰہی مذہب کے احکام کا مجموعہ اور قرآن مجید کی زبان ہی الٰہی مذہب کی زبان قرار دی گئی ہے۔
کیا آپ یہ غور نہیں کریں گے۔ کہ ایسی عظیم الشان السنہ (زبانوں)

کا جو وید اور ژند، توراۃ اور انجیل کی زبانیں تھیں۔ جنکو ملکی اور دینی اقتدار سینکڑوں، ہزاروں سال تک کروڑوں اربوں اشخاص پر حاصل تھا دنیا پر سے ناپید ہو جانا (ایسا ناپید ہونا کہ ایک گاؤں میں بھی اس کا وجود نہ پایا جائے) نوعِ انسان کی کوشش سے بالاتر ہے۔

اگر ان مذکورہ بالا کتابوں پر عمل کرنے والا اب تک یہی سمجھتا ہے۔ کہ قدرت کا منشا ان کتابوں میں سے ایک پر عمل کرانے کا ہے۔ تو وہ قدرت پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے۔ قدرت تو اپنا کام انجام دے چکی ہے۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ قدرت کو ان کتابوں کی حفاظت منظور ہے۔ یا قدرت کا منشا ان کتابوں کی ہستی قائم رکھنا ہے۔ حضرات یہ خوب یاد رکھئے کہ اگر ایسا ہوتا تو قدرت ان کتابوں کی زبانوں کی پہلے ضرور حفاظت فرماتی۔

قرآن پاک پر جلدی میں یا غصہ سے اعتراض کرنا تو آسان ہے لیکن اس کو ثابت کرنا ناممکن ہے۔ اگر دنیا کے عیسائی احسان فراموش نہ ہوں تو انھیں یہ ماننا پڑے گا کہ قرآن پاک نے ان پر عظیم احسان کیا ہے۔ یہود نے مسیح کو جھٹلایا۔ مریم صدیقہ پر شرمناک تہمتیں لگائیں۔ مگر عیسائیوں کے پاس بیرونی شہادت کوئی نہیں تھی۔ قرآن پاک نازل ہوا اور مسیح مریم کی صداقت وفضیلت اور طہارت کا اظہار کیا اور یہود کے جھٹلانے کے لئے اسی کروڑ مسلمانوں کی شہادت پیدا کر دی، کیا یہ عیسائیوں پر احسان نہیں ہے۔

عیسائیوں کی مذہبی کونسلوں نے ایسے اعتقادات قائم کئے۔ نیز حکم اور تلوار کے زور سے ان اعتقادات کو پھیلایا کہ مسیح کو اقانیم ثلثہ میں

سے ایک اقنوم اور الوہیت و انسانیت کا مجموعہ اور خدا کا بیٹا مانا جائے۔ ایسے اعتقاد صرف مذہبی کونسلوں نے ایجاد کئے تھے اور انجیل کے لفظوں کی لمبی اور دُور از کار تاویلیں کی گئی تھیں، قرآن مجید نے ان غلطیوں کو کھول دیا۔ اور مسیح علیہ السلام کی اصلی تعلیم، سچی عظمت کا اظہار کر دیا۔ کیا یہ عیسائیوں پر احسان نہیں ہے۔

ان مذہبی کونسلوں نے عیسائی مذہب کو بالکل بت پرستی کے مشابہ کر دیا تھا۔ خدائے پاک کے لامحدود اختیارات کی کنجیاں پوپ صاحب کے سپرد کر دی تھیں۔ قرآن پاک کی خالص تعلیم توحید نے عیسائیوں کو جگایا۔ اور ان میں مارٹن لوتھر جیسے مصلح اٹھے اور اس نے قرآن پاک سے فائدہ اٹھا کر ظاہری بت پرستی کو دُور کیا۔ امید نہیں کہ پروٹسٹنٹ والے اس کو تسلیم کریں کہ لوتھر نے قرآن پاک سے فائدہ اُٹھایا۔ لیکن سنو کہ رومن کیتھولک والے اسے کیا کہتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں تیرہ اعلےٰ مسائل جو اسلام سے لئے ہیں پیش کرتے ہیں۔ ابھی قرآن کے مطالعہ نے گورو نانک (جب گورو نانک کا انتقال ہُوا تو ہندوؤں نے کہا کہ وہ ہندو تھے مسلمانوں نے کہا کہ وہ مسلمان تھے اس لئے ہم لے جائیں گے) کبیر جی (کبیر پنتھ والوں کو اقرار ہے کہ کبیر جی کا تعلق پرورش یا ولادت کا ایک مسلمان خاندان سے تھا) راجہ رام موہن (راجہ رام موہن رائے برہمو سماج کے اوّل بانی ہیں، برہمو سماج کو انکار نہیں بلکہ اقرار ہے کہ راجہ صاحب نے قرآن مجید سے فیض حاصل کیا) جیسے ریفارمروں کو روشن خیال بنایا۔

# دلیل ۴

## ضرورت قرآن۔ انجیل و تورات میں

حضرات! میرا تو یہ دعوٰے ہے۔ کہ جو شخص تورات و انجیل غور سے پڑھیگا اس کو قرآن عظیم کی ضرورت کا خود بخود اقرار کرنا پڑے گا۔

تورات کو دیکھئے جو حضرت موسٰی علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے اور ملاکی نبی پر ختم ہوتی ہے۔ اس مجموعہ کی سب کتابوں میں ایک موعود کی پیشین گوئی ملتی ہے۔ (جس کی تفصیل تو بائیبل سے حضورؐ کی آمد کی پیشینگوئیوں کے پمفلٹ میں عرض کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ) اور اس امر سے عیسائی صاحبان کو بھی اتفاق ہے۔

اس کے بعد انجیل کو دیکھو۔ اس میں حضرت مسیح کے سب سے آخری وعظ کے الفاظ یہ ہیں :۔

آیت ۱۲: مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ آیت ۱۳۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اسلئے وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا۔ جو کچھ وہ سُنے گا وہی کچھ کہے گا۔ آیت ۱۴۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔"

(کتاب یوحنا کی انجیل باب ۱۶، آیت ۱۲، ۱۳، ۱۴)

---

ان آیات کی شرح: میں نے تم سے بہت سی باتیں کہنا ہیں۔ مگر اب

تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے (یعنی ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ دین کی تکمیل کر دی جائے) لیکن وہ سچائی کا روح آئے گا تو تم کو سچائی کا راہ دکھائیگا (یعنی دین حق کی تکمیل فرمائے گا۔)

یہ پیشین گوئی صرف حضورؐ اور قرآن مجید پر ہی صادق آتی ہے۔ کیونکہ اعلان اس قسم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ ترجمہ "آج تمہارا دین مکمل کر دیا گیا۔ اور تمام کر دیا تم پر اپنی نعمتوں کو اور میں خوش ہوں کہ اسلام ہی تمہارا دین ہو"

کا آج تک کسی کتاب میں نہیں آیا۔ اور انجیل و تورات کے اس اعلان کے بعد آپ کو بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا کہ تورات و انجیل ہم کو تکمیل کے انتظار میں چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور قرآن اور قرآن عظیم ہی اس انتظار کو دور کر کے آخری فرمان کا اعلان کرتا ہے۔ کہ اب میں آگیا ہوں اور میرے بعد کسی دین نے نہیں آنا۔

نکتہ شناسوں کے لئے یہی اعلان قرآن اور رسول پاک کی برتری کی اعلےٰ برہان ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی اگر کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو کہ تورات و انجیل نے ایک آنے والے کی تو خبر دی لیکن یہ کہاں بتایا کہ وہ شخص کون ہے۔ اور کہاں ہو گا اور کیا کیا اس کی صفت اور اخلاق ہو گا۔ تو وہ اگلے پمفلٹ میں انشاء اللہ تفصیلاً عرض کروں گا۔ اجمالی طور پر دیوحنا کے۔ باب ۱۶ آیت ۱۳) کا یہ ٹکڑا حضورؐ کی ذات گرامی پر دلالت کرتا ہے۔ "کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا، جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ یہ بات بھی حضور پر ہی صادق آتی ہے۔

قرآن پاک نے ان الفاظ کو اس طور پر بیان فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ــــ

(سورۃ النجم - پارہ نمبر ۲۷ آیت نمبر ۳، ۴)

ترجمہ :- اور نہیں بولتا وہ اپنی خواہش سے مگر ہوتی اس پر وحی ۔ وحی ہوتا۔

تو یہ شان صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور یوحنا کی آیت ۱۴ میں ہے کہ وہ میرے جلال کو ظاہر کرے گا (یعنی جب لوگ میری اصلی شان میں غلو کرکے مجھے خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیں گے تب وہ میری اصلی شان بیان فرمائیگا اور اصل شان قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ط اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (سورۃ مریم پارہ نمبر ۱۶ آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ :" عیسیٰ علیہ السلام نے (پالنے میں لیٹے ہوئے اپنی والدہ کی صفائی دیتے ہوئے فرمایا) میں اللہ کا بندہ ہوں اور دی ہے اس نے مجھے کتاب اور بنایا ہے مجھ کو نبی"۔ تو یہ تھا اصل جلال مسیحی جس کو قرآن نے آکر ظاہر کیا۔ کیا اب بھی قرآن کے کلام ربانی ہونے میں کوئی شک رہا۔ اور جب لوگ میری ماں پر تہمت لگائیں گے تو وہ کتاب اور رسول اس کی صفائی دیگا۔

حضرات! قرآن پاک کے کلام الٰہی ہونے پر تو ہزاروں دلائل ہیں کتاب کی طوالت کے پیش نظر صرف انہی پر اکتفا کرتا ہوں اور قرآن مجید کے متعلق غیروں کا نظریہ پیش کرتا ہوں۔

٭

## الفضل ما شهدت به الاعداء

# شہادت ڈاکٹر موریس

(جو فرانس کا نامور، اہل قلم اور علوم عربیہ کا ماہر ہے۔ ایک فرانسیسی عالم موسیو سالمان کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے)

"قرآن مجید کی ایسی تعریف جس میں کوئی نقصان نہ نکل سکے۔ وہ باعتبار اسکی فصاحت و بلاغت کے ہے کہ جس کی وجہ سے تیس کروڑ آدمی فخر کر رہے ہیں۔ وہ فضیلت یہی ہے کہ خوبی مقاصد اور خوشی اسلوبی مطالب کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ بلکہ ازلی عنایت قدرت نے جو کتابیں تیار کیں۔ ان سب میں انسان کے لئے یہ بہترین کتاب ہے اسکے نغمے انسان کی بھلائی کے متعلق یونانی فلاسفر کے نغموں سے کہیں اچھے ہیں اسمیں خالق انسان آسمان و زمین کی حمد و ثنا بھری ہوئی ہے اور عظمت خدا اس کے ہر طرف سے ٹپکتی ہے۔ قرآن علماء کے لئے علمی کتاب، لغت کے شائقوں کے لئے لغات کا ذخیرہ، شاعروں کے لئے سرور کا مجموعہ۔ شرائع و قوانین کا عام انسائیکلو پیڈیا (مخزن العلوم) ہے۔ یہی سبب ہے کہ اعلیٰ طبقہ کے مسلمانوں میں جسقدر علمی ترقی ہوئی ہے اور قرآن کے حقائق معلوم ہو تے جاتے ہیں، اسی قدر قرآن کی محبت اور تعظیم ان کے دلوں میں بڑھتی جاتی ہے اس کی فصاحت و بلاغت کے بے مثل اور جامع ہونے پر بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ بڑے بڑے

انشاء پردازوں اور شاعروں کے سر اس کے سامنے جھک جاتے ہیں۔ اس کے عجائبات جو روز بروز نئے ظاہر ہو رہے ہیں اور اسکے اسرار بیشمار کو دیکھ کر بڑے بڑے ناظم و ناشر سر جھکاتے نظر آتے ہیں۔ موسیو ریناش کو اگر اسلامی دنیا کے ساتھ کبھی کافی واقفیت کا موقع ملتا تو وہ بہت جلد جان لیتا کہ مسلمانوں کا روشن خیال طبقہ مذہبی آداب واحکام کا نہایت پابند ہے اور نئی نسل کا ہر فرد اور مدارس کے تمام لڑکے اس صحیفۂ مقدس کی توہین کا ایک لفظ بھی سننے کے متحمل نہیں ہوتے۔ اور سچ یہ ہے کہ ان کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اسلئے کہ وُہ اپنی نمایاں تر ہر حیثیت سے تمام آسمانی کتب پر ترجیح رکھتا ہے۔ چنانچہ بجز قرآن کے کوئی آسمانی کتاب ایسی نہیں جس کی سند متصل اس کے لانے والے تک کوئی بتا سکے۔ اور جو مخزن دینی و دنیاوی ضروریات کی مسلمانوں کے نزدیک ہو۔

ریناش نے قرآن کے متعلق اگر اپنی غلطیوں کی صحت کرلی تو خیالات کے روشن کرنے اور تاریکی تعصب کے گھٹانے میں قرآن سے اس کو بڑی مدد مل سکتی ہے۔" (ماخوذ از خدام الدین لاہور۔ ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء)

اس قسم کی غیر مسلموں کی صداقت قرآن کے متعلق سینکڑوں شہادتیں ہیں یہاں صرف ایک پر اکتفا کرتا ہوں۔

پہلا باب ختم ہوا۔ اب دوسرا باب خداوند قدوس سے استعانت طلب کرتے ہوئے شروع کرتا ہوں۔ جس کا عنوان تحریف بائیبل ہے ۔

٭

# موجودہ اناجیل خداوند قدوس کا کلام نہیں

حال ہی میں پاکستانی عیسائیوں کی طرف سے ایسے چند پمفلٹ شائع کئے گئے ہیں جن میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ مسلمانوں کا دعویٰ کہ انجیل میں تحریف ہوئی باطل ہے۔ اور موجودہ انجیلیں وہی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں۔

لیکن ایک مسلمان ان اناجیل اربعہ کو دیکھتا ہے۔ تو معاً اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر یہ کتابیں آسمانی ہیں تو پھر ان کے یہ مصنف کیسے؟ — جب آپ کسی پادری سے انجیل طلب کریں تو وہ آپ سے پوچھے گا۔ یوحنا کی دوں، لوقا کی، مرقس کی یا متی کی اور یہ کبھی نہیں کہیگا کہ خداوند قدوس کی انجیل چاہیئے۔ حضرات! اگر خدا کی انجیل ان کے پاس ہو تو دیں۔ ان کے پاس تو ان چار مصنفین کی، جن کا نام اوپر گزر چکا ہے تصنیفات ہی ہیں۔ اور پھر یہ امر مسلمہ ہے کہ ان چار انجیلوں کے متعلق بھی ان عیسائیوں کے پاس کوئی دلیل تاریخی یا مذہبی موجود نہیں، جس کی بنا پر وہ یہ کہہ سکیں کہ ان روایات کا سلسلہ حضرت مسیح تک پہنچتا ہے بلکہ اس کیخلاف

عیسائی مذہب کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ پہلی صدی سے لیکر چوتھی صدی عیسوی تک عیسائیوں میں اکیس سے زیادہ انجیلیں الہامی مانی جاتی تھیں۔ ۳۲۵ء میں نائقہ کی کونسل نے ان میں سے صرف چار انجیلوں کو منتخب کرکے باقی کو کالعدم قرار دیا۔ ان اکیس میں سے بعض یورپ کے کتب خانوں میں اب بھی ملتی ہیں۔ مثلاً انجیل یعقوب و انجیل طفولیت و انجیل برناباس یہ انجیل برناباس سولہویں صدی میں روما کے مشہور پوپ[1] (SKITS) کے کتب خانہ سے ملی تھی۔

ایک پرانی انجیل جسے "کوڈکس سیناٹی کس" کہتے ہیں برٹش میوزم میں موجود ہے۔ قارئین کرام اب آپ ہی بتائیں کہ کسی کونسل کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ الہامی کتابوں میں اپنی طرف سے جس کو چاہیں کالعدم قرار دیں۔ نتیجہ سوائے اس کے اور کیا نکلے گا۔ خدائی اناجیل کو مٹا کر کونسل نے اپنی من گھڑت کتابیں بنا کر قوم پر مسلط کر دیں ـــــ اور جن کتابوں میں حقانیت اور صداقت تھی ان کے پڑھنے سے آج تک دنیا کو روکا جاتا ہے۔ اناجیل اربعہ کے اس وقت تک کروڑوں ہا نسخے دنیا میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ کیوں نہیں برناباس کو بھی چھپوا کر برسر عام لایا جاتا تاکہ دنیا پر حق واضح ہو جائے کہ خدا کے کلام اور کونسل کے کلام میں کتنا فرق ہے۔ اس زمانہ میں انجیلوں کے مطالعہ سے

---

[1] پوپ عیسائیوں میں تقریباً سب سے بڑا مذہبی اعزاز ہے۔ جیسے ہمارے ہاں شیخ الاسلام ہوتا ہے۔

عوام کو روکا جاتا تھا۔ ان میں "انجیل اگنیشن" بھی تھی۔ پرلوس کے خطوط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو مروجہ انجیلوں سے روکتے تھے، اور ان میں وہ انجیلیں بھی شامل ہیں جو بعد میں عیسائیت کی بنیاد ٹھہریں۔

حضرات! اب ان چاروں اناجیل جو کہ آج کل مروج ہیں، کی تحقیق کر لی جاوے۔

## ۱۔ متی کی انجیل

یہ انجیل بزعم عیسائیاں متی حواری علیہ السلام نے بعد مصلوب ہونے مسیح علیہ السلام کے ۳۱ء یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ میں تالیف کی ہے۔ اور اس کے ۲۸ باب ہیں۔ عیسائی اس باب میں بہت ہی مختلف الرائے ہیں کہ اوّل یہ کس زبان میں تصنیف ہوئی اکثر متقدمین کا قول یہ ہے کہ متی صرف عبری زبان میں لکھی گئی۔ اور اس کا ترجمہ یونانی میں کسی غیر معلوم الاسم یا یعقوب خداوند کے بھائی نے کیا ہے چنانچہ ہارن صاحب اپنی تفسیر متی کی جلد ۴ میں لکھتے ہیں۔

بلرمن[1]، کرڈینس[2]، کمابن[3]، بشپ والٹن[4]، بشپ تاملامن[5]، ڈاکٹر کیو[6]، ڈاکٹر ہمنڈ[7]، مل[8]، ہارووڈ[9]، اودن[10]۔ کیمبل[11]، ای کلارک[12]، سائمن[13]، ٹلی منٹ[14]، پریٹن[15]، ڈوپن[16]، کالمیٹ[17]، میکائیس[18]، ارینیس[19]، سٹار[20]، البر[21]، گرواٹر[22]، ارجن[23]، سرل[24]، ایپی فائینس[25]، کریزاسٹم[26] اور جیروم وغیرہ متقدمین و متاخرین کے نزدیک مختار قول یہی ہے کہ یہ انجیل عبرانی میں لکھی گئی تھی، کیونکہ وہ اس ملک کی زبان تھی جو پولیکارپ کا رفیق تھا۔

جس نے خود یوحنا کو دیکھا ہے کہتا ہے متی نے عبرانی میں لکھا تھا اور ہر ایک نے اپنے مقدور کے موافق اس کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی اور اتھناسیوس کہتا ہے کہ یعقوب کے بھائی نے اس کا ترجمہ کیا۔ آخر کلام کا یہ کہ بعض کا گمان یہ ہے کہ خود متی نے دونوں زبانوں میں لکھی۔ لیکن اب وہ عبرانی کا نسخہ جہاں سے مفقود ہے۔ اب صرف یونانی نسخہ دنیا میں ملتا ہے۔ عیسائی علماء کہتے ہیں کہ اس میں متی نے اپنی آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے۔ لیکن یہ دعویٰ محض غلط اور بلا دلیل ہے۔ کیونکہ اس کے مصنف نے کہیں بھی کوئی ایسی عبارت نہیں لکھی۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ چیزیں مشاہدات سے تعلق رکھنے پر دلالت کرتی ہیں (اگر بالفرض مان بھی لیا جاوے کہ یہ باتیں مشاہدات سے تعلق رکھتی ہیں تو پھر اسے کلام الہٰی اور کلام وحی کہنا لغو اور باطل ہو جائیگا۔ کبھی مشاہدات کو بھی کسی نے کلام الہٰی کہا) حالانکہ زمانہ قدیم کا دستور تھا کہ جو کوئی اپنا دیکھا حال لکھتا تو اس کو ایسی عبارت سے لکھتا کہ دیکھنے والا سمجھ جاتا کہ اس مصنف نے اپنا آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے، جیسا کہ اکثر اس زمانے کی کتابوں میں پایا جاتا ہے، خصوصاً حواریوں کے خطوط وغیرہ۔

علاوہ اس کے یوسف[1] اور مریم کے خوابوں اور مجوسیوں کے آنے اور ان کے ساتھ آسمانی تارے کے ہونے اور مسیح کی ولادت کے وقت

---

[1] ازروئے بائیبل یوسف صاحب بعد ولادت حضرت مسیح بی بی مریم کے خاوند ہوئے۔

ان کی زیارت کر کے چلے گھر چلے جانے اور یوسف اور مریم و مسیح کے یہودیہ سے مصر میں لے جانے اور پھر واپس لے آنے اور مسیح کے یحییٰ سے اصطباغ لینے اور جنگل میں مسیح کی نسبت شیطان کا امتحان کرنے اور مسیح کے لئے آسمان پھٹ کر خدا کی روح کبوتر کی مانند ان میں داخل ہونے اور پطرس اور اندریاس و یوحنا کے ساتھ ہو لینے کے حالات اور مسیح کی وہ تعلیم جو باب ۵، ۶، ۷ میں ہے ان روایات کے جو باب ۸ سے لیکر باب ۹ کی آیت ۹ تک درج ہیں۔ یقیناً سن کر لکھی گئی ہیں۔ کیونکہ اس وقت تک متی مسیح سے ملا نہیں تھا۔ دیکھو متی کے باب ۹ کی آیت ۹۔ عیسائیوں کے محقق عالم شاد لیمن نے متی کے صحت کے بارے میں شک ظاہر کیا ہے اور عیسائی علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ متی کی اصل انجیل نابید ہے اس کے ترجمے ملتے ہیں جن میں تحریف نہ ہونے کی کوئی سند نہیں۔

## ۲۔ انجیل مرقس

مشہور عیسائی عالم پطرس کوراگ اپنی کتاب "خروج الاخبار فی تراجم الابرار" میں مرقس کے متعلق لکھتا ہے۔

کہ یہ شخص نسلاً یہودی تھا اور پطرس حواری کا شاگرد تھا۔ رومیوں نے جب عیسائیت اختیار کی تو ان کے مطالبہ پر یہ انجیل تصنیف کی۔ یہ الوہیت مسیح کا منکر تھا۔ اس نے اپنی انجیل میں اس حصہ کو نہیں لیا جس میں حضرت مسیح علیہ السلام نے پطرس کی مدح کی ہے۔

تو معلوم ہوا اس انجیل کا مصنف مرقس نامی شخص تھا۔ جو پطرس حواری کے ہاتھ پر عیسائی بنا تھا اور مسیح کو اس نے ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ ۵۶ء سے لیکر ۶۵ء تک کسی سنہ میں غالباً ۶۰ء یا ۶۳ء میں بقول چند عیسائیان لاطن زبان میں تصنیف کیا تھا۔ پھر یونانی زبان میں ترجمہ ہوئی۔ لیکن اکثر یہ قول ہے کہ اصل انجیل یونانی زبان میں لکھی گئی اور اس کے ۱۶ باب ہیں اور یہ شخص سب سنا ہوا حال لکھتا ہے اور بہ نسبت دیگر انجیل نویسوں کے اس نے حضرت مسیح کا حال بہت مختصر لکھا ہے۔ جیسا کہ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔۔ عیسائی اس کے الہامی ہونے کی کوئی دلیل اپنے پاس نہیں رکھتے بجز اس کے کہ اس انجیل کو پطرس حواری نے جو صاحب الہام تھا دیکھ کر اس پر صحت کی مہر ثبت کر دی۔

لیکن یہ دعوے محض بے دلیل ہے کیونکہ اول تو یہ کہ اس میں کسی جگہ مرقس نے یہ نہیں لکھا کہ اس کو میں نے پطرس کو دکھایا تھا اور اس سے مہر لگوائی تھی اگر اس نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور بالضرور اپنی کتاب کی صداقت کے لئے اس کا تذکرہ کرتا۔ لیکن اس نے اپنی تمام تصنیف میں اس کا تذکرہ نہ کرکے ثابت کر دیا کہ موجودہ عیسائیوں کا یہ دعوے بھی غلط ہے، بلکہ ہمارے اس خیال کی تائید کلیمنس الیگزینڈرینس کے بھی ایک قول سے اس طرح پر ہوتی ہے کہ وہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ پطرس نے جب اس کی خبر پائی تو نہ منع کیا اور نہ تقویت دی۔ دیکھو اظہار عیسوی صفحہ ۲۸۲

دوسرا ارینیوس لکھتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل موت پطرس کے بعد لکھی۔ پس ظاہر ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہیں دیکھی۔ اور وہ جو

اظہار عیسوی کے صفحہ مندرجہ بالا پر لکھا ہے کہ پے پس اور جیروم کے اقوال سے ظاہر ہے کہ پطرس نے انجیل کو دیکھا اور بمدد روح القدس اسے تسلیم کیا۔ میں کہتا ہوں کہ پے پس کے قول میں پسند کرنیکا کوئی ذکر نہیں۔ اس نے صرف اتنا بتایا کہ مرقس پطرس کا ساتھی تھا۔ البتہ جیروم لکھتا ہے کہ پطرس نے اسے پسند کر کے کلیسا میں پڑھنے کا حکم دیا۔ مگر ارینوس کا قول مقدم ہے کیونکہ وہ دوسری صدی عیسوی کا ہے اور جیروم چوتھی کا۔ علیٰ ہذالقیاس کلیمنس اسکندریانس تیسری کا۔ یہ تو پہلی دو انجیلوں کا حال ہے۔ اب ذرا تیسری انجیل لوقا کا حال بھی ملاحظہ فرمائیں۔

## ۳۔ انجیل لوقا

اس انجیل کو لوقا جو کہ شاگرد ہے پولوس کا ۵۳ئہ یا ۶۴ یا ۶۵ میں لکھا ہے۔ اس کے ۲۴ باب ہیں۔ یہ بھی سنا ہوا حال لکھتا ہے۔ جیسا کہ اس کے شروع یعنی کہ باب اوّل ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور بعض مسیحی علماء نے اس انجیل کے دیباچہ کی شرح میں لکھا ہے۔ اس انجیل میں بہت باتیں ایسی ہیں جو دیگر اناجیل میں نہیں پائی جاتیں۔ جن میں سے پہلے ان حالات کا بیان ہے جو مسیح کی پیدائش سے پہلے اور عین اس وقت کے تھے۔ اس بیان کے لئے معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے کوئی نوشتہ رکھا جس کا مضمون اغلب ہے کہ مسیح کی والدہ ماجدہ سے ملا ہو۔ کیونکہ بعض حالات صرف وہی بتا سکتی تھیں۔

(شرح بائبل رومن مطبوعہ ۱۸۷۶ئہ نارتھ ٹریکٹ سوسائٹی)

اور عیسائی علماء اس کے الہامی ہونے کی بڑی جحت یہ بیان کرتے ہیں، کہ پولوس جو کہ صاحب الہام تھا، اس نے اس انجیل کے مسودہ کو دیکھ لیا تھا۔ لیکن یہ دعویٰ بھی بے دلیل ہے، کیونکہ لوقا نے اپنی اس تصنیف میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اس کو پولوس نے دیکھا تھا۔ اگر پولوس نے اس کو دیکھا ہوتا تو لوقا ضرور اپنی تصنیف کا اعتبار بڑھانے کے لئے اس کے شروع میں لکھتا کہ میری اس تصنیف کو پولوس نے دیکھ لیا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے دلائل ہیں (اعجاز عیسوی نامی کتاب کے ص۲۲۳ سے لیکر ص۲۳۰ تک ایسی بھرے پڑے ہیں) کہ پولوس کا اس انجیل کو دیکھنا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اگر بالفرض پولوس نے اس کو دیکھ بھی لیا۔ تو اس کو دیکھ لینا کیا قابل سند ہے، جب کہ وہ خود اپنے متعلق (نامہ قرنتیاں میں لکھتا ہے۔ باب ۹ آیت ۲۰ تا ۲۱) "میں یہودیوں کے ساتھ یہودی اور ازلی شریعت والوں کے ساتھ ازلی شریعت بناتا ہوں کہ ان سے نفع میں پاؤں"

پھر نامہ قرنتیاں ۲ آیت ۱۲ تا ۱۶ میں لکھتا ہے کہ

"اگر مان لیویں کہ میں نے تجھ پہ بوجھ نہیں ڈالا، لیکن شائد میں نے تمہیں ہوشیاری سے تمہیں فریب میں پھنسایا ہو۔۔۔۔۔۔ انتہیٰ"

پس جسکا یہ حال ہو تو ایسے فریبی اور رکابی مذہب والے کے دیکھ لینے سے مخالف کے نزدیک ایک غیر الہامی کلام کس طرح الہامی ہو سکتا ہے۔ یہ تو مختصر طریقہ سے تیسری انجیل کا حال لکھا ہے۔ اب ذرا چھوٹی اور آخری انجیل یعنی انجیل یوحنا کے متعلق بھی دیکھیے۔ اس کا کیا حال ہے۔

# ۴۔ انجیل یوحنا

اس انجیل کو بزعم عیسائیان یوحنا حواری نے ۶۸ء یا ۶۹ یا ۷۰ اور بقول اکثر ۹۷ یا ۹۸ عیسوی میں تصنیف کیا اور اس کے اکیس باب ہیں۔ یہ انجیل پہلی تینوں انجیلوں سے بڑی ہے اور بعض حالات اس میں ایسے درج ہوئے ہیں جو اس سے پہلے والے تینوں انجیل نویسوں میں سے کسی نے نہیں لکھے۔ چنانچہ اس نے مسیح علیہ السلام کی حقیقی تعلیم کا کایا پلٹ دیا ہے۔ مسئلہ الوہیت مسیح انہی حضرت کی مخترعیات سے ہے۔ جیسا کہ تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل ہذا میں لکھا ہوا ہے کہ :۔

"چونکہ یہ صحیفہ متی، مرقس اور لوقا کے صحیفوں سے پیچھے لکھا گیا ہے۔ اس میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جسے انہوں نے نہیں لکھا۔ چنانچہ یوحنا مسیح کی الوہیت اور اس کی خدمتوں کی شروح اور اس کی نصیحتوں اور یہودیوں سے مباحثوں اور شاگردوں کے ساتھ گفتگو خاص کر وہی جو عشائے ربانی کے مقرر کرتے وقت ہوئی ان سبھوں کو زیادہ بیان کرتا ہے"...... انتہیٰ

بلکہ اس انجیل کے آخیر آیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب اناجیل ناقص ہیں اور کسی بھی مصنف نے حضرت عیسیٰ کے پورے حالات نہیں لکھے۔ آیت یہ ہے :

"اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جُدا جُدا لکھے جائیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جائیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی" (یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۵)

تو معلوم ہؤا کہ کوئی بھی ایسی کتاب ان اناجیل میں نہیں جو کہ پوری بھی ہو اور منجانب اللہ بھی ہو۔ بلکہ ان میں حالاتِ زندگی مسیح ہیں اور وہ بھی ادھورے اس آیت سے معلوم ہؤا کہ کسی نے مسیح کا پورا حال نہیں لکھا اور بزعم عیسائیاں یہ سب اپنا دیکھا ہؤا حال لکھا ہے۔ لیکن وہ روایات جو انجیل متی کے بیان میں مذکور ہوئی ہیں مشاہدہ سے مستثنیٰ ہے۔

ان چاروں اناجیل میں جناب مسیح کا حال ابتدائے حمل سے صعود الی السماء تک بجز ایام جوانی کے بطور تاریخ مرقوم ہے اور کلام حضرت مسیح کی ان میں صرف اُسقدر ہے جو مثالوں اور تعلیم کے طور پر درج ہوئی ہے۔ باقی سب مصنفوں کے کلام ہیں۔

عیسائیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ چاروں اناجیل جن میں سے دو حواریوں اور دو ان کے شاگردوں کی تصنیف کی ہوئی ہیں اور کہتے ہیں کہ الہام سے لکھی گئی ہیں۔ اور سند ان کے اس دعوے کی یہ ہے کہ اس انجیل کے سرورق پر اس کے مصنف کا نام لکھا ہؤا ہے۔ اور وہ صاحب الہام[1] تھا۔ لیکن اتنا بڑا دعوٰے اتنی کمزور دلیل سے ثابت نہیں ہو سکتا۔

قارئین کرام۔ یہ مختصر سی ان چار کتب کی تحقیق کی ہے۔ ورنہ اگر شرح وبسط کے ساتھ لکھا جائے۔ تو اس عنوان پر ایک بہت بڑی ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔

---

[1] اگر اس کا کلام ملہم ہونا بھی ثابت ہو جائے۔ تب بھی یہ تو ثابت نہ ہؤا کہ یہ کلام خدا بھی ہے۔ آزاد عفی اللہ لہٗ

# موجودہ بائبل محرّف ہے

حضرات! موجودہ بائبل جس کو تعلق عیسائیت میں کتاب مقدس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ اس کتاب مقدس نے خدا اور خدا کے برگزیدہ رسل کی دنیا کے سامنے کیا پوزیشن پیش کی، اور خدارا ان حوالہ جات کے مطالعہ کے بعد آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ ایسی کتاب بھی کیا کلام الہٰی کہلانے کی مستحق ہے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

## خداوند قدوس کی توہین بائبل میں

**حوالہ ۱** خدا نے یعقوب سے کشتی لڑی اور ہار گیا "—— اور یعقوب اکیلا رہ گیا۔ اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اس سے کشتی لڑتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا تو اس کی ران کو اندر سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی اور اس نے کہا مجھے جانے دے۔ کیونکہ پو پھٹ چلی ہے۔ یعقوب نے کہا جب تک تو مجھے برکت نہ دے گا۔ میں تجھے جانے نہ دوں گا۔ تب اس نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا یعقوب۔ اس نے کہا کہ آگے کو تیرا نام یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہو گا۔ کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔ (کتاب پیدائش باب ۳۲ آیت نمبر ۲۴ تا ۲۸)

نوٹ: ناظرین ! ذرا غور فرما دیں کہ خدا کو پکڑ کر یعقوب نے گرا دیا اور خدا کو پتہ بھی نہ تھا کہ یہ کون ہے ۔ بغیر تبصرہ حوالہ ہذا آپ کے حوالہ ہے ۔ غور فرما دیں ۔

## حوالہ ۲: خدا مخلوق کو پیدا کر کے پشیمان ہوا

جب روئے زمین پر آدمی بہت بڑھنے لگے اور ان کے بیٹیاں پیدا ہوئیں تو خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوب صورت ہیں اور جن کو انہوں نے دیکھا ان سے بیاہ کر لیا۔ تب خدا نے کہا، کہ میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی۔ کیوں کہ وہ بھی تو بشر ہے تو بھی اس کی عمر ایک سو برس کی ہو گی۔ ان دنوں میں زمین پر جبار تھے ۔ اور بعد میں جب خدا کے بیٹے انسان کی بیٹیوں کے پاس گئے تو ان کے لئے ان سے اولاد ہوئی۔ یہی قدیم زمانہ کے سورما ہیں جو بڑے نامور ہوئے ہیں۔ اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بڑھ گئی۔ اور اس کے دل کے تصور اور خیال صدا بُرے ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دل میں غم کیا اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا دوں گا ۔ انسان سے لے کر حیوان اور رینگنے والے جاندار اور ہوا کے پرندوں تک۔ کیوں کہ میں ان کے بنانے میں ملول ہوں ۔

(کتاب پیدائش باب ۶ آیت ۱تا۸)

## حوالہ ۳: خدا کے منہ سے آگ اور نتھنوں سے دھواں

"اس لئے وہ (خدا) غضب ناک ہوا اور اس کے نتھنوں سے دھواں اٹھا، اور اس کے منہ سے آگ نکل کر بھسم کرنے لگی۔ کوئلے اس سے دہک اُٹھے۔ اس نے آسمانوں کو بھی جھکا دیا اور نیچے اتر آیا اور اس کے پاؤں تلے گہری تاریکی تھی، وہ کروبی پر سوار ہو کر اڑا اور ہوا کے بازوؤں پر دکھائی دیا۔ (۲ سموئیل باب ۲۲ آیت ۹ تا ۱۴)

### انبیاء کرام کی توہین بائبل میں:-

(۱) "لوط علیہ السلام نے شراب پی کر اپنی دونوں بیٹیوں سے زنا کیا۔"
(ماخوذ از کتاب پیدائش باب ۱۹)

(۲) "سلیمان علیہ السلام اپنی عورتوں کے عشق میں بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے۔"
(کتاب سلاطین اوّل باب ۱۱)

(۳) "ہارون علیہ السلام نے زیور کا ایک بت بنایا اور تمام بنی اسرائیل سے اس کو پجوایا اور اس کے لئے قربانیاں گزارنے کا حکم دیا اور یہ کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے کہ تمہیں مصر زمین سے نکال لایا۔"
(ملخص از کتاب خروج ۳۲)

## حوالہ ۴:- مسیح علیہ السلام لعنتی ہیں اور اس نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ (گلیتون ۳ : ۱۳)

## حوالہ ۵:- داؤد علیہ السلام نے حتی اوریاہ کی بیوی سے زنا کیا۔"
(ماخوذ از کتاب سموئیل ۲ باب ۱۱ آیت ا تا ۱۷)

حوالہ ۶ :- ایوب نے اپنے خدا سے ناشکری کی

"اس کے بعد ایوب نے اپنے جنم دن اور رات وغیرہ پر لعنت کی۔"

(ماخوذ از کتاب ایوب ۳ آیت ۱ تا ۱۲)

# بائبل کے محرف ہونے پر پادریوں کا اقرار

۱۔ "بعض صحیفوں کی بابت معلوم نہیں کہ کس نبی کے نام سے لکھے گئے۔"

(مباحثہ دینی مطبوعہ ۱۸۵۵ء اکبر آباد ص ۲۶)

۲۔ پادری فنڈر نے مذکورہ کتاب کے ص ۵۳ میں لکھا ہے کہ

"گریباخ نے ایسے غلط مقامات ایک لاکھ پچاس ہزار گنے ہیں جو کہ محرف ہیں)

۳۔ توریت انجیل کے بارے میں پادری دانش کہتے ہیں۔

"اسقف بلیٹر کا قول ہے کہ انگلستان میں ایسا ایک فاضل نہیں جو توریت و انجیل کے الہامی ہونے کا قائل ہو۔"

(رسالہ قربت الہٰی مطبوعہ ۱۸۶۶ء)

۴۔ رومن کیتھولک علماء توریت انجیل کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ ان کا کلام الٰہی ہونا ثابت نہیں ہوتا اور پھر ان میں کے اکثر اجزا گم ہو گئے ہیں اور جو اجزا باقی ہیں ان میں حد سے زیادہ غلطیاں بھری ہوئی ہیں۔

(از مراۃ الصدق مصنفہ پادری بیڈل)

# تقریظ!

## سید المناظرین فخر الاسلام والمسلمین حضرت مولانا لال حسین اختر لاہوری

غیر ملکی مشنریاں اور دیسی عیسائی پاکستان میں اپنی پوری طاقت سے ایسے لٹریچر کی اشاعت کر رہے ہیں جس میں اسلام پر پرانے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کر کے مسیحیت کے لئے راستہ صاف کریں۔ اندریں حالات وقت کا تقاضا ہے کہ عیسائیت کو اس کے اصلی خدوخال میں پیش کیا جائے۔ اس سلسلہ میں برادر عزیز مولانا عبدالقادر صاحب آزاد نے مسیحیت پر نہایت مفید مقالہ "راہ حق کا متلاشی بائبل سے قرآن کی طرف" کے نام سے تحریر فرما کر ایک تبلیغی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

برادران اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرما کر مسلمانوں کو عیسائیوں کے فریب و شبہات سے بچائیں۔

لال حسین اختر

مہتمم درس گاہ تعلیم القرآن بیرون دہلی دروازہ لاہور۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد، فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

مجمع الشبان المسلمین پوری دنیا میں مسلمان نوجوانوں کی تبلیغی تحریک ہے جسکے مقاصد حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ اندرون ملک اسلامی اقدار حیات کو فروغ دیا جائے اور مسلمانوں کو صحیح مسلمان بنایا جائے نیز غیر مسلموں کو مسلمان بننے کی دعوت دیجائے :

۲۔ دوسرے ممالک میں بذریعہ تحریر و تقریر اسلام کی اشاعت ذریعہ کی جائے۔

اب تک مجمع اپنے اشاعتی پروگرام میں

(۱) محمد رسول اللہ خاتم النبیین والمرسلین مولفہ امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل (عربی)

(۲) مرزائیت غیر مسلم اقلیت اپنی تحریروں کے آئینہ میں مولفہ رئیس مجمع الشبان المسلمین العالمی پاکستان

(۳) یہ ہے قادیانی مذہب مجلس اعلی برائے دعوت وارشاد سعودی عرب کا منظور کردہ مقالہ شائع کرچکا ہے۔ آئندہ کے اشاعتی پروگرام میں یہ کتب شامل ہیں :۔

(۱) اسلام کی کمیونزم پر برتری مصنفہ رئیس مجمع الشبان المسلمین

(۲) حاصل مطالعہ بائبل " " "

(۳) راہ حق کا متلاشی بائبل سے قرآن کی طرف " "

(۴) اسلام میں توحید کا عقیدہ " " " "

(۵) اسلامی دستور کی برکات " " " "

اور اسی قسم کی بے شمار تبلیغی کتب شائع کرکے ملک اور بیرون ملک میں تقسیم کرنا مجمع کے تبلیغی پروگرام کا اہم حصہ ہے آپ بھی اس عظیم کام کی تکمیل میں معاونت فرما کر اپنے تبلیغی فریضہ سے سبکدوش ہوکر عند اللہ ماجور ہوں۔

مورخہ ۱۷/۹/۰۰

محمد عبدالقادر آزاد
رئیس مجلس علماء پاکستان

# مجلس علماء پاکستان
# کا
# تعارف

مجلس علماء پاکستان مملکت خداداد پاکستان میں خصوصاً" اور دنیا بھر میں عموماً" علماء اسلام کی تبلیغی اور تعلیمی تحریک ہے۔ جس کے مقاصد حسب ذیل ہے۔

۱۔ علماء کرام کی عظمت و وقار کو بلند کرنے اور ان کو انکا اصل مقام معاشرے میں دلوانے کی سعی کرنا۔

۲۔ مسلمانان عالم میں یکجہتی اور اتحاد پیدا کرنے کی سعی کرنا اور فرقہ واریت اور دیگر اختلافات کو امت میں سے ختم کرنے کی سعی کرنا و تدابیر تلاش کرنا اور ان پر عمل کرنے کیلئے جدو جہد کرنا۔

۳۔ اندرون ملک اور بیرون ملک اسلامی اقدار حیات کو فروغ دینے کی سعی۔ کرنا اور مسلمانوں میں استقامات علی الدین کے جذبات پیدا کرنا کہ ہر مسلمان اپنے آپ کو اسلام

کا مبلغ محسوس کرے۔

۴۔ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا۔

۵۔ پوری دنیا میں بذریعہ تحریر و تقریر اسلام کی تبلیغ و ترویج کرنا

اپیل۔ دنیا بھر کے مخلص مسلمانوں سے علماء کی اس ملکی اور بین الاقوامی تنظیم معاونت کی اپیل کی جاتی ہے۔

سید محمد عبدالقادر آزاد رئیس مجلس علماء پاکستان

# مجلس علماء پاکستان
# کی خدمات

۱۔ بفضل اللہ تبارک و تعالیٰ اب تک تیس ہزار سے زیادہ غیر مسلم حضرات مجلس علماء پاکستان کی مساعی سے مشرف با سلام ہوئے۔

۲۔ مجلس علماء پاکستان نے پاکستان کے ہر سکول میں قراء کے تقرر کو سرکاری سطح پر منظور کرایا۔ اور ان کے لیئے سکیل ۶ منظور کرایا

۳۔ مجلس علماء پاکستان نے علماء اسلام کی سندات کو ایم اے اسلامیات و عربی کے برابر منظور کرایا۔

۴۔ مجلس علماء پاکستان نے مختلف براعظم میں تبلیغی وفود بھیجے جنھوں نے کامیاب تبلیغی دورے کیے۔

۵۔ مجلس علماء پاکستان نے ۱۷ مارچ سے ۳۰ مارچ ۱۹۸۴ء تک دنیا کے سب سے بڑے قاری عبدالباسط محمد عبدالصمد مصری کو بلا کر پاکستان میں بائیس بڑے اجتماعات کیے۔ ان اجتماعات میں تیس لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی اور

قرآن پاک سنا۔

۶۔ مجلس علماء پاکستان وقتاً فوقتاً ملک کے طول و عرض میں ایسے اجتماعات اور شبینے منعقد کرتی رہتی ہے۔ جو مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد و یکجہتی کی فضاء قائم کرنے کا سبب بنتی ہے۔

۷۔ مجلس علماء پاکستان ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں بادشاہی مسجد لاہور میں شبینوں میں شریک حضرات کی میزبانی کا شرف حاصل کرتی ہے۔ دعوت دین کا یہ قافلہ رواں دواں ہے۔ آپ بھی اپنے تعاون ممکنہ کو اس آوازہ حق میں شامل فرمائیں۔

۸۔ مجلس علماء پاکستان اسلام کی عظمت اور غیر مسلموں کے شکوک و شبہات کے ازالہ کیلئے مفید لٹریچر شائع کرتی ہے۔

۹۔ مجلس علماء پاکستان نو مسلموں کو مالی قانونی اور اخلاقی امداد فراہم کرتی ہے۔

۱۰۔ مجلس علماء پاکستان عوام اور علماء کے جائز مطالبات اسلامی حکومتوں تک پہنچانے کا فریضہ بھی ادا کرتی ہے۔

۱۱۔ مجلس علماء پاکستان اپنی بساط کے مطابق اسلامی ممالک کے

عوام اور حکومتوں کے آپس کے برادرانہ اور ربط میں
اضافہ کرنے کی کوشش میں ہمیشہ مصروف عمل رہتی ہے۔

فہد انٹرنیشنل اسلامک سنٹر ۴۳، ۴۴ جوہر ٹاؤن لاہور کا ماڈل

FAHAD INTERNATIONAL ISLAMIC CENTRE

43, 44

JOHAR TOWN LAHORE . PAKISTAN

PRINCE ASSOCIATES

FLASHMAN COMMUNICATION